اسلام اور اسلام کے نبی محمد کی حقیقت

DECEMBER 2021

ABDUL HAMEED ARAIN

dewhameed.29292@gmail.com
0091 9838547733

1 - اسلام اور اسلام کے نبی محمد کی حقیقت

661 عیسوی سے پہلے

سعودی عرب میں کسی حکومت کے ثبوت محکمہ آثار قدیمہ کو دستیاب نہیں ہو پائے ہیں

661 عیسوی کے امیر

معاویہ کی حکومت کے کثیر تعداد میں آثار قدیمہ محکمہ آثار قدیمہ کو دستیاب ہو گئے ہیں

امیر معاویہ کے یثرب (مدینہ) کے
مشرق میں معاویہ ڈَیم
طائف میں، معاویہ ڈُیم طائف سے لے
کر شمالی عرب کے پہاڑوں پر بہت
(INSCRIPTIONS) سے نوشتہ
دریافت ہو چکے ہیں
لیکن امیر معاویہ مسلمان نہیں تھے.
نسطوری عیسائی تھے

Muawiya Dam, Yathrib



Muawiya dam is located east Yathrib and is attributed to be built in 50 AH. There are not much findings available for the dam but listed under archeological sites of Islamic history.



Location:

The dam is at coordinates 24.441, 39.917 and at a remote location with no easy access. Not much archeological study is available at present.



Author

Haq O BATIL 230001 INDIA

امیر معاویہ کے یثرب (مدینہ) کے مشرق میں
معاویہ ڈیم. طائف میں، معاویہ ڈُیم طائف سے
لے کر شمالی عرب کے پہاڑوں پر بہت سے
نوشتہ (Inscriptions) دریافت ہو چکے ہیں



661 عیسوی میں مکّہ اور مدینہ صوبوں میں عیسائیوں کی حکومت تھی

پہلی مرتبہ، 692 عیسوی میں
بیت المقدس میں مسجد الصخرہ پر
(DOME OF THE ROCK)
محمد عبداللہ لکھا ملتا ہے



مسجدِ
قبۃ الصخرہ کی تعمیر
عیسائی امیر المومنین
عبدالملک نے 72
ہجری میں کروائی تھی
قبۃ الصخرہ پر لگی
تانبے کی تختیوں پر
اپنا نام بھی لکھوایا تھا

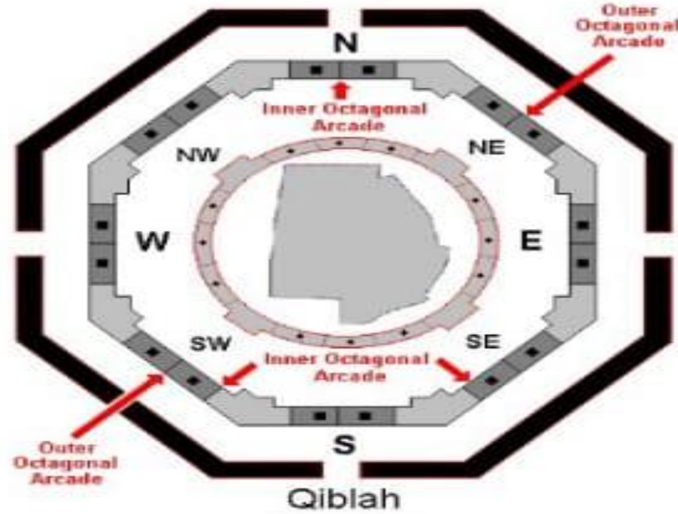
مشرقی داخلی دروازے پر نقش

(a)

بعد میں مسلمانوں کا
خلیفہ مامون الرشید نے
خلافت پر بیٹھنے پر
813 عیسوی کے بعد
اوپر بائیں طرف کچھ
مِٹوا دیا اور
اُس تانبے کی تختی میں
اپنا نام لکھوا دیا



TOP VIEW SHOWING THE FLOOR PLAN



INSCRIPTIONS ON THE INNER OCTAGONAL ARCADE

S بسم الله الرحمن الرحيم لا اله الا الله وحده لا
شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو
على كل شيء قدير محمد عبد الله ورسوله
SE ان الله وملئكته يصلون على النبي يايها الذين امنوا
صلوا عليه وسلموا تسليما صلى الله عليه والسلم
عليه ورحمت الله يأهل الكتب لا تغلوا في دينكم
E ولا تقولوا على الله الا الحق انما المسيح عيسى ابن
مريم رسول الله وكلمته القيها الى مريم وروح
منه فامنوا بالله ورسله ولا تقولوا ثلثه انتهوا
NE خيرا لكم انما الله اله وحد سبحنه ان يكون له ولد
له ما في السموت وما في الارض وكفى بالله
وكيلا لن يستنكف المسيح ان يكون

N عبد الله ولا الملئكه المقربون ومن يستنكف
عن عبدته ويستكبر فسيحشرهم اليه جميعا
اللهم صل على رسولك وعبدك عيسى
NW ابن مريم والسلم عليه يوم ولد ويوم يموت
ويوم يبعث حيا ذلك عيسى ابن مريم قول الحق
الذي فيه تمترون ما كان لله ان يتخذ من ولد سبحنه
W اذا قضى امرا فانما يقول له كن فيكون ان الله ربي وربكم
فاعبدوه هذا صرط مستقيم شهد الله انه لا اله
الا هو والملئكه واولوا العلم قيما بالقسط لا اله الا هو
SW العزيز الحكيم ان الدين عند الله الاسلم وما اختلف الذين
اوتوا الكتب الا من بعد ما جاءهم العلم بغيا بينهم ومن
يكفر بايت الله فان الله سريع الحساب

SACH WALA

THE INNER INSCRIPTIONS OF DOME OF ROCK INDICATES THAT IT WAS ISA IBN-E-MARYAM, NOT THE PROPHET OF ISLAM

قبۂ صخرہ کی اندرونی عبارت بتا رہی ہیکہ اس عبارت میں
پیغمبرِ اسلام نہیں بلکہ عیسی ابنِ مریم مراد تھے

لیکن نا تو یہ اسلام کے
محمد ہیں. اور نا ہی
محمد کے والد، عبداللہ

692 عیسوی کے بعد

ہی

عبدالملک بن مروان

نے

محمد عبداللہ کے بیچ
میں بِن لکھوا دیا

اَب ہو گیا، محمد
بن عبداللہ

یہیں سے ، اسلام کے
نبی محمد کے درخت
کا بیج بویا جاتا ہے
اور اسلام کا کھیل
کھیلا جانا شروع ہو
جاتا ہے

عبدالملک بن مروان تک تمام عرب حکمراں، عیسائی ہیں جس کے ثبوت محکمہ آثار قدیمہ کو دستیاب ہو گئے ہیں



Author

Haq O BATIL 230001 INDIA

عبدالملک بن مروان تک تمام عرب حکمراں، عیسائی ہیں





Author

Haq O BATIL 230001 INDIA

امیر معاویہ مسلمان نہیں تھے. نسطوری
عیسائی تھے





Author

Haq O BATIL 230001 INDIA

امیر معاویہ مسلمان نہیں تھے. نسطوری
عیسائی تھے



















جس وقت یہ کھیل، کھیلا جا
رہا تھا
اُس وقت، ملک شام میں
عیسیٰ علیہ السلام کو
'محمد، جیسا لکھا جاتا تھا
اُس وقت شامی زبان کی
لوقا کی انجیل، سورة دو

،آیت 21 ،میں عیسیٰ علیہ السلام کو' محمد، جیسا لکھا دستیاب ہو گیا ہے

JESUS

Hebrew	יֵשׁוּעַ	Yeshua	Nehemiah 8:17
Greek	Ἰεσοῦς	Iesous	Matthew 4:17
Latin	Iesus	Iesus	Mark 1:9
Syriac	ܝܫܘܥ	Yeshua	Luke 2:21
Arabic	يَسُوعَ	Yasu'a	John 1:29



700 عیسوی سے پہلے
عبدالملک کے بھائی، عمر بن
عبدالعزیز کے والد عبدالعزیز بن
مروان بَیت المقدس کے گورنر
تھے

عبدالعزیز بن مروان، بیت
المقدس میں عیسائیوں کے
دوسرے فرقے کے گرجا گھروں
کے سامنے، دوسرے فرقے کی
مخالفت کرتے ہوئے پائے گئے
عیسائیوں کا ایک فرقہ تثلیث کا
قائل تھا

خدا باپ (خدا)، خدا بیٹا (یسوع مسیح) خدائے (روح)

عبدالملک بن مروان کا فرقہ، عیسیٰ علیہ السلام کو صرف اللّٰہَ کا نبی مانتا تھا

اُس وقت عیسائیوں کے علماء نے ایک افسانہ گڑھ رکھا تھا کہ

700 عیسوی میں عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا

لہذا عبدالملک بن مروان نے بیت المقدس میں اپنا محل بنوا کر پہلے سے ہی عیسیٰ علیہ السلام

کا انتظار کرنے بیت المقدس میں ہی بیٹھ گئے





لیکن 700 عیسوی میں عیسیٰ
علیہ السلام نہیں آئے

تب عیسائیوں کے علماء نے کہا
دوسرے 700 عیسوی میں عیسیٰ
علیہ السلام آئیں گے

یعنی 1400 عیسوی میں

عیسائیوں نے اپنی تحریروں میں لکھ
دیا تھا کہ 1400 عیسوی میں عیسیٰ
علیہ السلام آئیں گے

مسلمانوں نے اُسی کو 1400
ہجری لکھ دیا کہ مہدی علیہ السلام
آئیں گے

اور مسلمان 1400 ہجری تک
مہدی علیہ السلام کا انتظار کر رہے
تھے
لیکن مہدی علیہ السلام نہیں آئے
اَب بھی مسلم علماء
مسلمانوں کو مہدی علیہ السلام کا
خواب دیکھائے چلے جا رہے ہیں
جبکہ قدیم اسلامی کُتب میں درج ہے
کہ مہدی ہی عیسیٰ ہیں

عبدالملک بن مروان کے
بعد ہر آنے والے حکمران
نے

اسلام کے افسانے میں ایک،
ایک کیریکٹر کا نام شامل
کرتے چلے گئے
اسلام کا درخت تیار ہو گیا
تھا
صرف پھل آنا باقی تھا
عبدالملک بن مروان کی
بیوی کا نام' عائشہ، ہے
لڑکی کا نام 'فاطمہ، ہے
750 عیسوی میں بنو امیہ کی
حکومت ختم ہو جاتی ہے

اور خلافت بنو عباسیہ کی شروع ہو
جاتی ہے
اُس وقت عیسائیوں کے تین بڑے
مراکز ہوا کرتے تھے

1 ۔ اُلجھن ،الحیرہ ،نجف اشرف
عراق،

2 ۔ دمشق، ملک شام

3 ۔ صنعاء، ملک یمن

دمشق ،نجف اشرف اور
صنعاء میں بڑے، بڑے گرجا
گھر ہوا کرتے تھے


بغداد
الحيرة
النجف
٠
١٢٥
٢٥٠كم
موقع أثري


سنجار
الموصل
تكريت
الحيرة
النجف
هجر





مملكة الحيرة

دولة الروم
بحر الروم
دمشق
تدمر
دولة تدمر
بصرى
دولة الغساسنة
القدس
البتراء
دولة الأنباط
نهر الفرات
نهر دجلة
دولة فارس
المدائن
الحيرة
دولة المناذرة
مصر
الجزيرة العربية

اُس وقت لکھنے ، کا کام کُلّی
طور پر، عیسائیوں کے گرجا
گھروں میں عیسائیوں کے راہب
ہی کیا کرتے تھے
جانور کے کھال کو، کاغذ بنانے
کا کام صرف اور صرف گرجا
گھروں میں ہی ہوا کرتا تھا
عیسائی راہب گرجا گھروں میں
اپنی انجیل لکھ رہے تھے
عربوں نے تمام گرجا گھروں پر
قبضہ کر کے مسجد میں تبدیل
کر دیا





عیسائیوں کے گرجا گھروں کی تمام کتابوں کو لُوٹ لیا اور اپنا قرآن بنا لیا

قرآن میں

قرآن کا 70 فیصد عیسائیوں کے گرجا گھروں سے لوٹی ہوئی عیسائیوں کی انجیل ہے عراق کے اُلجھن، الحیرہ، نجف اشرف کے گرجا گھر کو بھی لُوٹ لیا

ST. MARK'S CONVENT
THE UPPER ROOM
THE HOUSE OF ST. MARK

690 عیسوی میں
اسلام کے عبدالملک
بن مروان کے
ہاتھوں
لگائے گئے
افسانوی درخت میں
پھل آنا
شروع ہو جاتے ہیں

ܥܘܡܪܐ ܕܡܪܝ ܒܗܢܡ . ܢܝܢܘܐ

جیسے شام میں
عیسیٰ علیہ السلام کو
محمد، لکھا جاتا تھا
ویسے ہی الحیرہ،
نجف اشرف میں
عیسیٰ علیہ السلام
کو
علی، کہا جاتا تھا







786 عیسوی میں

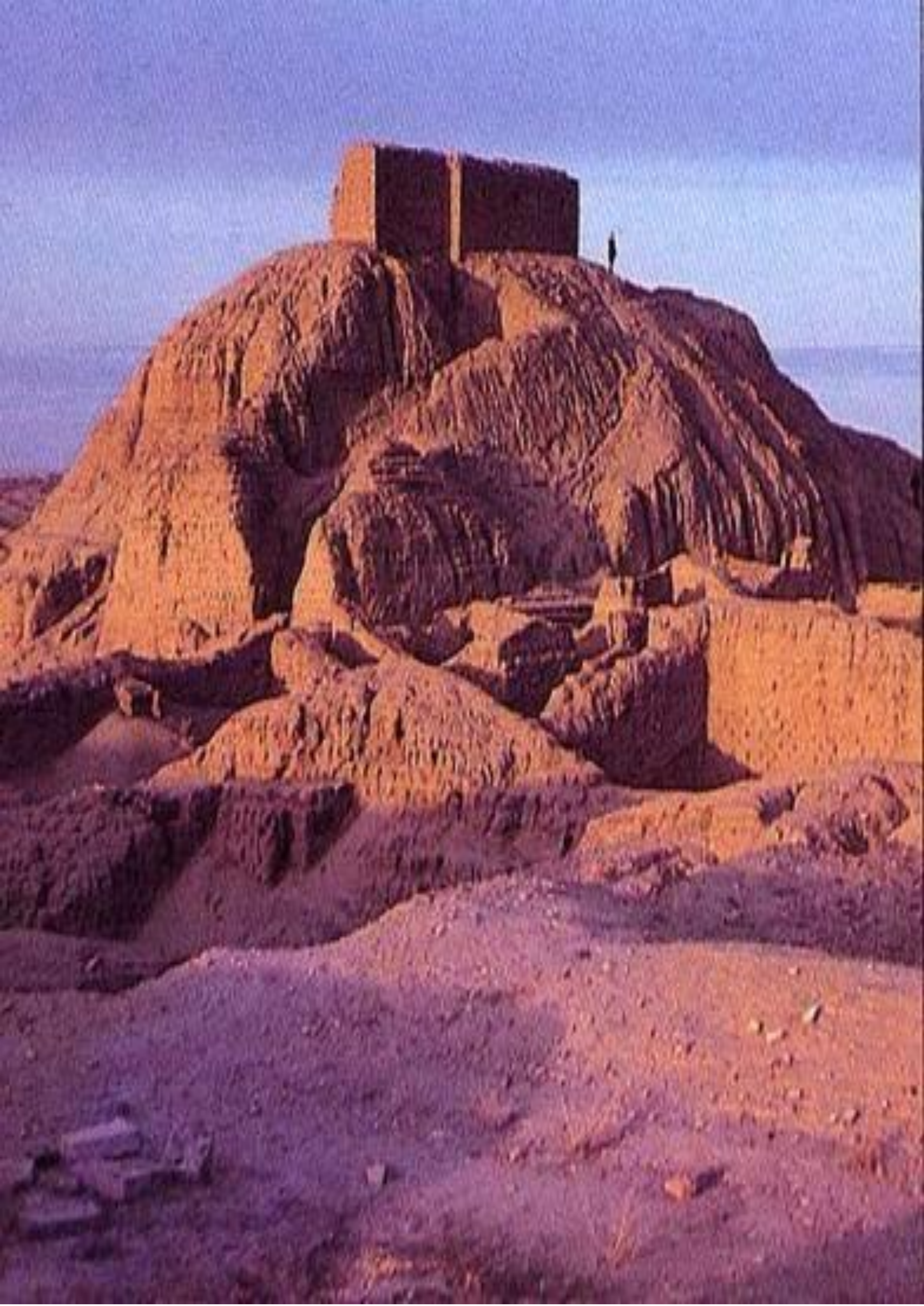
ویسے ہی خلیفہ

ہارون الرشید نے

خواب دیکھ کر

حضرت علی

کی قبر بنوا دی



نجف اشرف میں عیسیٰ علیہ السلام کو علی ،کہا جاتا تھا





LINK

https://youtu.be/fjHTeISsidU

جیسے 332

عیسوی میں

یوروشلم میں

یونانی شہنشاہ،

قسطنطین اعظم

کی ماں ہیلانہ نے



LINK

https://ur.wikipedia.org/wiki/%D9%82%D8%B3%D8%B7%D9%86%D8%B7%DB%8C%D9%86_%D8%A7%D8%B9%D8%B8%D9%85

یونانی شہنشاہ، قسطنطین اعظم



Author

Haq O BATIL 230001 INDIA

یونانی شہنشاہ، قسطنطین اعظم

(Constantine the Great)

Constantine the Great



Colossal head, Capitoline Museums

Roman Emperor	
Reign	25 July 306 – 22 May 337 (alone from 19 September 324)

قسطنطین اعظم

اس مضمون میں کسی قابل تصدیق ماخذ کا حوالہ درج نہیں ہے۔
مزید جانیں

قسطنطین ولد **قسطنطینوس کلوروس** عرف "**قسطنطین اعظم**" یا "**قسطنطین یکم**" 306ء تا 337ء "**قیصر**" بازنطینی روم تھا۔ یہ نہ صرف بازنطینی سلطنت کا بانی تھا بلکہ یہ پہلا "**قیصر**" تھا جس نے مسیحیت کو اپنا کر اس کو پوری سلطنت کا سرکاری مذہب بھی بنایا۔ قسطنطین اعظم اور شریک شہنشاہ لائیسینیس نے 313ء میں فرمان میلان جاری کیا، جو سلطنت بھر میں تمام مذاہب کے مذہبی رواداری کا حکم تھا۔ اس وقت کے اولین سپہ سالار، قسطنطین اعظم نے دو شریک شہنشاہوں، لائیسینیس اور ماکسنتیس کو خانہ جنگوں میں شکست دے کر واحد حاکم ٹھرا۔ 330ء میں اس نے روم کی بجائے ایک نئے شہر بازنطیم کو بازنطینی سلطنت کا دار الحکومت بنایا اور اس کا نام **نئی روم** رکھا۔ تاہم، قسطنطین کے اعزاز میں، لوگ اسے قسطنطنیہ کے نام سے پکارنے لگے، جو ایک ہزار سال کے لیے مشرقی رومی سلطنت کا دار الحکومت رہا۔

قسطنطین اعظم
قیصر بازنطینی روم



	306ء تا 337ء
پیشرو	قسطنطینوس اول
جانشین	قسطنطینوس دوم
مکمل نام	
	فلاوی-یس ولاری-یس اوریلی-یس قسطنطین اگسٹس
شاہی خاندان	آل قسطنطین
والد	قسطنطینوس دوم
والدہ	ہیلانہ
پیدائش	27 فروری، 272ء نیش، جنوب مشرق سربیہ
وفات	22 مئی، 337ء

(CONSTANTINE THE GREAT)

کی ماں ہیلانہ نے ،بیت المقدس جا کر خواب دیکھ کر عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بنوائی تھی اور عیسیٰ علیہ السلام کا وجود بخشا تھا



LINK ARABIC

https://ar.wikipedia.org/wiki/%D9%87%D9%8A%D9%84%D8%A7%D9%86%D8%A9

LINK ENGLISH

https://en.wikipedia.org/wiki/Helena,_mother_of_Constantine_I

خلیفہ ہارون الرشید نے حضرت علی کی قبر بنوا کر حضرت علی کا وجود بخشا

کلیسائے مقبرہ مقدس

CHURCH OF THE HOLY SEPULCHRE

بیت المقدس، فلسطین

جہاں پر حضرت علی کی طرح، عیسیٰ کی مصنوعی قبر بنوائی گئی تھی



Author

Haq O BATIL 230001 INDIA

کلیسائے مقبرہ مقدس

Church of the Holy Sepulchre

بیت المقدس، فلسطین جہاں پر حضرت علی کی طرح، عیسیٰ کی مصنوعی قبر بنوائی گئی تھی

سیرت ابن اسحاق نویں صدی عیسوی میں لکھوائی گئی

سیرت ابن اسحاق کے ابن اسحاق کو اسلامی تواریخ میں 704 سے 768 عیسوی لکھا گیا ہے



Author

Haq O BATIL 230001 INDIA

سیرت ابن اسحاق نویں صدی عیسوی میں لکھوائی گئی



Other names	ابن إسحاق Ibn Isḥaq
Personal	
Born	AD 704 AH 85[1] Medina, Umayyad Caliphate

سیرت ابن اسحٰق

سیرت رسولﷺ پر دنیا کی سب سے پہلی کتاب



وہ کتاب جسے گذشتہ تیرہ سو برسوں سے اہل علم تلاش رہے تھے

محمد بن اسحٰق بن یسار

جبکہ ابن اسحاق کا اصلی نام حنین بن اسحاق تھا

جو 809 سے 873 عیسوی تھے. جو مسلمان نہیں تھے



Author

Haq O BATIL 230001 INDIA

جبکہ ابن اسحاق کا اصلی نام حنین بن اسحاق تھا. جو 809 سے 873 عیسوی تھے. جو مسلمان نہیں تھے. حنین بن اسحاق ،نسطوری ،عیسائی تھے

Hunayn ibn Ishaq



Iluminure from the Hunayn ibn-Ishaq al-'Ibadi manuscript of the Isagoge

Born	809 AD Al-Hira
Died	873 AD

حنین بن اسحاق






حنین ابن اسحاق (AD 809-873) نویں صدی عیسوی کے ایک سائنسدان ، مترجم اور نسطوری عیسائی طبیب تھے۔ وہ ترجمے کی تحریک کے پروفیسروں میں سے ایک تھے ۔

حنین بن اسحاق	
	
پیدا ہونا	809 عیسوی ہیرہ
وفات ہو جانا	873ء
سائنسی پس منظر	
شاخیں)	دوا _ ترجمہ
کام کی جگہ	حکمت کا گھر
مذہب	نسطوری عیسائی

LINK

https://fa.m.wikipedia.org/wiki/%D8%AD%D9%86%DB%8C%D9%86_%D8%A8%D9%86_%D8%A7%D8%B3%D8%AD%D8%A7%D9%82

حنین بن اسحاق ،نسطوری ،عیسائی
تھے
جسے عباسی خلیفہ مامون الرشید
نے ،دار الترجمہ کا سربراہ بنایا تھا
سیرت ابن اسحاق اسلام کی پہلی
کتاب تھی
جو موجودہ عربی ولے، 28 حروف
اور نقطے والے مسلمانوں کے قرآن
سے بھی دو صدی پہلے لکھوائی
گئی تھی
اصلی سیرت ابن اسحاق کو
مسلمانوں نے ،کسی وجہ سے دنیا
سے غائب کر دیا ہے

حُنین بْن إِسْحَاق،

(HUNAYN IBN IS- HAQ)

أَبُو زید العِبادی النَّصْرانی الشَّقِی

اُن کے والد پنساری تھے۔ جن کا تعلق الحیرہ سے تھا یہ ابتدا میں بصرہ گئے۔ وہاں سے عربی کی تعلیم حاصل کی بعد میں بغداد منتقل ہو گئے۔ جہاں یوحنا بن ماسویہ سے تعلیم طب حاصل کی

حنین بن اسحاق، یونانی سریانی اور فارسی زبان پر مہارت رکھتے تھے اور بڑے فصیح شاعر بھی تھے

عراق میں اپنے زمانہ کے بہت بڑے
طبیب مؤرخ اورخاص طور پر
مترجم کے طور پر اپنا لوہا منوایا
مامون الرشید نے اسے دار الترجمہ
کا سربراہ بنایا
جس نے بقراط اور جالینوس کی
یونانی کتابوں کو عربی میں ترجمہ
کرایا
اس نے کئی کتابین تصنیف
کیں جن میں اکثر طب اور
ریاضی پر تھی جس میں
سے مسائل طب مشہور ہے

اِس وقت مسلمانوں کی سب سے قدیم کتاب

سیرت ابن ہشام ہے. جسے مسلم علماء اِبن هشام کی بتاتے ہیں

ابن هشام بھی اصلی نہیں ہیں



Author

Haq O BATIL 230001 INDIA

عبدالملک بن مروان کے لڑکے ہشام بن عبدالملک

Hishām ibn ʿAbd al-Malik

هشام بن عبد الملك

Khalīfah

Amir al-Mu'minin



Bust of the standing caliph statue, most likely depicting Hisham ibn Abd al-Malik

10th Caliph of the Umayyad Caliphate

Reign	26 January 724 – 6 February 743
Predecessor	Yazid II
Successor	Al-Walid II

کامل
سیرت النبی ﷺ

۳

علامہ ابن ہشام

عبدالملک بن مروان کے
لڑکے ہشام بن عبدالملک
کے نام پر لکھوائی گئی ہے

موجودہ 28 حروف، نقطے والے ،عربی زبان میں مسلمانوں کا قرآن گیارہویں صدی میں مینوفیکچر کرایا گیا

2 - اسلامی ہجری کلینڈر کا سچ

عرب میں دو بڑے قبیلے ہوا کرتے تھے
ایک بنو لکمید اور دوسرا بنو غسان

بنو غسان فارس کی
حکومت کے ساتھ
تھے
لڑائیوں میں فارس کی
طرف سے لڑتے تھے
بنو لکمید یونان (روم)
کی حکومت کے ساتھ
تھے

لڑائیوں میں یونان (روم) کی حکومت کے ساتھ لڑتے تھے

622 عیسوی کی جنگ میں

دونوں عرب قبیلے بنو غسان اور بنو لکمید

شہنشاہ یونان ہرقل

(HERACLIUS)

کے ساتھ ہو گئے

قسطنطین اعظم

اس مضمون میں کسی قابل تصدیق ماخذ کا حوالہ درج نہیں ہے۔ مزید جانیں

قسطنطین ولد **قسطنطینوس کلوروس** عرف **"قسطنطین اعظم"** یا **"قسطنطین یکم"** 306ء تا 337ء **"قیصر"** بازنطینی روم تھا- یہ نہ صرف بازنطینی سلطنت کا بانی تھا بلکہ یہ پہلا **"قیصر"** تھا جس نے مسیحیت کو اپنا کر اس کو پوری سلطنت کا سرکاری مذہب بھی بنایا-
قسطنطین اعظم اور شریک شہنشاہ لائیسینیس نے 313ء میں فرمان میلان جاری کیا، جو سلطنت بھر میں تمام مذاہب کے مذہبی رواداری کا حکم تھا- اس وقت کے اولین سپہ سالار، قسطنطین اعظم نے دو شریک شہنشاہوں، لائیسینیس اور ماکسنتیس کو خانہ جنگوں میں شکست دے کر واحد حاکم ٹھرا- 330ء میں اس نے روم کی بجائے ایک نئے شہر بازنطیم کو بازنطینی سلطنت کا دار الحکومت بنایا اور اس کا نام **نئی روم** رکھا- تاہم، قسطنطین کے اعزاز میں، لوگ اسے قسطنطنیہ کے نام سے پکارنے لگے، جو ایک ہزار سال کے لیے مشرقی رومی سلطنت کا دار الحکومت رہا-

قسطنطین اعظم
قیصر بازنطینی روم



Author

Haq O BATIL 230001 INDIA

شہنشاہ روم ہرقل





Author

Haq O BATIL 230001 INDIA

شہنشاہ یونان ہرقل



شہنشاہ ایران خسرو پرویز اور
شہنشاہ روم ہرقل کی

Heraclius

Article Talk






For other uses, see Heraclius (disambiguation).

"Heraclius I" redirects here. For the Georgian king, see Heraclius I of Kakheti. For the patriarch, see Patriarch Heraclius of Jerusalem.

Not to be confused with Heraclitus or Heracles.

Heraclius (Greek:`Ηράκλειος, *Hērakleios*; c. 575 – 11 February 641), sometimes called **Heraclius I**, was the Byzantine emperor from 610 to 641. His rise to power began in 608, when he and his father, Heraclius the Elder, the exarch of Africa, led a revolt against the unpopular usurper Phocas.

Heraclius

Emperor of the Romans



شہنشاہ ایران خسرو پرویز



Author

Haq O BATIL 230001 INDIA

شہنشاہ ایران خسرو پرویز



ذوگر کے مقام پر جنگ ہوئی
عرب کے دونوں بڑے قبیلوں کے ایک ساتھ
شہنشاہ ہرقل کے ساتھ لڑنے سے
پہلی بار شہنشاہ ایران کو شکست ہوئی
عربوں نے پہلی بار ایرانیوں کو شکست دی
شہنشاہ یونان ہرقل نے جنگ میں فتح کے بعد
عرب پر خود حکومت نہ کر کے
عربوں کو حکومت پر بٹھا دیا

جو عرب قوم پہلے سپاہی تھے
اَب حکومت کر رہے تھے

عرب عیسائی حکومت کا دارالخلافہ

الجھن، الحیرہ، نجف اشرف ،عراق تھا

الحیرہ میں عیسائیوں کا بہت بڑا گرجا
گھر تھا

اُس وقت کے عیسائیوں کے تین بڑے
مراکز میں

الحیرہ بھی ایک تھا

خلافتِ عباسیہ نے عیسائیوں
کے دارالخلافہ کو لُوٹ لیا اور
تباہ کر دیا

گرجا گھر کی تمام
کتابوں کو لُوٹ لیا
اور اپنا قرآن بنا لیا

622 عیسوی عربوں کے لئے
بڑا دن تھا
لہذا عربوں نے اپنا ہجری کلینڈر
شروع کیا
عرب کا بنو لکمید عیسائی قبلہ تھا
622 عیسوی کی فتح کے بعد
عرب کی اکثریت نے عیسائی مذہب
قبول کر لیا

622 عیسوی میں قرآن کا اللّٰہَ
عیسائیوں کی طرف تھا
جنگ میں روم کے فوجیوں کا حوصلہ
بڑھا رہا تھا
قرآن میں ایک سورۃ روم اسی سے
تعلق رکھتی ہے

شمالی عرب میں ہاجرہ
علیہ السلام سے منسوب
اسماعیل علیہ السلام کے
بارہوں لڑکوں کی
اولادیں رہا کرتیں تھیں

جنہیں مہاجرون کہا جاتا تھا

مہاجرون سے مہاجر بنا

مہاجر سے ہجرت

تاکہ مدینے کی مصنوعی ہجرت

مدینے کی ہجرت مصنوعی ہے

3 ۔ مدینے کی ہجرت کے افسانے میں

غارِ ثور کا افسانہ

مسلمانوں نے جب یہ افسانہ گڑھا
صرف ایک جگہ چُوک کر گئے اور آج پکڑے گئے
وہ افسانوی غارِ ثور جس میں
رسول اللہ □ اور حضرت ابو بکر صدیق کو چھپایا تھا. اُس کا دہانہ اِتنا چھوٹا تھا کہ
رسول اللہ □ اور ابو بکر کو لیٹ کر اندر داخل ہونا پڑا
غارِ ثور کے افسانے کے خالق نے

افسانے میں رسول اللہ □ اور ابو بکر
کو دو اونٹ پر سفر کرتے دکھایا تھا
اونٹ کو چھپانا بھول گیا
اگر وہیں ریگستان میں ایک نخلستان
دکھا کر
اونٹ کو نخلستان میں چھپا دیتے تو
آج پکڑے نہ جاتے

اسرائیل کا پہلا بادشاہ، شاہ ساؤل اور
داؤد علیہ السلام کا افسانہ
شاہ ساؤل، داؤد سے خوفزدہ تھا اور
اس نے اپنے سپاہیوں کو اسے مارنے
کے لئے بھیجا
داؤد علیہ السلام بیابان میں بھاگ گئے
داؤد علیہ السلام نے امید ظاہر کی کہ

جب شاہ ساؤل کا غصہ ختم ہو
جائے گا
داؤد علیہ السلام واپس آنے پر
محفوظ ہو جائیں گے
لیکن شاہ ساؤل کے لوگ اس کا
پیچھا کرتے رہے

داؤد علیہ السلام نے، اسرائیل
کے
بادشاہ ساؤل کی بیٹی کو اُٹھوا کر
اپنے حرم میں رکھ لیا تھا، اِس
لئے اسرائیل کا بادشاہ ساؤل
غُصّے میں تھا
آخر کار ، فوجی بہت قریب تھے

داؤد علیہ السلام چھپنے کے لئے ایک غار میں چلے گئے

داؤد علیہ السلام نے آدمیوں کے قدموں کی آواز سنی اور جانتے تھے کہ

وہ جلد ہی اسے ڈھونڈ لیں گے. داؤد علیہ السلام بہت خوفزدہ تھے. ، اُن کی ہڈیاں ہل گئیں اور چوٹ لگ گئی

لیکن پھر داؤد علیہ السلام نے غار کے سامنے ایک بڑی مکڑی دیکھی، جو جلدی ، جلدی غار کے دہانے پر جالا بنا رہی تھی

ساؤل کے فوجیوں کے غار تک پہنچنے سے پہلے ، مکڑی نے جالا بنا ڈالا

جیسے ہی فوجیوں نے غار میں داخل ہونا چاہا

وہاں جالا دیکھ کر آپس میں کہنے لگے کہ

دیکھو یہ جالا ٹوٹا نہیں ہے

اگر جالا ٹوٹا ہوتا تو

داؤد یہاں ہوتا

وہ اور کہیں چھپا ہوا ہوگا

چلو واپس چلتے ہیں

مکڑی کی وجہ سے

داؤد علیہ السلام کی جان بچ گئی
داؤد علیہ السلام سمجھ گئے کہ
خدا دانا ہے اور مکڑیوں سمیت تمام
مخلوقات کو پیدا کرنے پر خدا کا شکر
ادا کرتا ہے۔

داؤد علیہ السلام کا افسانہ مسلمانوں نے چوری کر کے غارِ ثور کا افسانہ لکھا ہے

غار ثور مکّہ معظمہ کی دائیں جانب
تین میل کے فاصلے پر ثور پہاڑ میں
واقع ہے

رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ ہجرت
کی تو تین دن تک یہاں قیام کیا
قرآن میں ہجرت کا بیان کرتے ہوئے
جس غار کا ذکر کیا گیا ہے وہ یہی
ہے

سورۃ التوبۃ، آیت 40

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ
اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ
لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا
السُّفْلٰى ۗ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللّٰهُ
عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ
جناب حضرت ابو بکر صدیق بھی
تھے
اس غار کا دہانہ اتنا تنگ ہے کہ لیٹ
کر بمشکل انسان اس میں داخل ہو
سکتا ہے
باذن الہیٰ غار کے دہانے پر مکڑی
نے جالا لگا دیا
جب مشرکین مکہ نشان شناسوں کی
مدد سے
غار ثور کے دہانے تک پہنچ گئے اور
نشان شناس نے کہہ دیا کہ قدموں کے
نشان یہیں تک ہیں
اسی غار میں ہوں گے

تلاش کرنے والی پارٹی نے
جب غار ثور کے دہانے پر مکڑی کا
جالا دیکھا تو نشان شناس کو بیوقوف
گردانا

اور کہا اگر اس غار میں کوئی داخل
ہوا ہوتا تو کیا

یہ مکڑی کا جالا باقی رہ سکتا تھا

رسول اللہ □ اور حضرت ابو بکر کی
تلاش میں

پیچھا کرتے جو لوگ غارِ ثور پہنچے
تھے

اُن کی قیادت سراقہ بن
مالک کر رہے تھے

جب سراقہ بن مالک غار کے دہانے پر پہنچ گئے

رسول اللہ □ نے سراقہ کے قدموں کی آواز سُن لی تو

رسول اللہ □ اور سراقہ بن مالک کے بیچ ایک ڈیل ہوئی

چنانچہ رسول اللہ □ نے آواز دیکر سراقہ بن مالک کو روکا

سراقہ بن مالک رک گئے اورسراقہ نے پاس جاکر کہا کہ

آپ کی قوم نے آپ کی گرفتاری پر انعام مقرر کیا ہے اور اُن کے ارادوں سے آپ کو خبردار کیا

رسول اللہ □ نے سراقہ بن مالک کے سامنے
جو کچھ زاد راہ ساتھ تھا پیش کیا
سراقہ بن مالک نے اسے قبول نہیں فرمایا
البتہ یہ خواہش کی کہ وہ کسی کو آپ کی اطلاع نہ دیں اس کے بعد سراقہ نے درخواست کی کہ انہیں ایک امان نامہ مرحمت فرمایا جائے
رسول اللہ □ نے عامر بن فہیرہ کو حکم دیا

عامر بن فہیرہ نے چمڑے کے ٹکڑے پر امان نامہ لکھ کر دیا اورسراقہ لوٹ گئے

4 - چودہ سو سال پہلے اللّٰہَ ،قرآن ،اُم القریٰ ،وادیِ بکّہ ،کعبہ ،مسجد الحرام ،صفا و مروہ ،حج ،عمرہ ،طواف ،صفا و مروہ کا طواف کے کیا مطلب ہوا کرتے تھے

چودہ سو سال پہلے شامی زبان میں
تمام لٹریچر کو قرآن کہا جاتا تھا

قرآن میں **90** فیصد الفاظ شامی ہیں
جیسے آج اردو الفاظ میں عربی کے
لفظ موجود ہیں

قرآن کی تمام سورۃ پہلے الگ الگ
کتابی شکل میں تھیں. کوئی کہیں اور
کسی کے پاس تھی کوئی کہیں اور
بہت بعد میں تمام شامی افسانوں کے
لٹریچر ایک کر کے ایک کتاب کر دی
گئی تب اسے قرآن کہا جانے لگا
اُم القریٰ، وادیِ بکّہ بھی اُس زمانے
میں شام میں تھا لہذا وادیِ بکّہ کے
بارے میں جو کچھ بھی اُس زمانے

میں لکھا گیا وہ شامی زبان میں
تھا

مسجدِ الحرام اور کعبہ کسی عمارت کا
نام نہیں تھا

مسجدِ الحرام اسلامی نام نہیں ہے

زمانہء قدیم سے یہ نام چلا آ رہا ہے

موجود مکّہ اصلی اُم القریٰ ،وادیِ بکّہ
نہیں ہے

مسجدِ الحرام قومِ نباطین کے
دارالخلافہ

اُم القریٰ، وادیِ بکّہ میں تھی

بنو اسماعیل اور قبیلہ
قریش افسانہ ہے

چودہ سو سال پہلے
موجودہ مکّہ نہیں تھا
چودہ سو سال پہلے کی
کسی بھی تحریر میں
موجودہ مکّہ درج نہیں
ہے اور نہ ہی
کسی قدیم نقشے میں
موجودہ مکّہ نظر آ رہا
ہے



A B C D E F G H

ARABIA PETRAEA
ARABIA DESERTA
BABYLONIA
SUSIANA
PERSIS
AEGYPTUS
AETHIOPIA
CARMANIA
SAKENITAE
OADITAE
SARACENI
THAMUDITAE
THAMYDENI
NAPATAEI
MNASAEMANES
SYDENI
DARRAE
BANUBARI
ARSAE
UDENI
CATANITAE
IODISITAE
LAEANITAE
LAEESHI
THAEMAE
CALAPENI
THANUITAE
MANITAE
GERRAEI
ABUCAEI
CINAEDOCOLPITAE
REGIO SMYRNOFERA INT.
MALICHAE
MINAEI
ATTAE
NAREITAE
DACHARENI
ICHTHYOPHAGI
MACAE
COTTABANI
CASSANITAE
DOSARENI
MOCRITAE
BLIULAEI
ARABIA FELIX
SABAEI
ARABANITAE
LIBANOTOFERA REGIO
IOBARITAE
CHATRAMONITAE
SINUS SACHALITES
ACHCHITAE
RATHENI
ELESARI
MASONITAE
SMYRNOFERA REGIO EXT.
SAPPHARITAE
ASCITAE
HOMERITAE
ATRAMITAE
Hadhramaut
SINUS PERSICUS
SINUS ARABICUS
MARE RUBRUM
Agathoclis ins.
Dioscoridis ins.
Sarapidis ins.
Zenobii ins.
Organa
Ichara
Tharo
Tylus
Aradus
Apphana
Sophta
Alexandri ins.
Sagdana
Vorochta
Cardamine ins.
Are ins.
Malicha
Accipitrum
Polybii ins.
Isiae insula
Sacrati
Daemonum
Chersonesi prom.
Myosormos
Philoterae portus
Albus portus
Berenice
Bathys
Deorum Tutorum portus
Evangelorum portus
Ptolemais Epitheros
Adulis
Arsinoe
Antiochi Canalis
Deire opp.
Mandacth vic.
Ocelis emp.
Sanina opp.
Muza emp.
Sacacia vic.
Napegus vic.
Badeo regia
Acme opp.
Chargatha
Mamala vic.
Thebae opp.
Zaaram regia
Arga vic.
Lambia vic.
Ahmara
Iathrippa
Mariaba metrop.
Sabbatha metrop.
Mancosmus metrop.
Carman regia
Gerra opp.
Cane emp.
Arabia emp.
Moscha portus
Trullia portus
Syagrus prom.
Corodamum prom.
Cryptus portus
Dianae oraculum
Solis oraculum
Regama opp.
Omanum emp.

A B C D E F G H
1 2 3 4 5

آج سے 13 سو

25 سال پہلے تک

سعودی عرب میں

مکّہ نام کی کوئی

چڑیا بھی موجود

نہیں تھی

آج معاملہ پھنس
جانے کے بعد
تمام دنیا کے فراڈ
مسلم علماء
موجودہ مکّہ کو
بطلیموس کے قدیم نقشے
کا مکورابا بتا کر
تمام دنیا کے مسلمانوں
کو بےوقوف بنا رہے ہیں

قدیم مکروبا شہر آج
کے یمن میں واقع ہے
جسے آج مغربة
الهريش يا المحابشه
کے نام سے جانا جاتا
ہے
مکّہ سعودی عرب کے
قدیم حجاز میں
موجود ہی نہیں تھا

اگر اسی مکروبا کو
مکّہ مان لیا جائے تو
یہ شہر بطلمیوس کے
وقت میں ایک نومولود
شہر تھا
یعنی یہ ابراہیم کے
دور سے کسی صورت
بھی منسوب نہیں کیا
جا سکتا

دریاؤں کی گزرگاہیں
ہزاروں بلکہ لاکھوں
سال بعد بدلتی ہیں
چند ہزار سال کے
وقت میں ایک دریا
انتہائی تبدیلی کے
باعث اپنے راستے
میں چند سو میٹر کی
تبدیلی تو کر سکتا ہے

مگر ایسا نہیں ہو
سکتا ہے کہ
ایک علاقے سے
دریا ہزاروں میل کوچ
کر کے غائب ہی ہو
جائے
بطلمیوس کے نقشے میں
مکروبا دریا سے چند میل
کے فاصلے پر واقع تھا

جبکہ موجودہ مکہ
کے آس پاس دُور
دُور تک
کوئی دریا موجود
نہیں ہے
نہ ہی کسی قدیم دریا
کے گزرنے کے
نشانات موجود ہیں

جبکہ جب ہم بطلمیوس
کے نقشے میں موجود
مقامات اور دریاؤں کو
ان کی حقیقی جگہ پر
رکھتے ہیں تو
تمام قدیم مقامات اپنی
جگہوں پرٹھیک
بیٹھتے ہیں

بطلميوس کے نقشے پر
بیان کردہ
سینسوروز گاؤں آج
جیزان ہیں
تبی اللحیہ ہے، سعودت
جدید صنعاء ہے
سپفر ظفر کہلاتا ہے
شمال میں موچورا ینبعد
ہے

بحر ہند کے ساحل پر
پطروس آج کا صلالتہ
ہے
موبہو آج قدیم سمرام
کے طور پر جانا جاتا
ہے
مکروبا آج المحاشبہ
کے طور پر مُلک یمن
میں موجود ہے

بطلیموس

یونانی النسل مصری ماہر فلکیات، محقق اور منجم

بطلیموس (Ptolemy) دوسری صدی عیسوی کا مشہور یونانی ماہر فلکیات، جغرافیہ دان اور ریاضی دان۔ اسکندریہ مصر میں پیدا ہوا۔ اس نے نظام شمسی کا زمین مرکزی (Earth-centered) نظریہ پیش کیا۔ اس موضوع پر اُس کی کتا ب ”المجستی“ بہت مشہور ہے۔ جو تیرہ جلدوں یا مقالات پر مشتمل ہے۔ اور جس کا موضوع فلکیات ہے۔ پہلے دو تمہیدی مقالوں میں فلکیات کے مبادیات اور ریاضی کے طریقوں کی شرح کی گئی ہے۔ مقالہ سوم میں ایک سال کے طول اور سورج کی حرکت پر بحث کی گئی ہے۔ مقالہ چہارم مہینوں کے طول اور چاند کے گھٹنے بڑھنے پر ہے۔ مقالہ پنجم میں سورج، چاند اور زمین کا قطر، ان کے ابعداد اور سورج کے فاصلے کا بیان ہے۔ ”المجستی“ فلکیات کا، جس حد تک یہ علم 150ء کے قریب انسان کی دسترس میں تھا اس کا مفصل جائزہ ہے۔



Nasc. Alexandriæ
Aº.
Obyt
Aº.

Sustinuit cœlos humeros fortissimus Atlas,
Jncubat ast humeris terra polusq; tuis

Aaa



LINK

https://ur.m.wikipedia.org/wiki/%D8%A8%D8%B7%D9%84%DB%8C%D9%85%D9%88%D8%B3

چودہ سو سال پہلے
عرب میں 22 یا 23
کعبہ ہوا کرتے تھے
یونان , یمن اور ترکی
کے کعبہ کو
چھوڑ کر
جو قدیم عربی کُتب
میں درج ہے

المفصل في تاريخ العرب قبل الإسلام

تأليف

الدكتور جواد علي

طبعة جديدة مصححة ومنقحة

دار إحياء التراث العربي

وفى دولة معين التى أكتشفت حديثاً (خاصة ما وجده هاليفى ثم جلازر من النقوش) على أنه كانت توجد مدينة قديمة فى اليمن فى منطقة الجوف

شرقى صنعاء أسمها معين وهى قرناو وكانت هذه المدينة عاصمة دولة معين التى سبقت الدولة السبائية ثم عاصرتها وكانت دولة معين متحدة مع مدينة يطيل التى خى خرابة براقش راجع هومل فصل2 من كتاب نلسن ص 73 – وراجع زيدان ص 130-131 – وراجع جواد على ج2 ص 73

وكانت فى دولة معين لكل مدينة معبدها الخاص بها الذى يحتوى إلهاً أو اكثر ومن الجائز ان تتعدد المعابد ومعبد العاصمة وهى القرن (قرناو) كان يعرف بأسم برصاف .. وأشهر الالهة التى عرفها شعب دولة معين هى:- ود (ويرمز إلى عبادة إله القمر) وعنثر (الذى يرمز إلى الزهرة) ونكرح (الذى يرمز إلى الشمس) والالت معن (أى آلهة معين)

وفكرة عبادة الشمس والقمر عند أهل اليمن ترد فيها أشارات كثيرة عند الكتاب والمؤرخين العرب راجع جواد على ج2 ص 113- 116

كعبه ذوالخلصه ،كعبه
غامدان ،كعبه دوس
،كعبه خاتم، كعبه بجيله،
كعبه ازد السره ،كعبه
هوازن ،كعبه ريام (أو
رئام) ،كعبه عياد ،كعبه
لبكر ،كعبه تغلب ،كعبه
سنداد ،كعبه سادن العرب
،كعبه رضاء اور كعبه
سقام ،











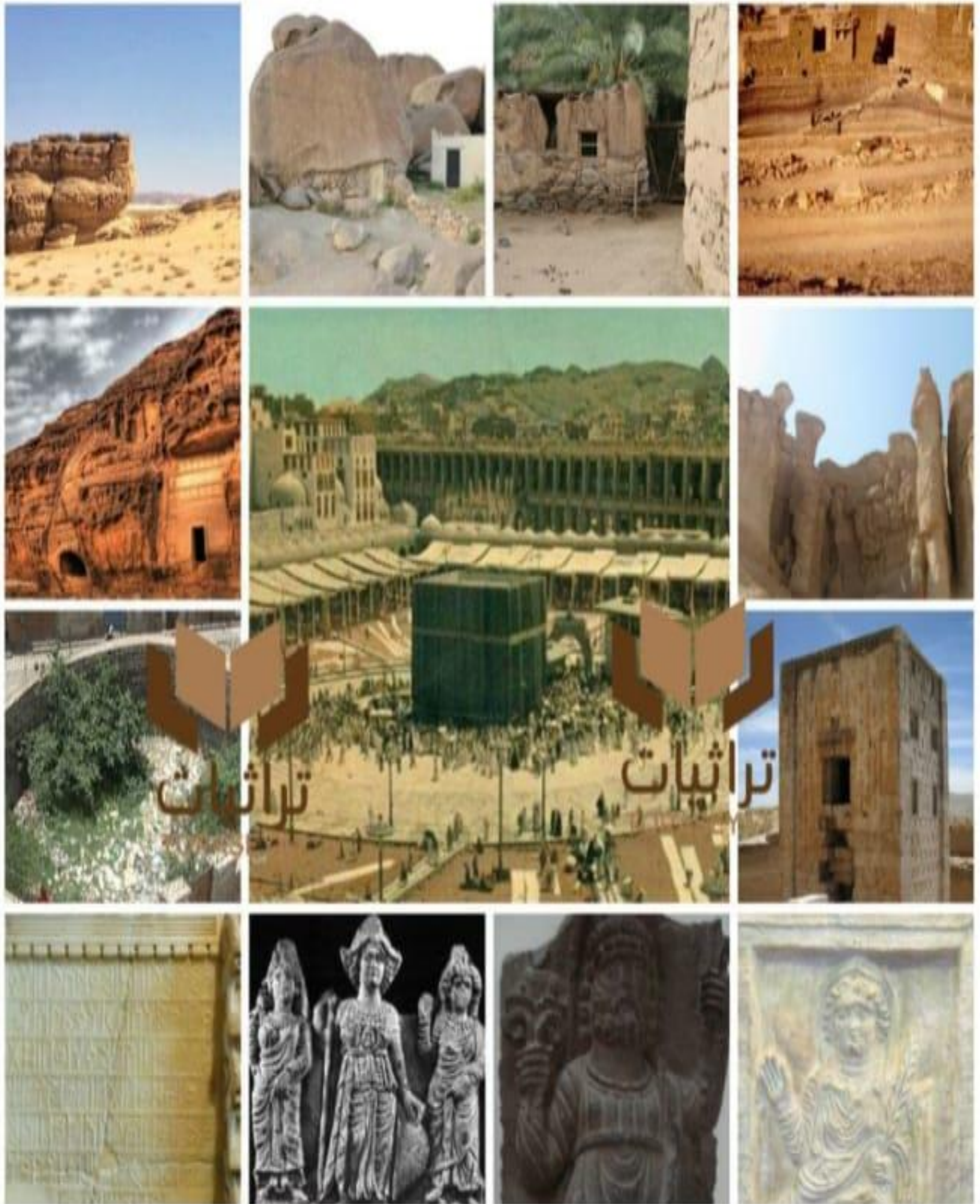

تراثيات





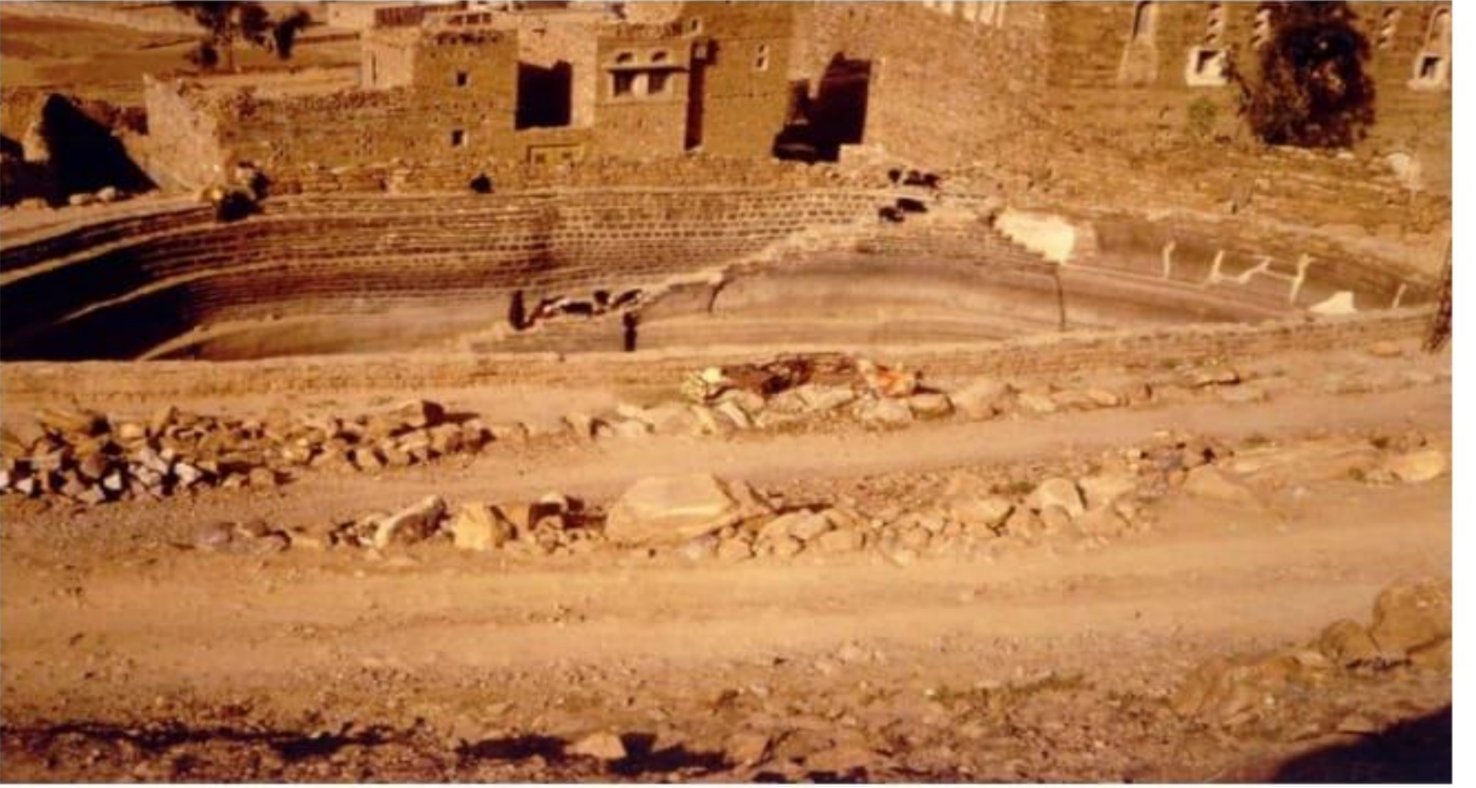
كعبات أخرى لعبادة الله إله
القمر
سميت بيوت عبادة الله إله
القمر بالكعبات لأنه
الكعبة ،وكانت " ذو الخلصة"
لدوس وخثعم وبجيلة وأزد
السراة ومن قاربهم من هوازن
وكان ذو الخصلة على هيئة "
مروة" (صخرة) بيضاء
منقوشة وكان سدنته (
القائمين على خدمة الحجاج)
من بنى إمامة من قبيلة باهلة

كعبات غير كعبة مكة .. البداية من شبه جزيرة العرب



كعبات غير كعبة مكة

كعبة ريام صنعاء

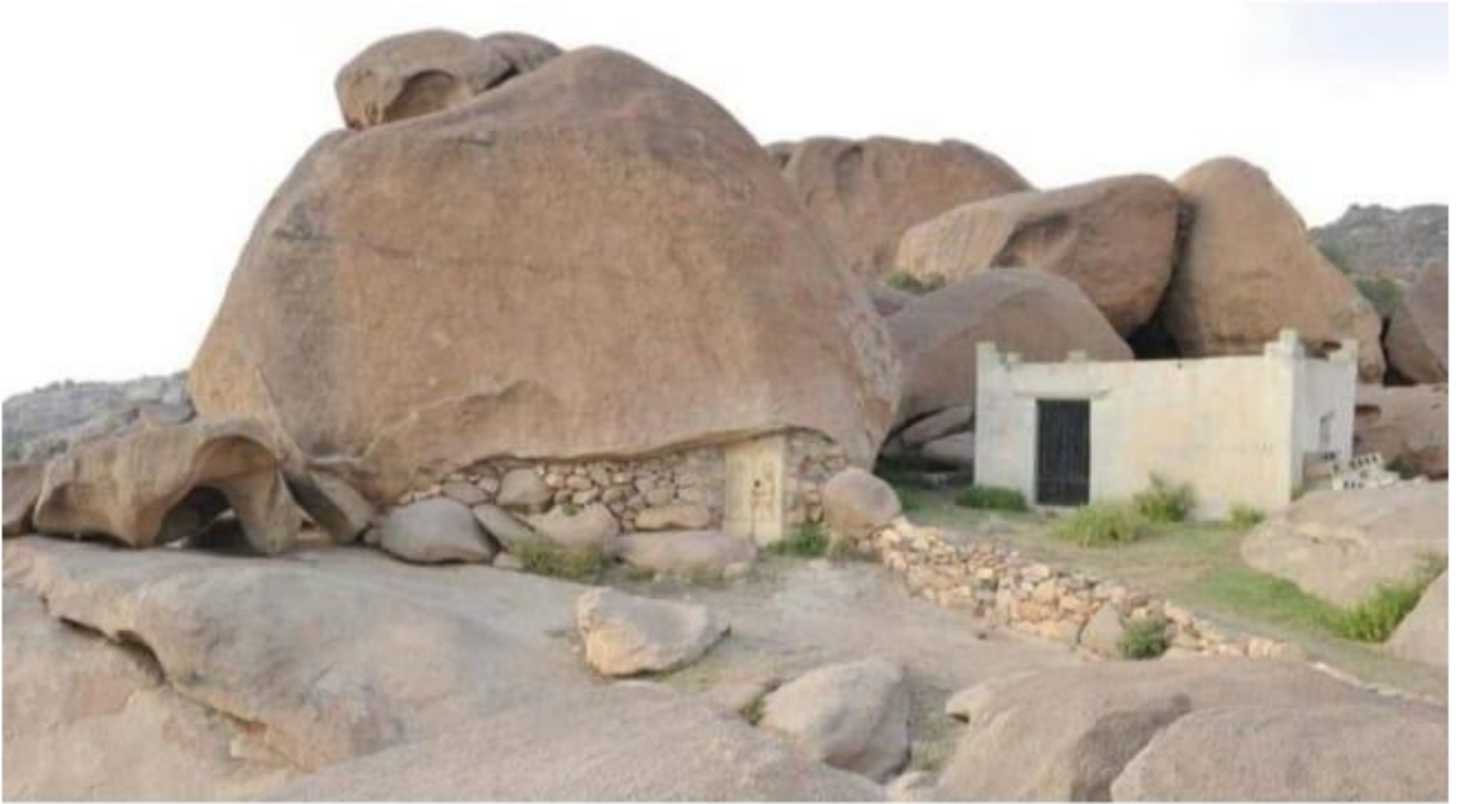


صنعاء

كعبة بيشة

تبالة

كعبة أهالي تهامة



تهامة

كعبة بكر وتغلب



شبه الجزيرة العربية

كعبة رضاء



جبال شبه الجزيرة العربية

كعبة العُزى

اللات والعزى ومناة ـ كما يراهم النحاتون

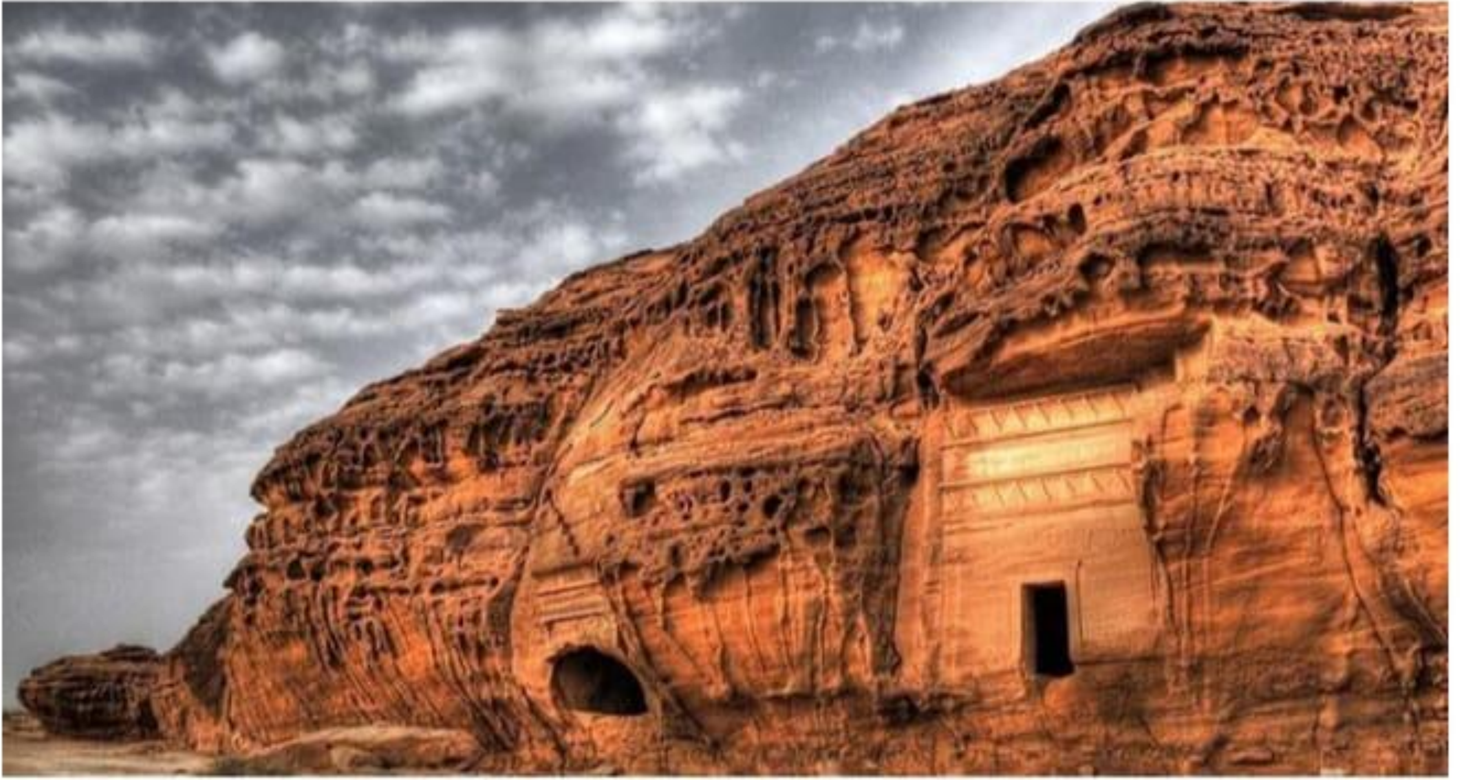


صنم اللات كما تخيله النحاتون



القديس أريثا الحارث أسقف نجران

كعبة وادي القرى



من آثار وادي القرى

كعبة أبرهة .. لا زالت موجودة

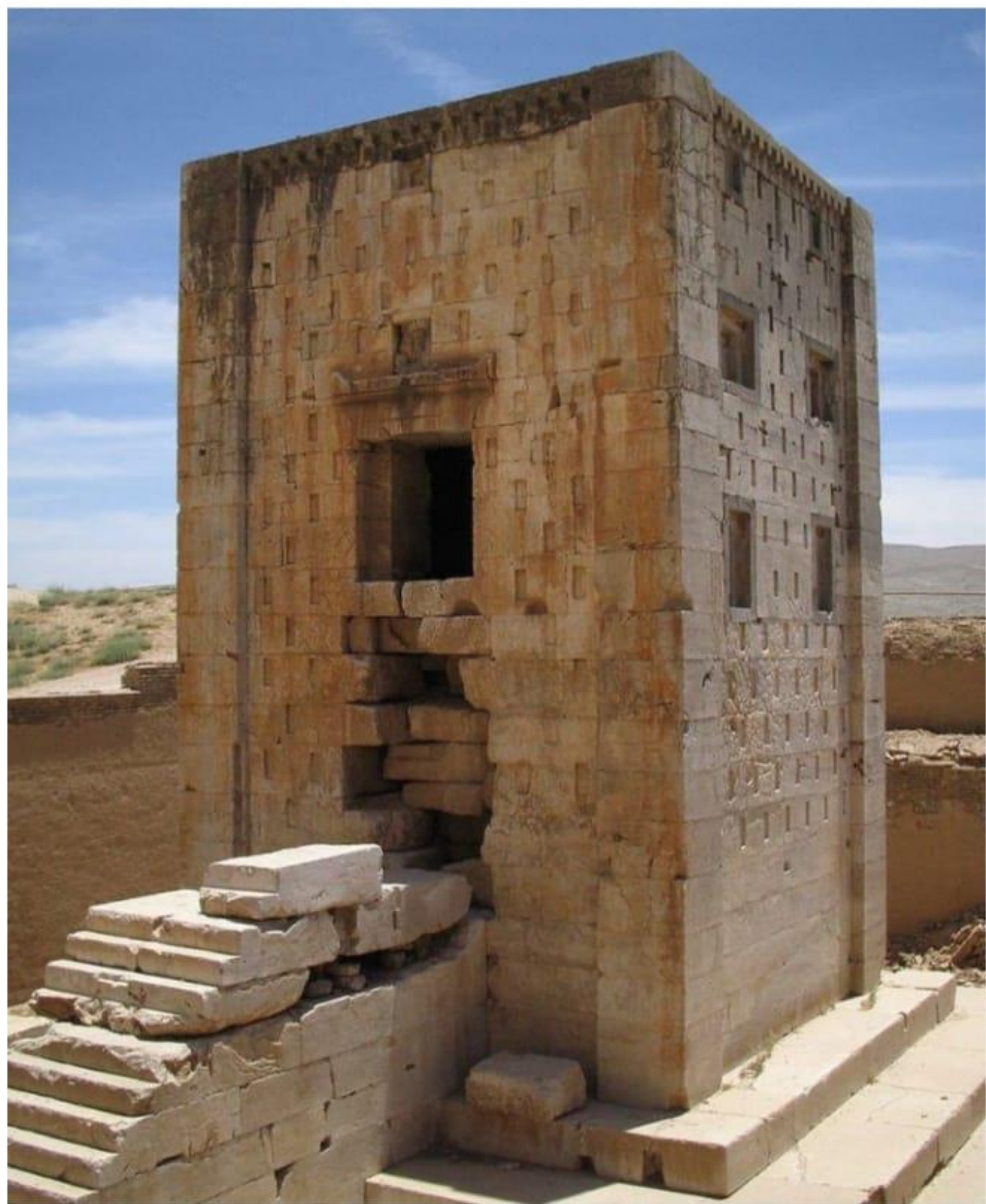
القليس

كعبة سبأ



نقش يمنى يتكلم عن المقة

كعبة زرادشت



كعبة زرادشت

تمام کعبہ بُت
پرستوں کے تھے
ایک کو چھوڑ کر
کسی بھی نبی نے
کسی بھی کعبے
میں
حج نہیں کیا

تورات، زبور
و انجیل گواہ
ہیں
کسی بھی نبی
کا حج کرنا
درج نہیں ہے

چودہ سو سال پہلے عرب میں 23 کعبہ تھے، یمن، ترکی اور یونان کے کعبہ کو چھوڑ کر



چودہ سو سال پہلے عرب میں 23 کعبہ تھے،
یمن، ترکی اور یونان کے کعبہ کو چھوڑ کر

LINK

https://youtu.be/oVgumHd-_EU

عرب کے کعبوں میں اُم القریٰ، وادیِ بکّہ میں مسجدِ الحرام ہوا کرتی تھی

عرب میں سب سے بڑا میلہ (اجتماع) اُم القریٰ، وادیِ بکّہ میں لگتا تھا

مسجدِ الحرام کسی عمارت کا نام نہیں تھا

مسجدِ الحرام کئی مربع کلومیٹر کا
میدان ہوا کرتا تھا جہاں سال میں دو
مرتبہ میلہ (اجتماع) لگا کرتا تھا. ایک
چھوٹا اور ایک بڑا جسے حج اور
عمرہ کہا جاتا تھا

عرب کے تمام دو درجن کعبہ بُت
پرستوں کے تھے
جہاں پر ہر سال میلہ لگا کرتا تھا
جسے حج (اجتماع) کہتے تھے
مسجدِ الحرام چونکہ کئی مربع کلومیٹر
میں تھی

لہذا اُس کے حدود کو متعین
کرنے کے لئے بہت فاصلے،
فاصلے پر پتھر کو تراش کر

بڑے بڑے 20 × 20 × 30 فٹ لمبے چوڑے اور اونچے ستون بنائے گئے تھے

مسجدِ الحرام کے کئی مربع کلومیٹر کے علاقے کے حدود کو متعین کرنے والے پتھّر کے ستون





Author

Haq O BATIL 230001 INDIA

مسجدِ الحرام کے کئی مربع کلومیٹر کے علاقے

کے

حدود کو متعین کرنے والے پتھّر کے ستون


iStock
by Getty Images







مسجدِ الحرام کے حدود
کے اندر دشمنی ممنوع
تھی. مسجد کے حدود
میں تمام انسانوں کا
احترام لازم تھا. مسجدِ
الحرام کے حدود میں
جانوروں کا قتل بھی
ممنوع تھا. خاص کر پیڑ
پودوں کو بھی اُکھاڑنا
ممنوع تھا

اُم القریٰ، وادیِ بکّہ کے بیچ سے پہاڑ کے شگاف سے پانی بہتا تھا . جس میں مچھلیاں ہوا کرتیں تھیں

اسی بہتے ہوئے پانی کو آب زم زم لکھا گیا ہے

اصلی (مکّہ)

اُم القریٰ ،وادیِ بکّہ

کے حُدود میں

تمام قسم کے جنگلی

جانوروں کو مارنا

حرام تھا

قرآن، سورۃ المائدۃ

آیت 96/95،

آج بھی اصلی اُم
القریٰ ،وادیِ بکّہ
میں
تمام قسم کے جنگلی
جانور موجود ہیں
اُم القریٰ، وادیِ بکّہ
کے بغل سے ہی
دریاء بہتی تھی

دریاء کا ہی پانی
پہاڑ کے شگاف
سے
اُم القریٰ، وادیِ بکّہ
کے بالکل بیچ سے
بہتا تھا
جن میں مچھلیاں
بھی رہتیں تھیں









آج سعودی عرب میں
ہزاروں سال سے قدرتی
ایک بھی دریاء موجود
نہیں ہیں
قرآن کے مطابق اُحِلَّ لَكُمْ
صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ
جہاں دریا کا شکار کرنا
اور
اس کا کھانا حلال کیا گیا
ہے

سورة المائدة

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا
الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۚ وَمَنْ قَتَلَهُ
مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ
مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ
مِّنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ
طَعَامُ مَسَاكِيْ (95) اُحِلَّ لَكُمْ
صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ
وَلِلسَّيَّارَةِ ۖ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ
الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
(96) الَّذِىٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ
وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۚ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ
مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ
يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا
بَالِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِيْنَ
اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ۗ
عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ۚ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ
اللّٰهُ مِنْهُ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ (95)

اے ایمان والو! شکار کو نہ قتل کرو جب تم احرام میں ہو، اور تم میں
سے جو کوئی اسے جان بوجھ کر مارے تو پھر بدلے میں اس مارے
ہوئے کے برابر مویشی لازم ہے جو تم میں سے دو معتبر آدمی تجویز
کریں بشرطیکہ قربانی کعبہ تک پہنچنے والی ہو یا کفارہ کا کھانا مسکینوں کو
کھلانا ہو یا اس کے برابر روزے رکھے تاکہ اپنے کام کا وبال چکھے،

ترجمہ

شکار کو نہ قتل کرو جب تم احرام
میں ہو

اور تم میں سے جو کوئی اُسے جان
بوجھ کر مارے

تو پھر بدلے میں اس مارے ہوئے
کے برابر مویشی (دَم) لازم ہے

تمہارے لئے دریا کا شکار کرنا اور
اس کا کھانا حلال کیا گیا ہے تمہارے
اور مسافروں کے فائدہ کے لئے

اور تم پر جنگل کا شکار کرنا حرام
کیا گیا ہے

جب تک کہ تم احرام میں ہو

أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ
مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ
عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ (96)



تمہارے لیے دریا کا شکار کرنا اور اس کا کھانا حلال کیا گیا ہے
تمہارے اور مسافروں کے فائدہ کے لیے، اور تم پر جنگل کا شکار کرنا
حرام کیا گیا ہے جب تک کہ تم احرام میں ہو، اور اس اللہ سے ڈرو جس
کی طرف جمع کیے جاؤ گے۔

اصلی اُم القریٰ ،وادیِ بکّہ
میں
حدود حرم میں شکار کے
قابل
جانوروں کو چھیڑنا، کانٹے
دار درخت کا کاٹنا
اور زمین پر اُگی گھاس تک
اُکھاڑنا
حرام تھی
بخاری شریف حدیث نمبر
4313

(۴۳۱۳) ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا' کہا ہم سے ابو عاصم
نبیل نے بیان کیا' ان سے ابن جریج نے بیان کیا' کہا مجھ کو حسن بن

مسلم نے خبر دی اور انہیں مجاہد نے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن خطبہ سنانے کھڑے ہوئے اور فرمایا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا تھا' اسی دن اس نے مکہ کو حرمت والا شہر قرار دے دیا تھا۔ پس یہ شہر اللہ کے حکم کے مطابق قیامت تک کے لیے حرمت والا رہے گا۔ جو مجھ سے پہلے کبھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہو گا اور میرے لیے بھی صرف ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا تھا۔ یہاں حدود حرم میں شکار کے قابل جانور نہ چھیڑے جائیں۔ یہاں کے کانٹے دار درخت نہ کاٹے جائیں نہ یہاں کی گھاس اکھاڑی جائے اور یہاں پر گری پڑی چیز اس شخص کے سوا جو اعلان کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور کسی کے لیے اٹھانی جائز نہیں۔ اس پر حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ! اذخر (گھاس) کی اجازت دیجئے کیونکہ سناروں کے لیے اور مکانات (کی تعمیر وغیرہ) کے لیے یہ ضروری ہے۔ آپ خاموش ہو گئے پھر فرمایا اذخر اس حکم سے الگ ہے۔ اس کا (کاٹنا) حلال ہے۔ دوسری روایت ابن جریج سے (اسی سند سے) ایسی ہی ہے۔ انہوں نے عبدالکریم بن مالک سے' انہوں نے ابن عباس سے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی آنحضرت ﷺ سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

اصلی ،اُم القریٰ ،وادیِ بکّہ
میں
جس کانٹے دار درخت کی
بات ہو رہی ہے
وہ Vachellia tortilis

جسے عربی میں
سنط ملتوي
ٹیڑھا ببول کہتے
ہیں









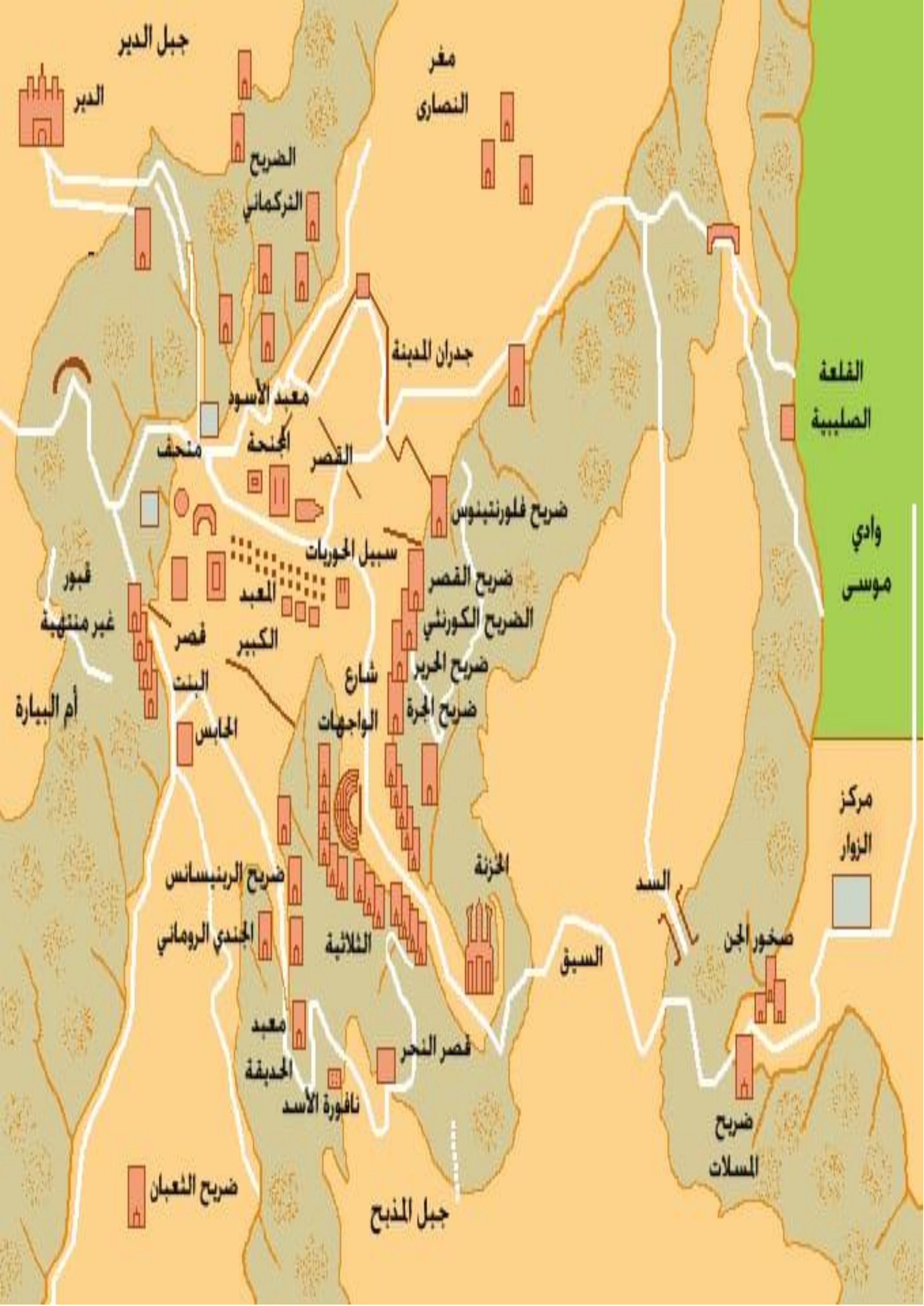
اور جس گھاس کی بات ہو رہی ہے وہ Iris (plant) جسے عربی میں (سوسن) کہتے ہیں





آج بھی اُم القریٰ،
وادیِ بکّہ میں بہت
سے اقسام کے
ٹیڑھے ببول کے
درخت اور بہت سے
اقسام کے
سوسن گھاسیں
موجود ہیں





جبل الدير
الدير
مغر
النصارى
الضريح
التركماني
جدران المدينة
القلعة
الصليبية
معبد الأسود
المجنحة
متحف
القصر
ضريح فلورنتينوس
وادي
موسى
سبيل الحوريات
ضريح القصر
قبور
غير منتهية
المعبد
الكبير
الضريح الكورنثي
قصر
البنت
ضريح الحرير
شارع
الواجهات
ضريح الجرة
أم البيارة
الحابس
مركز
الزوار
الخزنة
السد
ضريح الرينيسانس
الجندي الروماني
الثلاثية
صخور الجن
السيق
معبد
الحديقة
قصر النحر
نافورة الأسد
ضريح
المسلات
ضريح الثعبان
جبل المذبح

اکیسویں صدی کی
جدید تحقیق میں
موجودہ مکّہ میں
سائنس دانوں کو کئی
ہزار سال سے
گھانس تک اُگنے
کے کوئی ثبوت
دریافت نہیں ہوئے

آج کا بےوقوف علماء
حج پر گئے بےوقوف حاجیوں سے
احرام کی حالت میں
سر کی جوئیں مرنے پر اور
سر کے بال ٹوٹنے پر دَم دلا رہا ہے
اِس سال ایک گائے کی قیمت
5 ہزار ریال تھی
پاکستانی روپیہ 3 لاکھ سے زائد

سعودی عرب: 'قربانی' کے جانور کی قیمت آسمان پر۔ قسطوں کی سہولت



چارے نے مویشیوں کو کہنگا کردیا

awazthevoice.in Published: 10-07-2021 08:02:00 AM

سوال : حالتِ احرام میں جوں مارنا کیسا ہے اور اگر ماردی توکیا جزاء ہوگی؟

جواب : حالتِ احرام میں جوں مارنا منع ہے، لیکن اگر کسی نے ماردی تو تین جویں یا اس سے کم مارنے پر اپنی مرضی سے کچھ صدقہ کردے، اور اگر تین سے زیادہ جویں ماری ہیں تو چاہے جتنی ماری ہوں اس کے لئے ایک صدقۂ فطر کی مقدار کا صدقہ کرنا ہوگا، اور اس سلسلہ میں اصول یہ ہے کہ جو کیڑے بدن سے پیدا ہوں جیسے جوں وغیرہ تو حالتِ احرام میں ان کو مارنا ممنوع ہے، اور جو کیڑے بدن سے پیدا نہ ہوں اور وہ موذی ہوں ان کو مارنا جائز ہے۔ من قتل جرادة فی الإحرام أو الحرم تصدق بما شاء و تمرة خیر من جرادة ولو قتل المحرم قملة من بدنه أو ثوبه تصدق بما شاء کجرادة (الدر المختار) مثل کف من طعام (هدایة) والقملتان والثلاث کالواحدة وفی الزائد علی

سُوال:**اِحرام** کی حالت میں **جوں** مارنے کے کَفّارے بتا دیجئے۔

جواب:اپنی **جوں** اپنے بدن یا کپڑے میں ماری یا پھینک دی تو ایک **جوں** ہو تو روٹی کا ایک ٹکڑا اور دو یا تین ہوں تو ایک مٹھی اَناج اور اِس(یعنی تین) سے زِیادہ میں **صدقہ۔** جوئیں مارنے کے لئے سَر یا کپڑا دھویا یا دُھوپ میں ڈالا جب بھی وُہی کَفّارے ہیں جو مارنے میں ہیں ۔ دوسرے نے اِس کے کہنے پر اِس کی **جُوں** ماری جب بھی اِس(یعنی مُحرم) پر کَفّارہ ہے

مسئلہ ۱: جہاں دَم کا حکم ہے وہ جرم اگر بیماری یا سخت گرمی یا شدید سردی یا زخم یا پھوڑے یا جُوؤں کی سخت ایذا کے باعث ہو گا تو اُسے جُرمِ غیر اختیاری کہتے ہیں۔ اس میں اختیار ہو گا کہ دَم کے بدلے چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دے دے یا دونوں وقت پیٹ بھر کھلائے یا تین روزے رکھ لے، اگرچھ صدقے ایک مسکین کو دیدیے یا تین یا سات مساکین پر تقسیم کر دیے تو کفارہ ادا نہ ہو گا بلکہ شرط یہ ہے کہ چھ مسکینوں کو دے اور افضل یہ ہے کہ حرم کے مساکین ہوں اور اگر اس میں صدقہ کا حکم ہے اور بمجبوری کیا تو اختیار ہو گا کہ صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھ لے۔ کفارہ اس لیے ہے کہ بھول چوک سے یا سوتے میں یا مجبوری سے جرم ہوں تو کفارہ سے پاک ہو جائیں، نہ اس لیے کہ جان بوجھ کر بلا عذر جُرم کر و اور کہو کہ کفارہ دیدیں گے، دینا تو جب بھی آئے گا مگر قصداً حکم الٰہی کی مخالفت سخت تر ہے۔

اصلی اُم القریٰ ،وادیِ بکّہ میں انگور کے باغات تھے بخاری شریف حدیث نمبر 3989

يَأْكُلُ قِطْفًا مِنْ عِنَبٍ فِي يَدِهِ وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ
بِالْحَدِيدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ وَكَانَتْ
تَقُولُ إِنَّهُ لَرِزْقٌ رَزَقَهُ اللهُ خُبَيْبًا فَلَمَّا
خَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ
قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ: دَعُونِي أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

کہ میں ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔ ان خاتون نے بیان کیا کہ اللہ کی قسم!
میں نے کبھی کوئی قیدی حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے بہتر نہیں دیکھا۔ اللہ
کی قسم! میں نے ایک دن انگور کے ایک خوشہ سے انگور کھاتے دیکھا
جو ان کے ہاتھ میں تھا حالانکہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے
تھے اور مکہ میں اس وقت کوئی پھل بھی نہیں تھا۔ وہ بیان کرتی تھیں

٣٩٨٩- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُ بْنُ أَسِيْدِ بْنُ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ

(۳۹۸۹) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا' ہم سے ابراہیم نے بیان کیا' انہیں ابن شہاب نے خبردی' کہا کہ مجھے عمر بن اسید بن جاریہ ثقفی نے خبردی جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اور حضرت ابو ہریرہ

حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً عَيْنًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيَّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْهَدَّةِ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لِحْيَانَ فَنَفَرُوا لَهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامٍ فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ حَتَّى وَجَدُوا مَأْكَلَهُمُ التَّمْرَ فِي مَنْزِلٍ نَزَلُوهُ فَقَالُوا: تَمْرُ يَثْرِبَ فَاتَّبَعُوا آثَارَهُمْ فَلَمَّا حَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجَؤُوا إِلَى مَوْضِعٍ فَأَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوا لَهُمْ انْزِلُوا فَأَعْطُوا بِأَيْدِيكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ أَنْ لاَ نَقْتُلَ مِنْكُمْ أَحَدًا، فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ: أَيُّهَا الْقَوْمُ أَمَّا أَنَا فَلاَ أَنْزِلُ فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَوْهُمْ بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا وَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلاَثَةُ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ مِنْهُمْ خُبَيْبٌ وَزَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَرَبَطُوهُمْ بِهَا قَالَ الرَّجُلُ الثَّالِثُ: هَذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللهِ لاَ أَصْحَبُكُمْ إِنَّ لِي بِهَؤُلاَءِ أُسْوَةً يُرِيدُ الْقَتْلَى فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَانْطُلِقَ بِخُبَيْبٍ وَزَيْدِ بْنِ الدَّثِنَةِ حَتَّى بَاعُوهُمَا بَعْدَ

رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں شامل تھے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس جاسوس بھیجے اور ان کا امیر عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو بنایا جو عاصم بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نانا ہوتے ہیں۔ جب یہ لوگ عسفان اور مکہ کے درمیان مقام ہدہ پر پہنچے تو بنی ہذیل کے ایک قبیلہ کو ان کے آنے کی اطلاع مل گئی۔ اس قبیلہ کا نام بنی لحیان تھا۔ اس کے سو تیر انداز ان صحابہ رضی اللہ عنہم کی تلاش میں نکلے اور ان کے نشان قدم کے اندازے پر چلنے لگے۔ آخر اس جگہ پہنچ گئے جہاں بیٹھ کر ان صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھجور کھائی تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ یثرب (مدینہ) کی کھجور (کی گٹھلیاں) ہیں۔ اب پھر وہ ان کے نشان قدم کے اندازے پر چلنے لگے۔ جب حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے ان کے آنے کو معلوم کر لیا تو ایک (محفوظ) جگہ پناہ لی۔ قبیلہ والوں نے انہیں اپنے گھیرے میں لے لیا اور کہا کہ نیچے اتر آؤ اور ہماری پناہ خود قبول کر لو تو تم سے ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تمہارے کسی آدمی کو بھی ہم قتل نہیں کریں گے۔ حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا۔ مسلمانو! میں کسی کافر کی پناہ میں نہیں اتر سکتا۔ پھر انہوں نے دعا کی' اے اللہ! ہمارے حالات کی خبر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کر دے۔ آخر قبیلہ والوں نے مسلمانوں پر تیر اندازی کی اور حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ بعد میں ان کے وعدہ پر تین صحابہ اتر آئے۔ یہ حضرات حضرت خبیب' زید بن دثنہ اور ایک تیسرے صحابی تھے۔ قبیلہ والوں نے جب ان تینوں صحابیوں پر قابو پا لیا تو ان کی کمان سے تانت نکال کر اسی سے انہیں باندھ دیا۔ تیسرے صحابی نے کہا' یہ تمہاری پہلی دغابازی ہے میں تمہارے ساتھ کبھی نہیں جا سکتا۔ میرے لیے تو انہیں کی زندگی نمونہ ہے۔ آپ کا اشارہ ان صحابہ کی طرف تھا جو ابھی شہید کیے جا چکے تھے۔ کفار نے انہیں گھسیٹنا شروع کیا اور زبردستی کی لیکن وہ کسی طرح ان کے ساتھ جانے پر تیار نہ ہوئے۔ (تو انہوں نے ان کو بھی شہید کر دیا) اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے گئے اور (مکہ میں لے جا کر) انہیں بیچ

وَقْعَةِ بَدْرٍ فَابْتَاعَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلٍ خُبَيْبًا وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا حَتَّى أَجْمَعُوا قَتْلَهُ فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَهَا وَهِيَ غَافِلَةٌ عَنْهُ حَتَّى أَتَاهُ فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَالْمُوسَى بِيَدِهِ، قَالَتْ: فَفَزِعْتُ فَزْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فَقَالَ: أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَلِكَ؟ قَالَتْ : وَاللهِ مَا رَأَيْتُ أَسِيرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ خُبَيْبٍ، وَاللهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ قِطْفًا مِنْ عِنَبٍ فِي يَدِهِ وَإِنَّهُ لَمُوثَقٌ بِالْحَدِيدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّهُ لَرِزْقٌ رَزَقَهُ اللهُ خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوا بِهِ مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خُبَيْبٌ: دَعُونِي أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَتَرَكُوهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ: وَاللهِ لَوْ لَا أَنْ تَحْسِبُوا أَنَّ مَا بِي جَزَعٌ لَزِدْتُ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا، وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ أَحَدًا، ثُمَّ أَنْشَأَ يَقُولُ:

فَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلَى أَيِّ جَنْبٍ كَانَ لِلّهِ مَصْرَعِي
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَأْ
يُبَارِكْ عَلَى أَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ أَبُو سِرْوَعَةَ عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَتَلَهُ وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَنَّ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا الصَّلَاةَ وَأَخْبَرَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى

دیا۔ یہ بدر کی لڑائی کے بعد کا واقعہ ہے۔ حارث بن عامر بن نوفل کے لڑکوں نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو خرید لیا۔ انہوں ہی نے بدر کی لڑائی میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ کچھ دنوں تک تو وہ ان کے یہاں قید رہے' آخر انہوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا۔ انہیں دنوں حارث کی کسی لڑکی سے انہوں نے موئے زیر ناف صاف کرنے کے لیے استرہ مانگا۔ اس نے دے دیا۔ اس وقت اس کا ایک چھوٹا سا بچہ ان کے پاس (کھیلتا ہوا) اس عورت کی بے خبری میں چلا گیا۔ پھر جب وہ ان کی طرف آئی تو دیکھا کہ بچہ ان کی ران پر بیٹھا ہوا ہے اور استرہ ان کے ہاتھ میں ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ یہ دیکھتے ہی وہ اس درجہ گھبرا گئی کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے اس کی گھبراہٹ کو دیکھ لیا اور بولے "کیا تمہیں اس کا خوف ہے کہ میں اس بچے کو قتل کر دوں گا؟ یقین رکھو کہ میں ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔ ان خاتون نے بیان کیا کہ اللہ کی قسم! میں نے کبھی کوئی قیدی حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے بہتر نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! میں نے ایک دن انگور کے ایک خوشہ سے انگور کھاتے دیکھا جو ان کے ہاتھ میں تھا حالانکہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ میں اس وقت کوئی پھل بھی نہیں تھا۔ وہ بیان کرتی تھیں کہ وہ تو اللہ کی طرف سے بھیجی ہوئی روزی تھی جو اس نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے لیے بھیجی تھی۔ پھر بنو حارثہ انہیں قتل کرنے کے لیے حرم سے باہر لے جانے لگے تو خبیب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ مجھے دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت دے دو۔ انہوں نے اس کی اجازت دی تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا' اللہ کی قسم اگر تمہیں یہ خیال نہ ہونے لگتا کہ میں پریشانی کی وجہ سے (دیر تک نماز پڑھ رہا ہوں) تو اور زیادہ دیر تک پڑھتا۔ پھر انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ! ان میں سے ہر ایک کو الگ الگ ہلاک کر اور ایک کو بھی باقی نہ چھوڑ اور یہ اشعار پڑھے "جب میں اسلام پر قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے کوئی پروا نہیں کہ اللہ کی راہ میں مجھے کس پہلو پر پچھاڑا جائے گا اور یہ تو صرف اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ہے۔ اگر وہ چاہے گا تو میرے جسم

اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ يَوْمَ أُصِيبُوا خَبَرَهُمْ، وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَى عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ حِينَ حُدِّثُوا أَنَّهُ قُتِلَ أَنْ يُؤْتَوا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعْرَفُ وَكَانَ قَتَلَ رَجُلاً عَظِيمًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ فَبَعَثَ اللہ لِعَاصِمٍ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا أَنْ يَقْطَعُوا مِنْهُ شَيْئًا. وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ : ذَكَرُوا مُرَارَةَ بْنَ الرَّبِيعِ الْعَمْرِيَّ وَهِلاَلَ بْنَ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيَّ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا.

[راجع: ۳۰۴۵]

کے ایک ایک جوڑ پر ثواب عطا فرمائے گا۔" اس کے بعد ابو سروعہ عقبہ بن حارث ان کی طرف بڑھا اور انہیں شہید کر دیا۔ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے اپنے عمل حسنہ سے ہر اس مسلمان کے لیے جسے قید کر کے قتل کیا جائے (قتل سے پہلے دو رکعت) نماز کی سنت قائم کی ہے۔ ادھر جس دن ان صحابہ رضی اللہ عنہم پر مصیبت آئی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اسی دن اس کی خبر دے دی تھی۔ قریش کے کچھ لوگوں کو جب معلوم ہوا کہ عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے ہیں تو ان کے پاس اپنے آدمی بھیجے تاکہ ان کے جسم کا کوئی ایسا حصہ لائیں جس سے انہیں پہچانا جا سکے۔ کیوں کہ انہوں نے بھی (بدر میں) ان کے ایک سردار (عقبہ بن ابی معیط) کو قتل کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی لاش پر بادل کی طرح بھڑوں کی ایک فوج بھیج دی اور انہوں نے آپ کی لاش کو کفار قریش کے ان آدمیوں سے بچالیا اور وہ ان کے جسم کا کوئی حصہ بھی نہ کاٹ سکے اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے سامنے لوگوں نے مرارہ بن ربیع عمری رضی اللہ عنہ اور ہلال بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا۔ (جو غزوہ تبوک میں نہیں جا سکے تھے) کہ وہ صالح صحابیوں میں سے ہیں اور بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے۔

651 عیسوی میں
یہاں ایک بہت بڑا
زلزلہ
آیا اور شگاف بند ہو
گیا. لیکن پانی کے
بہنے کے آثار وہاں
آج بھی موجود ہیں



Author

Haq O BATIL 230001 INDIA

651 عیسوی میں یہاں ایک بہت بڑا زلزلہ آیا اور شگاف بند ہو گیا. لیکن پانی کے بہنے کے آثار وہاں آج بھی موجود ہیں



حجرِ اسود ایک شہابِ ثاقب ہے. زمانۂ قدیم کے لوگ خلاء سے گرتے ہوئے شہابِ ثاقب کو دیکھ جنّت کا پتھر سمجھتے تھے. عرب کے ریگستان میں آج کثیر تعداد میں شہابِ ثاقب دستیاب ہو رہے ہیں



Author
Haq O BATIL 230001 INDIA

حجرِ اسود ایک شہابِ ثاقب ہے. زمانۂ قدیم کے لوگ خلاء سے گرتے ہوئے شہابِ ثاقب کو دیکھ جنّت کا پتھر سمجھتے تھے. عرب کے ریگستان میں آج کثیر تعداد میں شہابِ ثاقب دستیاب ہو رہے ہیں



111
meteorites recorded in Saudi Arabia

15
weighed more than 1 kilogram

11-17KM/S
speed at which they enter Earth's atmosphere

RECORDED METEORITE IMPACTS IN SAUDI ARABIA



Meteorites typically cause craters 20 times their size, although landing on sand reduces that factor to 12.

Wabar is one of only around 17 impact sites globally that still contains remnants of the meteorite.

WABAR

The meteorite is believed to have arrived from the northwest, creating a mushroom cloud of sand that rose thousands of meters.

PHILBY "B"

11-METER CRATER

There are at least three craters at Wabar—the largest two, which have diameters of 116 and 64 meters respectively—were first documented by Philby.

SEIF DUNE

The meteorite's impact would have been indistinguishable from a nuclear explosion of about 12 kilotons, which is a similar size to the Hiroshima atomic bomb.

PHILBY "B"

COMPLEX DUNES

MOVING DUNE

BURIED DEBRIS

Air resistance usually causes meteorites to explode in mid-air, but the Wabar rock proved sturdier, breaking up into four pieces as it slowed to half its previous velocity.

Dune bashing

The three craters were formed in less than three seconds. Expeditions in the mid-1990s by American geophysicist Jeffrey C. Wynn identified the third, which is 11 meters wide.

In 1932, British adventurer Harry St. John Philby became the first person to document Wabar, discovering a rabbit-sized meteorite that was found to be 90 percent iron and containing traces of nickel and iridium, an element rare on Earth but common in meteorites.


نيزك عثر عليه في الربع الخالي
Meteorite: Found in the Empty Quarter





مسجدِ الحرام کے میدان کے بیچ میں حجرِ اسود رکھا ہوا تھا. لوگ حجرِ اسود کا طواف کیا کرتے تھے. اسے ہی حج کا خاص رکن سمجھا جاتا تھا

جیسے اہلِ ہنود کے شِوالوں میں پتھّر کا طواف (پریکرما) ہوتا ہے. برّ صغیر کے شوالے وادیِ بکّہ میں حجرِ اسود کے طواف کی کاپی ہیں

قدیم زمانے کے لوگ جب کہیں سے کوئی شہابِ ثاقب حاصل کر لیتے تھے

اپنا ایک کعبہ بنا لیتے تھے اور کہیں رکھ کر طواف کرنے لگتے تھے اور وہاں ہر سال میلہ (اجتماع) لگنے لگتا تھا

قدیم اسلامی کُتب میں درج
ہے کہ صحابہ کرام وادیِ
بکّہ جاتے وقت راستے میں
پڑنے والے کعبہ کا بھی
طواف کرتے جاتے تھے

لفظ آلہ یا اللّٰہَ تمام پتھّر کے
خداؤں کو کہا جاتا تھا
جن کے ساتھ اُن کا نام بھی
جُڑا رہتا تھا

جیسے دشارہ، لات، منات
اور عزی وغیرہ وغیرہ

دشارہ کو ہی بہت بعد میں عربوں
نے اتفاق رائے سے سب سے
بڑا خدا تسلیم کر لیا گیا اور کہا
گیا اللّٰہَ اکبر

مسجدِ الحرام کے چاروں طرف
بڑے بڑے اللّٰہَ (بتوں) کے مندر
ہوا کرتے تھے
جنہیں بعد میں خانہ خدا بھی لکھا
گیا
یعنی اللّٰہَ کا گھر. عرب کے بہت
سے اللّٰہَ کے مندر کے کھنڈرات
آج بھی اُم القریٰ ،وادیِ بکّہ میں
موجود ہیں



Haq O BATIL 230001 INDIA

الہ ،اللّٰہَ ،اللّٰہَ اکبر____أم القریٰ ،وادیِ بکّہ میں
بہت سے خداؤں کے مندر یعنی اللّٰہَ کا گھر
عرب کے بہت سے اللّٰہَ کے مندر کے کھنڈرات آج
بھی أم القریٰ ،وادیِ بکّہ میں موجود ہیں

وادیِ بکّہ کے بیچ سے
بہتے ہوئے پانی کے
دونوں طرف پہاڑ پر عاشق
اور معشوق کے بُت تھے
دونوں پہاڑوں کو اسلامی
کُتب میں صفا و مروہ لکھا
گیا ہے

صفا و مروہ کا طواف
عرب کے لوگ کیا
کرتے تھے



صفا اور مروہ دونوں
پہاڑوں پر
اساف و نائلۃ، کے
بُت نصب تھے
شروع، شروع میں
نائلۃ پیار کی دیوی
اور اساف پیار کا
دیوتا تھا



[size=32]أساف ونائلة اللذان فعلا الفحشاء بالكعبة ما زال يحج إليهما المسلمين بالصفا والمروة[/size]

أساف ونائلة اللذان فعلا الفحشاء بالكعبة على الحجر الاسود

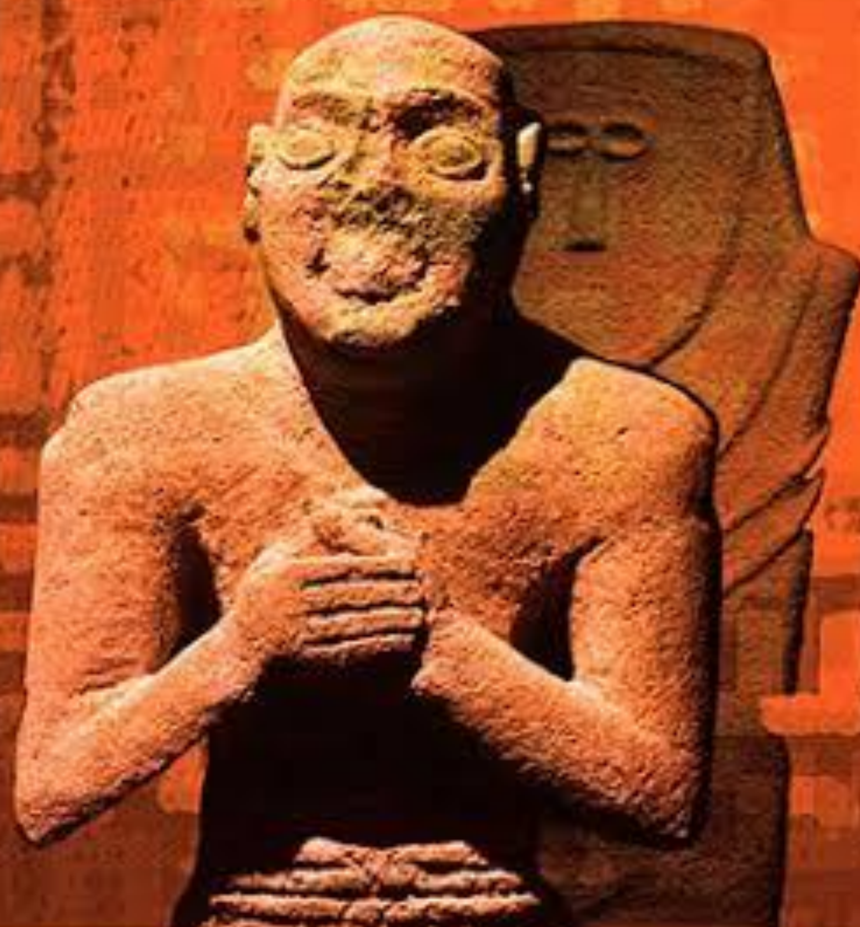
اساف و نائلۃ کے بُت
کو
عمرو بن لحی الخزاعی
نے
قدیم ملک شام سے لا
کر
صفا و مروہ کے
پہاڑوں پر نصب کر کے
اُن کا مندر بنوایا تھا

طبعة ثانية

فاضل الربيعي

إِسَاف ونائلة

أُسطورة الحب الأبدي في الجاهلية



Jadawel جداول

یہ دونوں پہاڑ اُم
القریٰ، وادیِ بکّہ کے
جانے والے راستے
میں تھے
ایک پہاڑ کی چوٹی پر
آصف

اور دوسرے پہاڑی کی
چوٹی پر نائلہ کا بُت
نصب تھا

أصل العرب
وماذا فعلوا إساف ونائله عند
الكعبه

عرب دونوں بتوں
کی پوجا، پرستش
کرتے تھے
دونوں بُتوں کی
مندروں میں
جانوروں کی قربانی
بھی ہوتی تھی



عرب اُن دونوں
پہاڑوں کا الگ الگ
سات، سات مرتبہ (
طواف) چکّر لگاتے
تھے
اُس کے بعد حجرِ
اسود کا سات مرتبہ
چکّر لگاتے تھے



موجودہ صفا و مروہ پر
لوگ اِدھر سے اُدھر
دوڑتے ہیں
جبکہ قرآن سورۃ البقرہ
آیت **158** میں لفظ
(یَّطَّوَّفَ) لکھا ہے
طواف چکّر لگانے کو
کہتے ہیں اِدھر سے اُدھر
دوڑنے کو نہیں

سورة البقره اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ ۖ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِہِمَا ۚ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ (158)

حجر اسود / کعبہ کا
طواف غیر اسلامی اور بُت پرستی ہے
طواف بُت پرستوں کی مزہبی رسومات ہے
چودہ سو سال پہلے کے
کسی افسانوی نبی ابراہیم علیہ السلام کا
اُم القریٰ، وادیِ بکّہ، میں آنے
اور طواف کرنے کا کوئی ثبوت
کسی بھی یہودیت یا عیسائیت کی
قدیم کتابوں موجود نہیں ہے

ساتوی صدی عیسوی کے بعد لفظ
مسجد کے معنی بدلتے چلے گئے.
شروع شروع میں مسجدِیں نماز
پڑھنے کے لئے نہیں بنائیں گئیں تھیں

مسجدیں حکومت کی عمارت ہوا
کرتیں تھیں اور حکومت ہی بنواتیں
تھیں

جہاں پر حکومت کے آفیسر بیٹھ کر
حکومت چلاتے تھے

بادشاہ کی مسجد سب سے بڑی ہوتی
تھی

تحصیلدار کی سب سے چھوٹی

پہلے مسجدوں میں محراب نہیں
ہوا کرتے تھے

محراب بدھ مزاہب کے عبادت
گاہوں میں ہوتے تھے
مسلمانوں نے بُدھ مزہب کے
عبادت خانوں میں محراب دیکھ
کرہی
اپنی مسجدوں میں محراب بنوانے
لگے

1300 سال قدیم بُدھ مزہب کے
عبادت خانہ

جو پاکستان کے صوبہ خیبر پختون
خواہ کے
بریکوٹ میں آج بھی موجود ہے

جسے دیکھا جا سکتا ہے



Author

Haq O BATIL 230001 INDIA

محراب بُدھ مزہب کے عبادت خانوں میں



Link

https://ur.m.wikipedia.org/wiki/%D8%A8%D8%B1%DB%8C%DA%A9%D9%88%D9%B9

Barikot

Article Talk









Barikot (Urdu: بریکوٹ) (Pashto: بریکوټ) is a town located in the middle course of the Swat River in Khyber Pakhtunkhwa, Pakistan. It is located about 20 km (12 mi) away from Mingora and the Butkara Stupa.[1] It is the entrance town to the central Swat Valley with a population of approximately 25,000 people. Barikot is the location of an ancient citadel captured by Alexander the Great,[2] with Chalcolithic remains dating back to c. 1700 BCE,[3] and an early-historic period town dating back to c. 500 BCE.[4] The Italian Archaeological Mission (renamed ISMEO) founded by Giuseppe Tucci has been excavating ruins of the ancient town of *Bazira* under Barikot since 1984.[5]

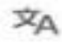


 Author

Haq O BATIL 230001 INDIA

مسلمانوں کی مسجدوں میں محراب
بُدھ مزہب کے عبادت خانوں سے آیا ہے

بریکوٹ

بریکوٹ (انگریزی: Barikot) پاکستان کا ایک آثاریاتی مقام جو خیبر پختونخوا میں واقع ہے۔[1]

بریکوٹ
بریکوٹ

شہر



شروع شروع میں مسجدوں کا رُخ مسجد بنوانے والے بادشاہ کے دارالخلافہ کی طرف ہوتا تھا

ایسی کئی درجن سے زائد مسجدیں
میں نے تلاش کر لیں ہیں
جس کا قبلہ رُخ موجودہ
کعبہ کی طرف نہیں ہے
جبکہ اُن مسجدوں میں آج
بھی نماز ہو رہی ہے
جن کے قبلہ رُخ مدینہ،
تبوک ،دمشق۔شام، کویت
،بحرین ، عراق، پیترا۔اردن

نائجر ،الجزائر افریقی ملک
چاڈ ،جنوبی سوڈان ،افریقی
ملک زامبیا ،افریقی ملک
کینیا کی طرف ہیں
جن کی تفصیل آگے موجود
ہے
لکھیں گئیں تمام
مساجد کا گوگل میپ پر
لنک دے سکتے ہیں

1 ۔ مسجد القبلتین

مدینہ، سعودی عربیہ

۔ ۔ ۔ ۔ جوپیٹر کا مندر

دمشق، ملک شام و

کعبہ اور ملک عراق

کی طرف تھا

2 ۔ جامع مسجد قرطبہ،

اسپین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ افریقی

ممالک نائجر،الجزائر کی طرف

3 ـ مسجد خطوة الامام علی علیہ السلام بصره ـ ـ ـ ـ افریقی ملک چاڈ کی طرف

4 ـ الجامع ،العقبہ بن نافع قیروان، ـ ـ ـ ـ ـ افریقی ملک چاڈ کی طرف

5 ۔ مسجد السیدہ زینب

قاہرہ ملک مصر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ،
افریقی ملک چاڈ کی طرف

6 ۔ المسجد الکبیر

بصفاقس ،ملک تونسیا ۔ ۔ ۔ ،
افریقی ملک جنوبی سوڈان

7 ۔ مسجد ،جامع الزیتون

ملک تیونس ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ،
افریقی ملک جنوبی
سوڈان کی طرف

8 ۔ مسجد، العقبہ ،سوسۃ

،ملک تونسیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

افریقی ملک زامبیا

9 ۔ چیرامان جامع مسجد،

کیرالا، ملک ہندوستان ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ افریقی ملک کینیا

10 ۔ مسجد آیا صوفیہ

قسطنطنیہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ملک بحرین

11 - مسجد ،روضہ ثریف، مزار شریف ملک افغانستان - - - - - - - ملک عراق

12 - مسجد القبلتین ،جیبوتی - - - - - ملک عراق

13 - نبی مسجد ،قزوین - - - - - - - - - ملک کویت

14 - مسجد جامع بازار تہران - - - - - - ملک کویت

15 ـ الجامع الکبیر قدیمہ
صنعاء، یمن ـ ـ ـ ـ پیترا ،
ملک اردن

16 ـ مسجد علی بن ابی
طالب، دیر ابی سعید، ملک
شام ـ ـ ـ ـ ـ پیترا ،ملک
اردن

17 ـ قبلہِ اوّل ،مسجدِ اقصٰی
،ملک فلسطین ـ ـ ـ ـ ـ پیترا
،ملک اردن

18 ۔ صحابہ مسجد
اریٹیریا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پیترا
ملک ارد،

19 ۔ مسجد ہوائشنگ،
گوانگ ژو ،ملک چائنا ۔ ۔ ۔
۔ پیترا ،ملک اردن

20 ۔ مسجد عمرو بن
العاص ، قاہرہ مصر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
مدینہ ،سعودی عربیہ

21 ـ الجامع ،الاموية
،الكبير ،دمشق ،ملك شام ـ
ـ ـ ـ تبوك ،سعودى عربيه
22 ـ مسجد خالد بن وليد،
حمص، ملك شام ـ
ـ ـ ـ تبوك ،سعودى عربيه

23 ـ مسجد ،الاموية
،الكبير ،حلب ،ملك شام
ـ ـ ـ ـ ـ تبوك ،سعودى
عربيه

24 ۔ العمری مسجد یا العروس مسجد ملک شام کے شہر بصرہ کا رُخ-------تبوک ،سعودی عربیہ کی طرف



قدیم مسلم حکومتوں نے مسجدیں نماز پڑھنے کے لئے نہیں بنائیں تھیں ؟

مسجدوں میں حکومت
کے اہلکار بیٹھ کر
حکومت کا کام کرتے
تھے
بادشاہ کی مسجد سب
سے بڑی ہوتیں تھیں
تحصیلدار کی چھوٹی
مسلم حکومتوں کا تمام
کام

مسجدوں سے ہی چلتا
تھا
1850 تک مسجدیں
صرف حکومتیں ہی
بنواتی تھیں
1850 کے بعد علماء
کے کہنے پر
پیسے والے مسلمان

بَرِّ صغیر میں مسجدیں
بنوانے لگے
1947 کے بعد چندے
والی
مسجدیں بننا شروع
ہوئیں
مسجدیں خالی پڑی
رہتیں تھیں

جانور بھی نہیں جاتے
تھے
لفظ نماز سنسکرت کا
لفظ ہے
بَرِّ صغیر کے علماؤں
نے
لفظ نماز ہندوؤں کے
یہاں سے چوری کیا
علماء نے لفظ نماز

سنسکرت کے دو
لفظوں سے بنایا

नम   نم + اعضاء

+अज़ा

چھ اعضاء کے ساتھ
عبادت کرنا

نم ، نَمَن جیسے لفظ
ہندی میں ملتے ہیں

1850 کے بعد نماز
ہندوستان سے
شروع کرائی گئی
تھی
1950 تک کعبہ
میں نماز
نہیں ہوتی تھی`

नमन  

हिन्दी, इंग्लिश और उर्दू में नमन के अर्थ

नमन

naman • نَمَن

स्रोत: संस्कृत

वज़्न : 12

नमन के हिंदी अर्थ

छुपाइए 

संज्ञा, पुल्लिंग

- पराजित होने वाला, पराभूत
- झुकाने वाला, नत करने वाला
- झुकने की क्रिया या भाव
- नमस्कार, प्रणाम, आदाब



نَمَن




اردو، انگلش اور ہندی میں نَمَن کے معانی

نَمَن

नमन • naman





اصل: سنسکرت

وزن : 12

نَمَن کے اردو معانی

پوشیدہ

اسم، مذکر

- جھکنا، خمیدہ ہونا، خمیدگی
- (مراداً) تعظیم، آداب

साष्टांग प्रणाम

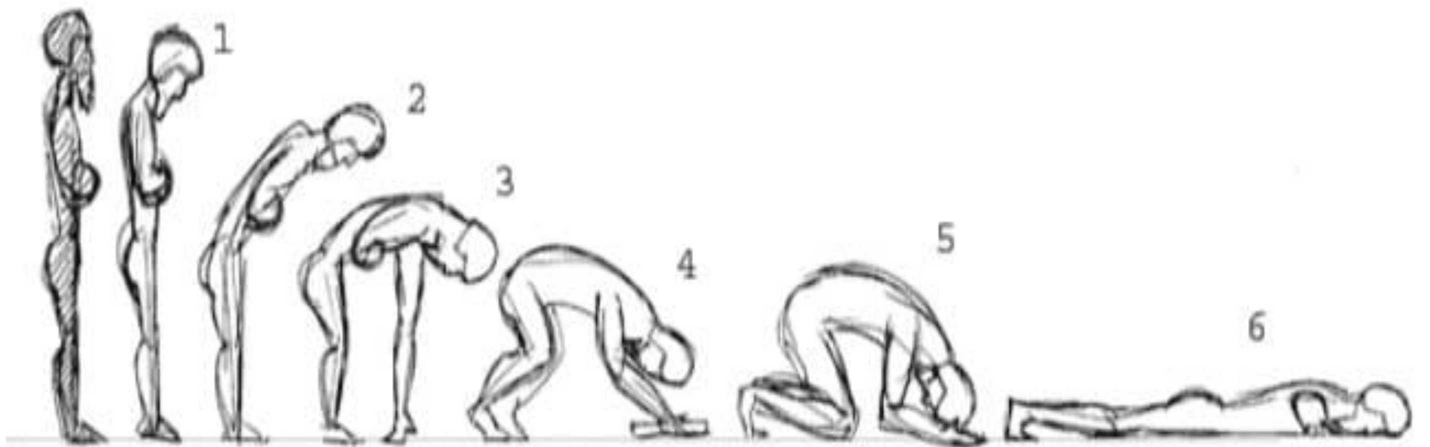
श्रद्धेय या विनम्र मुद्रा

文A

ऊष्माघात की चिकित्सा हालत लू के लिए, हाईपोथर्मिया देखें।

साष्टांग प्रणाम (= स + अष्ट + अंग प्रणाम = आठ अंगों के द्वारा प्रणाम) में सिर, हाथ, पैर, हृदय, आँख, जाँघ, वचन और मन इन आठों से युक्त होकर और जमीन पर सीधा लेटा जाता है।



साष्टांग प्रणाम और नमन के अलग-अलग तरीके

Prostration

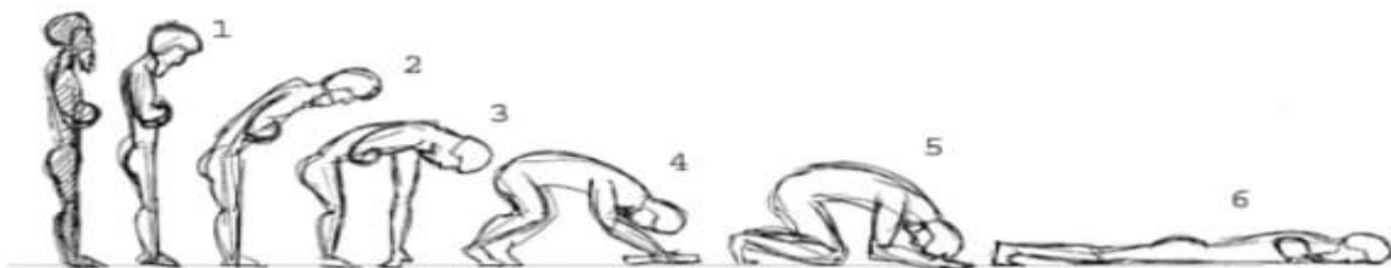
   

This article is about Prostration. For other uses, see Prostration (disambiguation).

For the medical condition of heat prostration, see hyperthermia.

Not to be confused with prostate.

Prostration is the gesture of placing one's body in a reverentially or submissively prone position. Typically prostration is distinguished from the lesser acts of bowing or kneeling by involving a part of the body above the knee, especially the hands, touching the ground.



Different degrees of bowing and prostration, here drawn from Eastern Orthodox religious liturgical use



ڈنڈوت






ڈنڈوت (انگریزی: Prostration) جسم کو تکریم یا اطاعت شعاری سے منھ کے بل دراز کرنے کے اظہار کی حالت کو کہتے ہیں۔

دنیا کے بڑے بڑے مذاہب میں ڈنڈوت کرنا جھکنے یا کسی بڑی شخصیت کی عبادت کرنے کے لیے ہوتا ہے، جیسا کہ دین اسلام میں نماز میں سجدہ ہوتا ہے۔

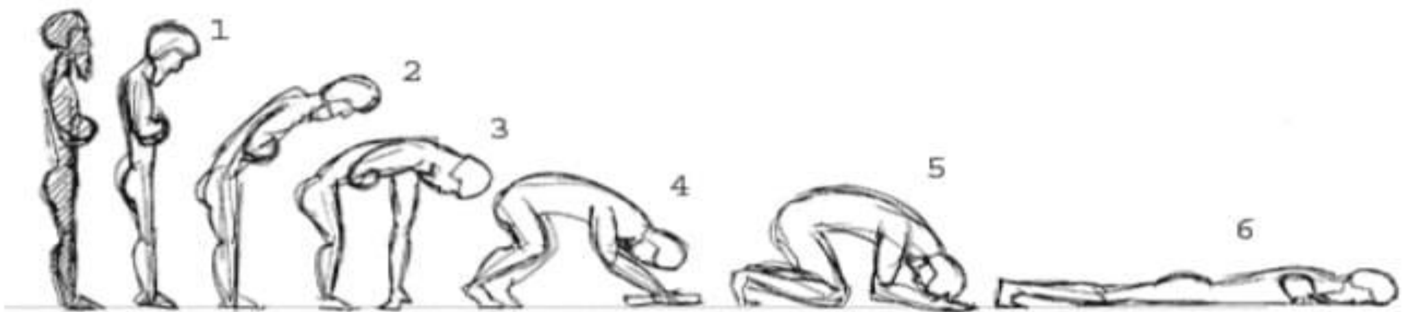
سجده






برای دیگر کاربردها سجده (ابهام‌زدایی) را ببینید.

سجده در واژه به معنی سر برزمین نهادن[۱] و پیشانی بر زمین نهادن[۲] و در عمل حرکتی برای قرار دادن بدن در ژست دمرو برای نشان دادن احترام یا مطیع‌بودن است.



درجات تعظیم و سجده در مسیحیت ارتدکس



سجده در نماز مسلمانان

سجده در اسلام

हिन्दी, इंग्लिश और उर्दू में नमन के अर्थ

नमन

naman • نَمَن





स्रोत: संस्कृत

वज़्न : 12

नमन के हिंदी अर्थ

छुपाइए

संज्ञा, पुल्लिंग

- पराजित होने वाला, पराभूत
- झुकाने वाला, नत करने वाला
- झुकने की क्रिया या भाव
- नमस्कार, प्रणाम, आदाब

विशेषण

- झुकने वाला, झुका हुआ

اردو، انگلش اور ہندی میں نَمَن کے معانی

نَمَن

नमन • naman

اصل: سنسکرت

وزن : 12

نَمَن کے اردو معانی

پوشیدہ

اسم، مذکر

- جھکنا، خمیدہ ہونا، خمیدگی
- (مراداً) تعظیم، آداب

صفت

- جھکا ہوا، جھکنے والا، سر خمیدہ

1850 کے بعد علماء نے مسجدوں میں نماز کیوں شروع کرائی ؟

ہندوستان میں 1850 تک
مسلم حکومت کمزور ہوگئی تھی
حُکم آنگریزوں کا چلنے لگا تھا
ہندو، انگریزوں سے ان مسجدوں کی واپسی کی

مانگ کرنے لگے جن
مندروں کو توڑ کر
مسلمانوں نے مسجد بنا
لی تھی
سب سے پہلے 1813
میں
ہندو تنظیموں نے بابری
مسجد پر دعویٰ کیا
علماء کو لگا کہ

اَب مسجدوں پر مقدمہ
چل سکتا
مقدمے میں قبضہ ہونا
لازمی تھا
مسجدوں میں مسلمان
تو چھوڑیں
جانور بھی نہیں جاتے
تھے
لہذا علماء نے

مسلمانوں کو بے وقوف
بنا کر
جمعہ، جمعہ مسجدوں
میں بھیجنے لگے
سب سے پہلے 1853
میں
اودھ کے نواب واجد
علی شاہ کے دورِ
حکومت میں

علماء نے
دسیوں شہروں سے
ہزاروں مسلمانوں کو
جمعہ کے دن بابری
مسجد میں بھیجا

جس کی وجہ
سے ایودھیا میں
بڑا فساد ہوا

75 مسلمان بھی مارے
گئے
جو مسلمان دوسرے
شہروں سے آئے تھے
لیکن فساد میں مارے
گئے اُن کی لاشوں کو
بابری مسجد کے بغل
ہی دفن کیا گیا

اُس جگہ کو **1984**
سے پہلے کی تحریروں
میں
گنج شہیداں قبرستان
کے نام سے دَرج مِل
جائے گا
بابری مسجد کو لے
کر ہوئے فساد کا

مقدمہ انگریز کی عدالت
میں چلنا شروع ہُوا
انگریزوں نے بابری
مسجد میں ہی
ہندوؤں اور
مسلمانوں کو
پُوجا اور نماز کی
اجازت دے دی

مسلمان صرف
جمعہ، جمعہ
بابری مسجد میں
نماز پڑھنے لگے
یہیں سے جمعہ کی
نماز کی شروعات
ہوئی

جامع مسجد میں جمع ہونا
اور جمعہ کے دن مسجد میں
نماز پڑھنا دو الگ الگ باتیں
تھیں

1850 سے پہلے جامع
مسجد میں
مسلمان جمع تو ہوتے تھے
حکومت کا فرمان سُننے
جسے خطبہ لکھا گیا تھا
لیکن جمعہ کی نماز نہیں ہوتی
تھی

1949 میں بابری
مسجد میں تالا لگ گیا
مقدمہ کئی عدالتوں میں
چلتا ہُوا سپریم کورٹ
پہنچا
2019 میں سپریم
کورٹ کا فیصلہ آیا
فیصلہ مَیں نے پڑھا ہے

فیصلہ میرے پاس
موجود بھی ہے
سپریم کورٹ میں مقدمہ
کے دوران
مسلمان 1853 سے
1949 تک
صرف جمعہ،
جمعہ نماز

پڑھنے کا ثبوت دے پایا
تھا
پنج وقتا نماز پڑھنے کا
ثبوت نہیں دے پایا
گویا کہ 1949 تک بر
صغیر میں
صرف جمعہ، جمعہ نماز
ہوتی تھی
پنج وقتا نماز نہیں

Dispute during British India

More than 230 years after the construction of Babri Masjid in Ayodhya, the first recorded incident of religious violence over the site took place in 1853. During the reign of Nawab Wajid Shah of Awadh, Nirmohis, a Hindu sect, claimed that a Hindu temple had been destroyed during Babur's times to build the mosque.

Six years later, the British administration erected a fence to divide the site into two parts — while the Muslims were allowed to pray inside the mosque, the outer court was reserved for the Hindus.

جمعہ کی نماز کی ولادت
1853 میں بابری مسجد
ہندوستان سے ہوئی تھی
پنج وقتا نماز کی ولادت
1950 میں مرکز تبلیغ
جماعت
بنگلہ والی مسجد
بستی نظام الدین اولیاء،
دہلی میں



اسی لئے مسلک دیوبند کی
خاص مخالف بریلوی جماعت کے
بزرگ علماء
1970 تک نماز پڑھنا شروع ہی
نہیں کیا تھا



جیسے سید محمد
ہاشمی میاں اشرفی
ہمارے شہر میں تقریر
کرنے آتے تھے
جیسے حسنی میاں
نیازی بریلی
ہمارے شہر میں برابر
آتے تھے



اِن جیسے کئی
بریلوی بزرگ
علماء کو
میں نے نماز
پڑھتے نہیں
دیکھا

جبکہ میں 1965 سے
نماز پڑھنا شروع کر دیا تھا
ہمارے شہر میں 1960
سے نماز شروع ہو گئی
تھی
جبکہ، الہ آباد، میں
1970 تک نماز شروع
نہیں ہوئی تھی
الہ آباد، بڑا شہر تھا

ہماری برادری کے لوگ
کاروبار کی غرض سے الہ
آباد ہی جاتے تھے
اِن بریلوی بزرگ علماؤں
کے ماننے والے
اُن کو گالیاں دیتے تھے
اِس لئے کہ ہمارے شہر
ولے
1960 سے نماز پڑھنا
شروع کر دی

دیوبندی علماؤں نے نماز کیوں شروع کرائی ؟

29 دسمبر 1949 میں

بابری مسجد میں تالا لگ گیا تھا اِس لئے دیوبندی علماؤں نے مسجدوں کو بچانے کے لئے پنج وقتا نماز شروع کرائی جماعت تبلیغ سے

دیوبندی بڑے علماء
انگریزوں کے مخبر تھے
آزادی کی لڑائی لڑنے
والوں کی مُخبری کر کے
انگریزوں سے بڑی، بڑی
جائدادیں حاصل کر چکے
تھے
ہندوستان میں اُن کی
چلتی تھی

آزادی کے بعد بھی اُن کا
دبدبہ برقرار تھا
پیسہ بھی بے انتہا تھا
انہیں میں
محمد الیاس کاندھلوی کا
خاندان بھی تھا
محمد الیاس کاندھلوی
کے بھتیجے

محمد زکریا کاندھلوی نے
مِل کر
مزہب کی تجارت شروع
کی
زکریا نے کتابیں لکھیں
جن کی 1980 تک
مشہور کتاب تھی
تبلیغی نصاب

عکسی

تبلیغی نصاب

حکایاتِ صحابہ رضؓ ★ فضائلِ تبلیغ ★ فضائلِ ذکر

فضائلِ نماز ★ فضائلِ قرآن مجید ★ فضائلِ رمضان

فضائلِ درود شریف ★ مسلمانوں کی موجودہ پستی کا واحد علاج

مصنّفہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمدؒ زکریا صاحب دامت برکاتہم

عتیق اکیڈمی

بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

پاکستان

محمد زکریا کے داماد
اور الیاس کاندھلوی کے
لڑکے
محمد یوسف کاندھلوی نے
1950 میں جماعت تبلیغ
کی دوکان کھولی
بستی نظام الدین اولیاء
میں
ایک مسجد ویران پڑی
تھی

جسے بنگلہ والی مسجد
کہا جاتا تھا
محمد یوسف نے بنگلہ
والی
مسجد کو اپنی دوکان
بنایا
اور وہیں سے فراڈ
پنج وقتا نماز کی
شروعات کی

پیسے والے لوگ تھے ہی
میوات سے جو لوگ
دہلی مزدوری کرنے جاتے
تھے
انہیں کو راستے میں روک
کر
بنگلہ والی مسجد لے جاتے
مسجد میں نماز پڑھاتے
شام کو پوری مزدوری دے
دیتے تھے

ایسے میں ایک بڑی
تعداد میواتیوں کی
بنگلہ والی مسجد میں
جانے لگی
اَب انہیں مزدوروں کو
لے کر
انہیں میواتیوں کے
علاقے میں
جماعت بھیجنے لگے

میوات کو فتح کرنے کے بعد
میواتیوں کو ہی جماعت کی
شکل میں
دوسرے علاقوں میں
بھیجتے چلے گئے
ایسے دھیرے، دھیرے لوگ
تبلیغ جماعت سے جُڑتے
گئے
اور پنج وقتا نماز پڑھنے
لگے

پاکستان میں 1950 میں

کمبائنڈ ملٹری ہسپتال جہلم

میں

مسجد کی سنگ بنیاد

شرابی اور عاشق مِزاج

جنرل محمد ایوب خان نے

21 مارچ

1950 کو رکھی

اُس وقت بھی شراب کے
نشے میں تھا
جسے، سی ایم ایچ مسجد
جہلم کہا جاتا ہے
جس کا قبلہ رُخ کعبہ نہیں
ہے
اُس کا قبلہ رُخ ملک عراق
کا شہر بصرہ ہے
جس سے یہ ثابت ہوتا
ہے کہ

1950 تک پاکستان میں
کوئی بھی نماز
نہیں شروع کرائی گئی
تھی
اگر پاکستان میں
نماز شروع کرائی جا
چکی ہوتی تو
مسجد کا قبلہ رُخ
کعبہ ہوتا



سابق صدر اور فیلڈمارشل ایوب خان کو آخری وقت میں کونسا کیمیکل (زہر) کس چیز میں ملا کر دیا جاتا تھا؟

اتوار 25 دسمبر 2016 | 12:31

لاہور (مانیٹرنگ ڈیسک) سابق صدر اور فیلڈ مارشل ایوب خان کو ان کے اقتدار کے آخری ایام میں شراب میں ایسے کیمیکل ملا کر پلا دئے جاتے تھے جن کی وجہ سے ان کی قوت فیصلہ متاثر ہوگئی، ایوب خان خود کہتے تھے پتہ نہیں یہ مجھے کیا دیتے رہے ہیں، میں کوئی فیصلہ ہی نہیں لے سکتا تھا۔ مجھ میں کھڑا ہونے کی ہمت نہیں رہتی تھی، ان حالات میں، میں کیسے رہ سکتا تھا"۔



"جنرل ایوب خان اور ذوالفقار علی بھٹو" پاکستانی لیجنڈ اداکارہ شبنم نے سالوں بعد کیا انکشاف کر دیا؟

منگل 2 مئی 2017 | 11:18

ہماری نظر میں
ایسی ہزاروں مسجدیں ہیں
جن کا قبلہ رخ کعبہ نہیں
ہے
دنیا بھر کی معروف
سیکڑوں مسجدوں کو
میں اپنے فیس بک پر
پوسٹ کروں گا
روزانہ ایک مسجد

1850 سے پہلے کی
مسلم حکومتوں
کی
وہ مسجدیں جن کا
قبلہ رخ کعبہ ہے
27 مئی اور 15
جولائی کو
بنیاد رکھی گئیں تھیں

اس لئے کہ ان دونوں
تاریخوں کو
سورج کعبہ کے اوپر
ہوتا ہے
کعبہ سے دس ہزار
کلومیٹر کے دائرے میں
کعبہ کے رخ پر
مسجدیں بنائیں جا
سکتی ہیں

اُم القریٰ ،وادیِ بکّہ کے رنگین پہاڑ

وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِیْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِیْبُ سُوْدٌ

پہاڑوں میں مختلف رنگتوں کے کچھ تو سفید اور کچھ سرخ اور بہت سیاہ بھی ہیں

یہ قرآن کا اللّٰہَ

اسی اُم القریٰ، وادیِ بکّہ کے قرب و جوار میں پیدا ہوا تھا یہیں جوان ہوا

وہ دوسرے علاقے کے
لوگوں سے
اپنے علاقے کے پہاڑوں کی
تعریف کر رہا ہے
جیسے کشمیری
دنیا کے لوگوں کے
سامنے
اپنے علاقے کے رنگین
مناظر کی تعریف کرتا
ہے







Uploaded to Pinterest

petra cave in Jorden







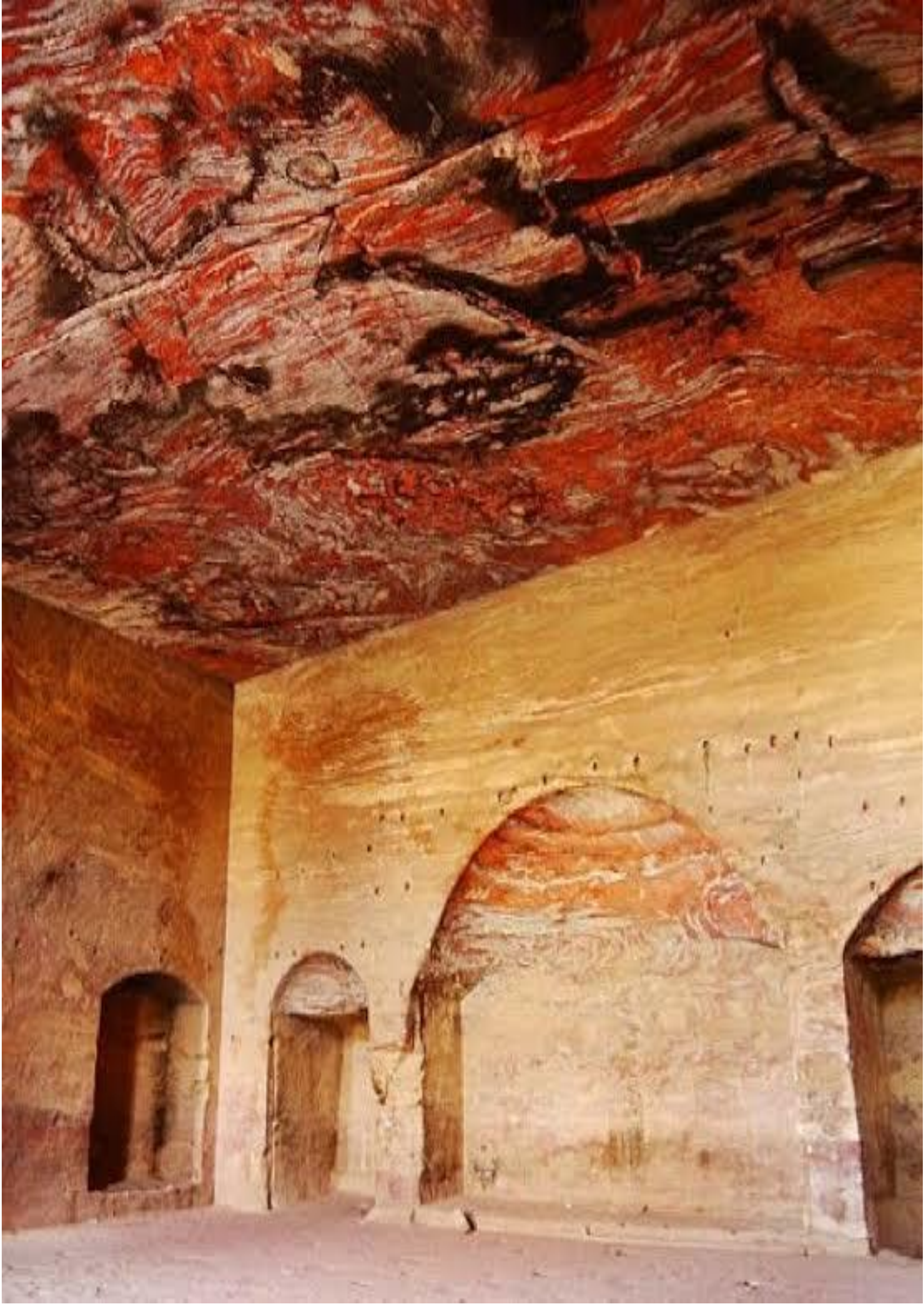




قرآن، سورة فاطر

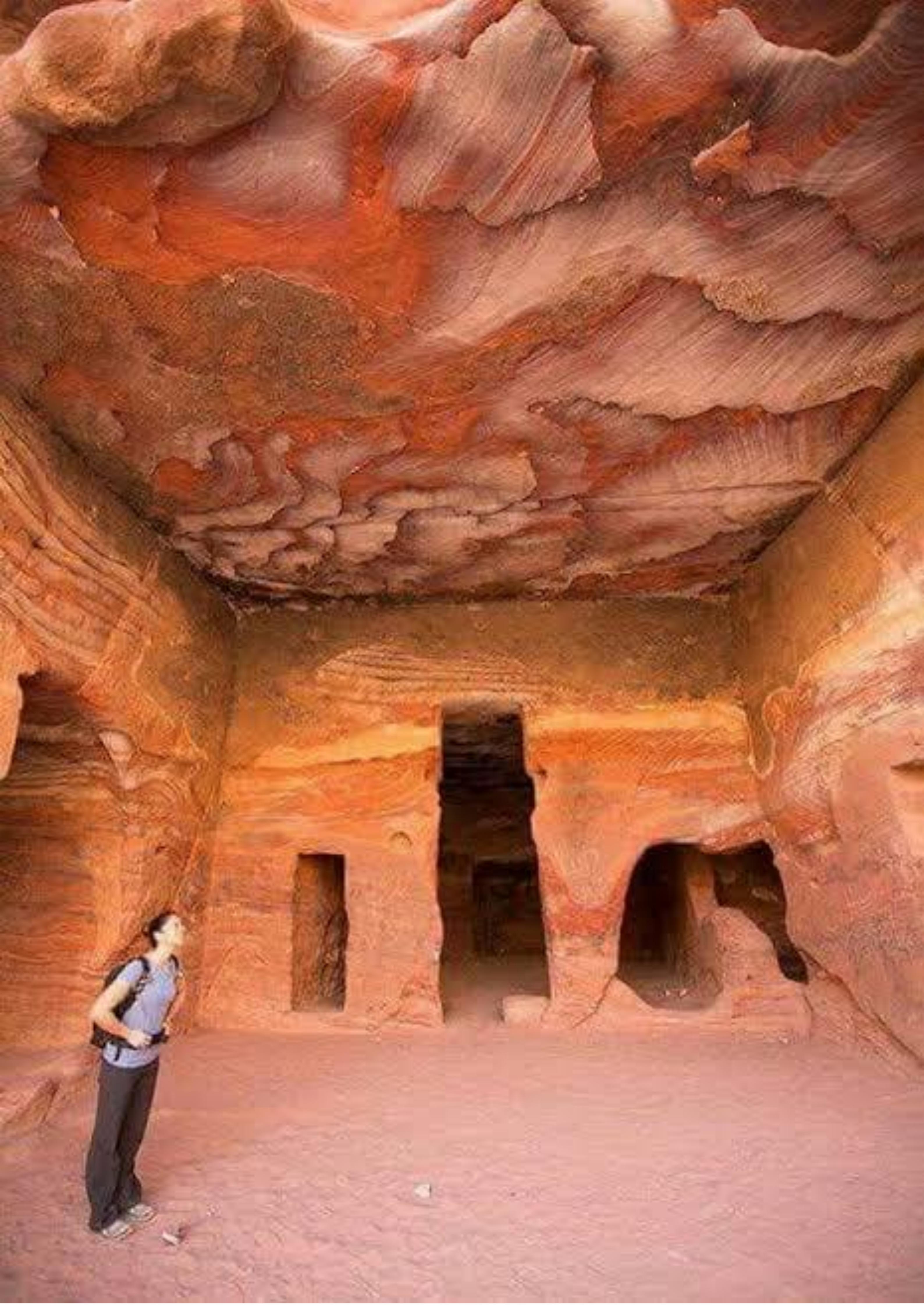
اَلَمْ تَـرَ اَنَّ اللّـٰـهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ
مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرَاتٍ مُّخْتَلِفًا
اَلْوَانُـهَا ۚ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيْضٌ
وَّحُـمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُـهَا وَغَرَابِيْبُ
سُوْدٌ (27)

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی
آسمان سے پانی اتارتا ہے پھر ہم
اس کے ذریعے سے پھل نکالتے
ہیں جن کے رنگ مختلف ہوتے ہیں،
اور پہاڑوں میں مختلف رنگتوں کے
کچھ تو سفید اور کچھ سرخ اور بہت
سیاہ بھی ہیں











6- قرآن میں

لفظ محمد مُنَوَّن ہے

لفظ نِدا نہیں ہے

قرآن میں لفظ محمد اسم معرفہ ہے

لفظ محمد صیغہ غائب میں ہے

صیغہ حال میں نہیں ہے

قرآن میں

اسلام کے نبی محمد کا تذکرہ تک نہیں ہے

اسلام کے نبی محمد
قدیم اسلامی کتب میں ہیں

قدیم اسلامی کتب میں بہت
سے محمد ہیں

جیسے غزوۂ حنین کا محمد

نمبر ایک محمد ہے

اصلی وادیِ حنین پر حملہ کرنے والا

محمد حاتم طائی کے قبیلے طے کا تھا

جو عیسائی تھا. حاتم طائی کا قبیلہ
عیسائی قبیلہ تھا

اصلی وادیِ حنین پر
حملہ 640 عیسوی
کے آس پاس ہوا تھا
اصلی وادیِ حنین
وادیِ حنین فلسطین کے
شہر رملہ سے 9
کلومیٹر مغرب ساحلِ
سمندر پر واقع ہے

Wadi Hunayn





Connected to: Israel Institute ... | Geopolitical en... | Abdullah I of Jo...

From Wikipedia, the free encyclopedia

Wadi Hunayn

وادى حنين



رملا خرج

LINK

https://en.m.wikipedia.org/wiki/Wadi_Hunayn

وادی حنین

وادي حنين



عبد الرحمٰن تاجی اور اردن کے شاہ عبداللہ اول 1920 اور 1930 کے درمیان وادی حنین میں۔



1870 کا نقشہ

1940 کا نقشہ

جدید نقشہ

وادی حنین





وادی حنین ایک ہے فلسطینی گاؤں میں Ramle ضلع . [1] [2] یہ رملا سے 9 کلومیٹر مغرب میں واقع ہے۔ مقامی روایات کے مطابق اس کا نام قدعہ قبیلے کے یمنی باشندوں کے نام پر رکھا گیا جو اسلامی دور کے اوائل میں اس علاقے میں اترے اور آباد ہوئے۔ یہ راملے، جافا اور دیگر شہروں کی طرف جانے والی شاہراہ پر واقع تھا اور کئی سڑکیں اسے علاقے کے دیہاتوں سے جوڑتی تھیں۔ اس کے علاوہ، لدا اور جافا کے درمیان ریلوے لائن گاؤں کے مشرق میں 1.5 کلومیٹر چلی تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ قبیلہ قدعہ کے ایک گروہ نے ابتدائی اسلامی دور میں اس گاؤں کو آباد کیا اور اس کا نام اپنے اصل وطن (حضرموت) کے نام پر رکھا۔

وادی حنین



Wadi Hunayn

Article Talk






Wadi Hunayn (Arabic: وادي حنين) was a Palestinian Arab village in the Ramle Subdistrict, located 9 km west of Ramla. According to a local tradition, it was named after the Yemeni home of the Qada'a tribe who settled here in the early Islamic period.[5]

Wadi Hunayn

وادي حنين



Abd-El-Rahman Taji and King Abdullah I of Jordan in Wadi Hunayn between 1920 and 1930.

وادی حنین

وادی حنین (لاطینی: Wadi Hunayn) انتداب فلسطین کا ایک گاؤں جو رملہ ذیلی ضلع، انتداب فلسطین میں واقع ہے۔[1]

وادي حنين



Abd-El-Rahman Taji and King عبداللہ اول بن حسین in Wadi Hunayn between 1920 and 1930.

مقامی روایات کے مطابق اس کا نام
قدعہ قبیلے کے یمنی باشندوں کے نام
پر رکھا گیا جو اسلامی دور کے اوائل
میں اس علاقے میں اترے اور آباد
ہوئے

یہ راملے، جافا اور دیگر شہروں کی
طرف جانے والی شاہراہ پر واقع تھا
اور کئی سڑکیں اسے علاقے کے
دیہاتوں سے جوڑتی تھیں

اس کے علاوہ، لدا اور جافا کے
درمیان ریلوے لائن گاؤں کے مشرق
میں 1.5 کلومیٹر چلی تھی

ایک روایت میں ہے کہ قبیلہ قدعہ کے
ایک گروہ نے ابتدائی اسلامی دور میں

اس گاؤں کو آباد کیا اور اس کا نام
اپنے اصل وطن (حضرموت) کے نام
پر رکھا

جدید دور میں، گاؤں کے گھر مٹی،
پتھر یا سیمنٹ سے بنائے جاتے
تھے، اور جگہ بے قاعدہ طور پر
بکھری ہوئی تھی

گاؤں کے وسط میں ایک مسجد اور چند
دکانیں تھیں۔ اس کے تمام باشندے مسلمان
تھے

فلسطین میں 1922 میں ہونے
والی مردم شماری کے مطابق
وادی حنین میں مسلمانوں کی
تعداد 195 تھی

1948 کی مردم شماری کے مطابق
آبادی 1,879 تھی، اور گاؤں میں
369 مکانات تھے

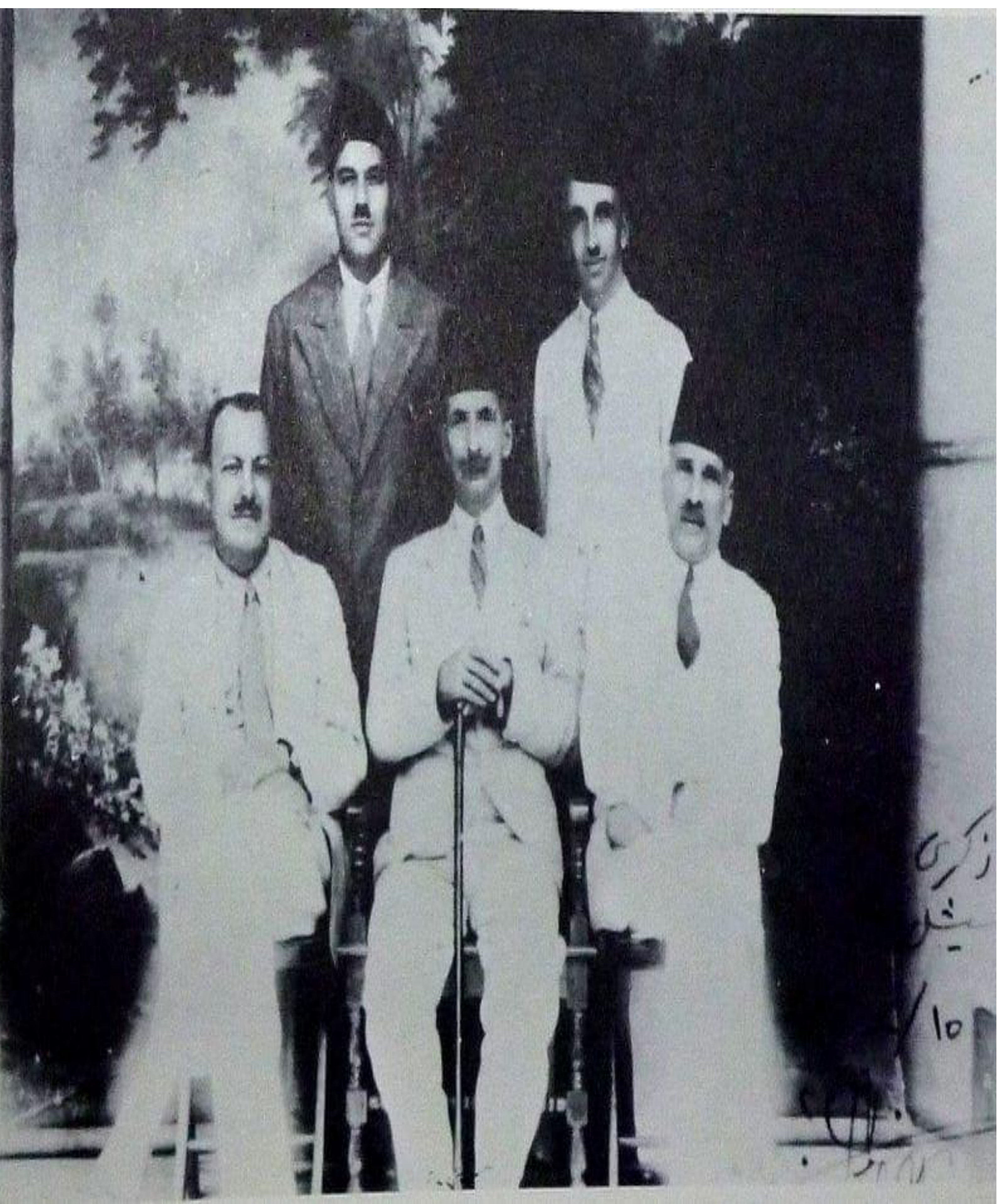
1940 کی دہائی کے دوران، یہ گاؤں
مرکزی سڑک پر اپنے اسٹریٹجک مقام
کی وجہ سے قریبی دیہاتوں کی یہودی
اور فلسطینی آبادی کے لیے بنیادی
سامان اور گوشت کا اہم ذریعہ بن گیا

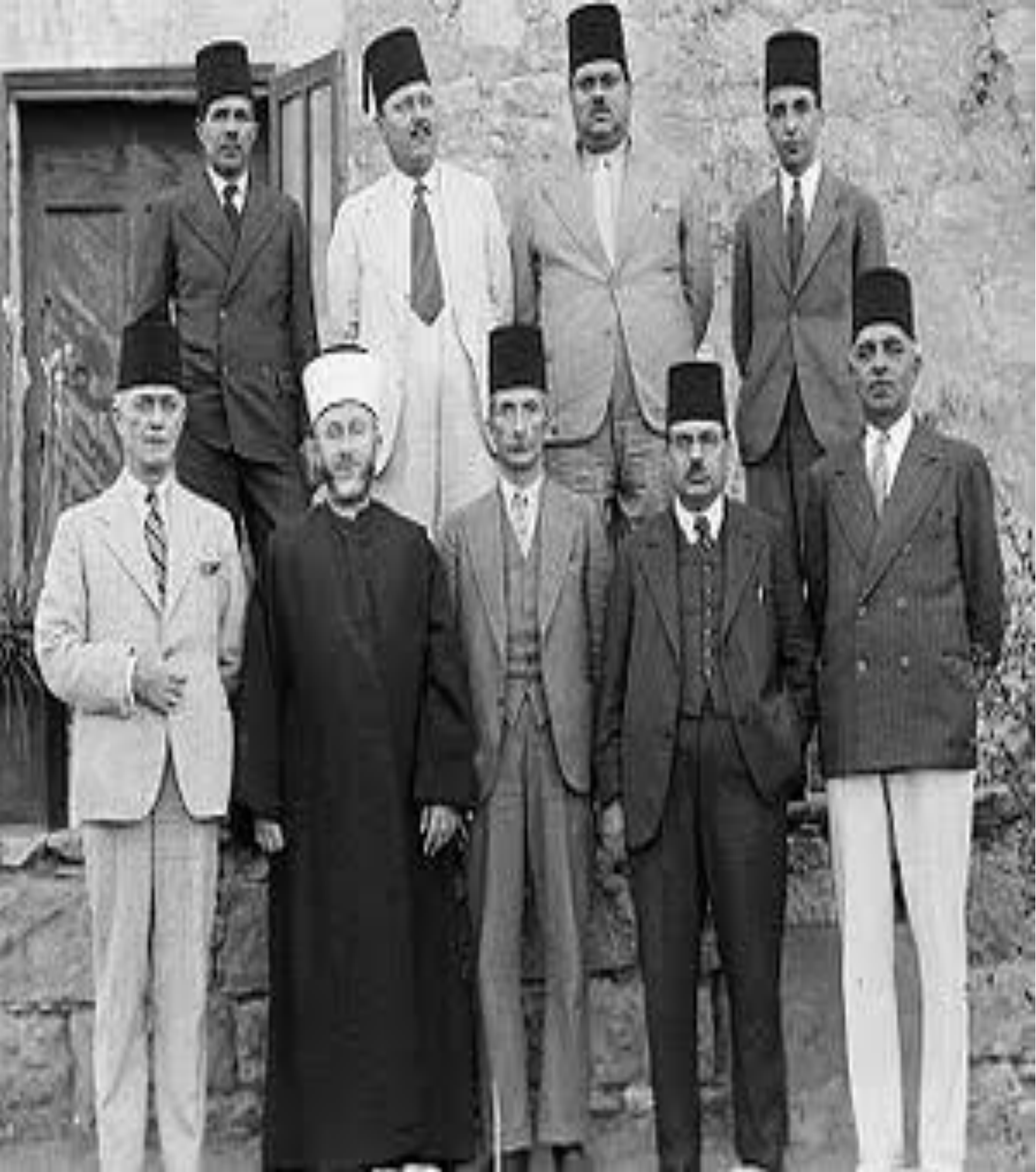
نزہۃ الغسین وادی حنین میں پیدا ہوئیں
اور اُن کی پرورش مبینہ طور پر
فلسطین کے سب سے بڑے گھر میں
ہوئی، نزہ کو سیاست میں ابتدائی طور
پر اس وقت متعارف کرایا گیا جب اس
کے والد یعقوب الغوثین ، پہلے





YAQUB AL-GHUSAYN





LINK

https://en.m.wikipedia.org/wiki/Yaqub_al-Ghusayn



فلسطینی رہنما تھے جنہیں 1936 میں برطانیہ نے جلاوطن کیا تھا

شاہ اُردن عبداللہ اول بن حسین

وادیِ حنین میں یعقوب الغسین کے گھر

1951 تک برابر جایا کرتے تھے



الرمله

1 Sep 2019 ·

عائلة التاجي الفاروقي تلك العائلة العريقة في الرملة بفلسطين كان التقرب منها مكسبا .

See translation









أخذت هذه الصورة في الثلاثينيات على درج بلدية الرملة

مصطفى الخيري ✣ Polk حاكم اللواء ✣ على أبو قفوسة ✣ ابراهيم التاجي ✣ بطرس ناصر ✣ سعيد على حسن

مصطفى علي حسن ✣ حليم بسطة ✣ بوبلند ✣ ميلر مساعد الحاكم ✣ وفد دير الاتين ✣ أيوتا حبرا ✣ خلوصي الخيري ✣ ميخائيل بيوك

1967 میں فلسطین پر
قبضہ ہو جانے کے
بعد
نقلی وادیِ حنین
مکّہ سے طائف
جاتے وقت راستے
میں بنائی گئی

7 - یوروشلم، فلسطین پر
حملہ کرنے والا محمد
دوسرا محمد تھا،

جس کے فوجیوں کے پاس
چھوٹے چھوٹے پتھّر کے بُت
تھے
وہ یوروشلم پر حملے کے دوران
بُتوں کی پوجا کر رہے تھے
یہ ثبوت محکمہ آثار قدیمہ کے
جدید محققین کو
یروشلم کے قدیم دستاویزات سے
ملیں ہیں

روزتان پُر از حضور خدا

خدایا...

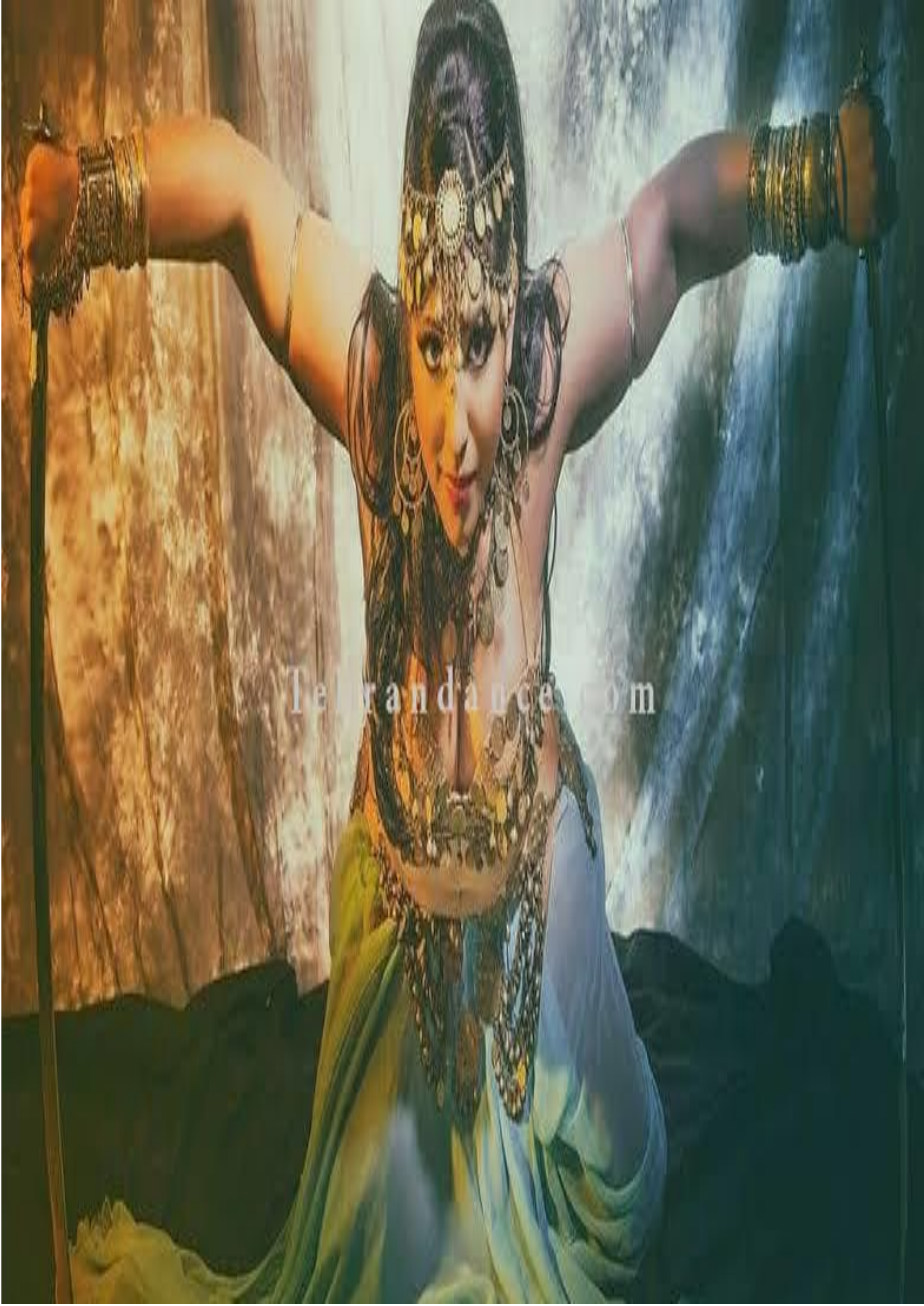
پیاله ی ذهن ما را با درک حکمت خود لبریز کن....
جامِ عواطف ما را سرشار از رحمت خود کن ...
سبدِ خالی روح ما را مملو از اشراقِ معطرِ خود کن ...
دیوارهای عشق ما را بشَکن
و ما را با حضور فراگیر خود غرق کن...

M.H.Rad

صحابہ کرام
مدینے میں بھی
شراب پیتے رہے
اور
ناچ گانے کی
محفل جماتے رہے



ایک محفل کا ذکر
ہے
حضرت حمزہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ
شراب کے نشے
میں مدحوش تھے
آنکھیں سرخ تھے



رسول اللّٰہَ اُس محفل میں پہنچے
لیکن حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
ایسی حالت میں دیکھ کر
فوراً اُس کے گھر سے
اُلٹے پاؤں واپس نکل آئے
بخاری شریف حدیث نمبر
4003



پوچھا' یہ کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے اور وہ ابھی اسی حجرہ میں انصار کے ساتھ شراب نوشی کی ایک مجلس میں موجود ہیں۔ ان کے پاس ایک گانے والی ہے اور ان کے دوست احباب ہیں۔ گانے والی نے گاتے ہوئے جب یہ مصرع پڑھا "ہاں' اے حمزہ! یہ عمدہ اور فربہ اونٹنیاں ہیں۔" تو حمزہ رضی اللہ عنہ نے کود کر اپنی تلوار تھامی اور ان دونوں اونٹنیوں کے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کی کوکھ چیر کر اندر سے کلیجی نکال لی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں وہاں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے غم کو پہلے ہی جان لیا اور فرمایا کہ کیا بات پیش آئی؟ میں بولا' یارسول اللہ! آج جیسی تکلیف کی بات کبھی پیش نہیں آئی تھی۔ حمزہ رضی اللہ عنہ نے میری دونوں اونٹنیوں کو پکڑ کے ان کے کوہان کاٹ ڈالے اور

ان کی کوکھ چیر ڈالی ہے۔ وہ یہیں ایک گھر میں شراب کی مجلس جمائے بیٹھے ہیں۔ حضور ﷺ نے اپنی چادر مبارک منگوائی اور اسے اوڑھ کر آپ تشریف لے چلے۔ میں اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی ساتھ ساتھ ہو لئے۔ جب اس گھر کے قریب آپ تشریف لے گئے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا تھا اس پر انہیں تنبیہ فرمائی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شراب کے نشے میں مست تھے اور ان کی آنکھیں سرخ تھیں۔ انہوں نے حضور ﷺ کی طرف نظر اٹھائی' پھر ذرا اور اوپر اٹھائی اور آپ کے گھٹنوں پر دیکھنے لگے' پھر اور نظر اٹھائی اور آپ کے چہرہ پر دیکھنے لگے۔ پھر کہنے لگے' تم سب میرے باپ کے غلام ہو۔ حضور ﷺ سمجھ گئے کہ وہ اس وقت بے ہوش ہے' اس لیے آپ فوراً الٹے پاؤں اس گھر سے باہر نکل آئے' ہم بھی آپ کے ساتھ تھے۔

٤٠٠٣- حدَّثنا عَبْدَانُ أخبرَنا عَبْدُ الله أخبرَنا يُونُسُ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حدَّثنا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حسَيْنٍ أنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ

(۴۰۰۳) ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبردی، انہیں یونس بن یزید نے خبردی۔ (دوسری سند) امام بخاری نے کہا ہم کو احمد بن صالح نے خبردی، ان سے عنبسہ بن خالد نے بیان کیا، کہا ہم سے یونس نے بیان کیا، ان سے زہری نے، انہیں علی بن

أخبرَهُ أنَّ عَلِيًّا قَالَ: كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِن نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْطَانِي مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ النَّبِيِّ ﷺ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا فِي بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِي فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ فَنَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُهُ فَإِذَا أَنَا بِشَارِفَيَّ قَدْ أُجِبَّتْ أَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ رَأَيْتُ الْمَنْظَرَ قُلْتُ: مَنْ فَعَلَ هَذَا؟ قَالُوا: فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عِنْدَهُ قَيْنَةٌ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَتْ فِي غِنَائِهَا: (أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ) فَوَثَبَ حَمْزَةُ إِلَى السَّيْفِ فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَأَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قَالَ عَلِيٌّ: فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ: ((مَا لَكَ؟)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ عَدَا حَمْزَةُ عَلَى نَاقَتَيَّ فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِي

حسین (امام زین العابدین) نے خبردی، انہیں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے خبردی اور ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ بدر کی غنیمت میں سے مجھے ایک اور اونٹنی ملی تھی اور اسی جنگ کی غنیمت میں سے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کا جو "خمس" کے طور پر حصہ مقرر کیا تھا، اس میں سے بھی حضور ﷺ نے مجھے ایک اونٹنی عنایت فرمائی تھی۔ پھر میرا ارادہ ہوا کہ حضور ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کرالاؤں۔ اس لیے بنی قینقاع کے ایک سنار سے بات چیت کی کہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم اذخر گھاس لائیں۔ میرا ارادہ تھا کہ میں اس گھاس کو سناروں کے ہاتھ بیچ دوں گا اور اس کی قیمت ولیمہ کی دعوت میں لگاؤں گا۔ میں ابھی اپنی اونٹنی کے لیے پالان، ٹوکرے اور رسیاں جمع کر رہا تھا۔ اونٹنیاں ایک انصاری صحابی کے حجرہ کے قریب بیٹھی ہوئی تھیں۔ میں جن انتظامات میں تھا جب وہ پورے ہو گئے تو (اونٹنیوں کو لینے آیا) وہاں دیکھا کہ ان کے کوہان کسی نے کاٹ دیئے ہیں اور کوکھ چیر کر اندر سے کلیجی نکال لی ہے۔ یہ حالت دیکھ کر میں اپنے آنسوؤں کو نہ روک سکا۔ میں نے پوچھا، یہ کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے اور وہ ابھی اسی حجرہ میں انصار کے ساتھ شراب نوشی کی ایک مجلس میں موجود ہیں۔ ان کے پاس ایک گانے والی ہے اور ان کے دوست احباب ہیں۔ گانے والی نے گاتے ہوئے جب یہ مصرع پڑھا "ہاں، اے حمزہ! یہ عمدہ اور فربہ اونٹنیاں ہیں۔" تو حمزہ رضی اللہ عنہ نے کود کر اپنی تلوار تھامی اور ان دونوں اونٹنیوں کے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کی کوکھ چیر کر اندر سے کلیجی نکال لی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں وہاں سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی حضور ﷺ کی خدمت میں موجود تھے۔ حضور ﷺ نے میرے غم کو پہلے ہی جان لیا اور فرمایا کہ کیا بات پیش آئی؟ میں بولا، یا رسول اللہ! آج جیسی تکلیف کی بات کبھی پیش نہیں آئی تھی۔ حمزہ رضی اللہ عنہ نے میری دونوں اونٹنیوں کو پکڑ کے ان کے کوہان کاٹ ڈالے اور

بَيْتٍ معهُ شَرْبٌ فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِرِدَائِهِ فَارْتَدَى ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لَهُ فَطَفِقَ النَّبِيُّ ﷺ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمْزَةُ ثَمِلٌ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى رُكْبَتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ: وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي؟ فَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرَى فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ.

[راجع: ٢٠٨٩]

ان کی کوکھ چیر ڈالی ہے۔ وہ یہیں ایک گھر میں شراب کی مجلس جمائے بیٹھے ہیں۔ حضور ﷺ نے اپنی چادر مبارک منگوائی اور اسے اوڑھ کر آپ تشریف لے چلے۔ میں اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی ساتھ ساتھ ہو لئے۔ جب اس گھر کے قریب آپ تشریف لے گئے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا تھا اس پر انہیں تنبیہ فرمائی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شراب کے نشے میں مست تھے اور ان کی آنکھیں سرخ تھیں۔ انہوں نے حضور ﷺ کی طرف نظر اٹھائی' پھر ذرا اور اوپر اٹھائی اور آپ کے گھٹنوں پر دیکھنے لگے' پھر اور نظر اٹھائی اور آپ کے چہرہ پر دیکھنے لگے۔ پھر کہنے لگے 'تم سب میرے باپ کے غلام ہو۔ حضور ﷺ سمجھ گئے کہ وہ اس وقت بے ہوش ہے' اس لیے آپ فوراً الٹے پاؤں اس گھر سے باہر نکل آئے' ہم بھی آپ کے ساتھ تھے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ

بعض صحابہ نے غَزوَۃُ أُحُد کی صبح کو شراب پی اور پھر شہادت کی موت نصیب ہوئی

بخاری شریف
حدیث نمبر
4044

(۴۰۴۴) مجھے عبداللہ بن محمد نے خبر دی' کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا' ان سے عمرو نے اور ان سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بعض صحابہ نے غزوۂ احد کی صبح کو شراب پی (جو ابھی حرام نہیں ہوئی تھی) اور پھر شہادت کی موت نصیب ہوئی۔

وَأَشْرَفَ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ : ((لاَ تُجِيبُوهُ))، فَقَالَ : [illegible] ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ؟ قَالَ : ((لاَ [illegible] فَقَالَ: أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ؟ فَقَالَ: إِنَّ هَؤُلاَءِ قُتِلُوا فَلَوْ كَانُوا أَحْيَاءً لأَجَابُوا فَلَمْ يَمْلِكْ عُمَرُ نَفْسَهُ، فَقَالَ: كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللهِ أَبْقَى اللهُ عَلَيْكَ مَا يُخْزِيكَ، قَالَ أَبُو سُفْيَانَ : أُعْلُ هُبَلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَجِيبُوهُ)) قَالُوا: مَا نَقُولُ؟ قَالَ: ((قُولُوا اللهُ أَعْلَى وَأَجَلُّ)) قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: لَنَا الْعُزَّى وَلاَ عُزَّى لَكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَجِيبُوهُ)) قَالُوا : مَا نَقُولُ : قَالَ : ((قُولُوا اللهُ مَوْلاَنَا وَلاَ مَوْلَى لَكُمْ)) قَالَ أَبُو سُفْيَانَ : يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ وَتَجِدُونَ مُثْلَةً لَمْ آمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِي.

[راجع: ٣٠٣٩]

ہٹنا (اس لیے تم لوگ مال غنیمت لوٹنے نہ جاؤ) لیکن ان کے ساتھیوں نے ان کا حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ ان کی اس حکم عدولی کے نتیجے میں مسلمانوں کو ہار ہوئی اور ستر مسلمان شہید ہو گئے۔ اس کے بعد ابو سفیان نے پہاڑی پر سے آواز دی' کیا تمہارے ساتھ محمد (ﷺ) موجود ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کوئی جواب نہ دے' پھر انہوں نے پوچھا' کیا تمہارے ساتھ ابن ابی قحافہ موجود ہیں؟ حضور ﷺ نے اس کے جواب کی بھی ممانعت فرمادی۔ انہوں نے پوچھا' کیا تمہارے ساتھ ابن خطاب موجود ہیں؟ اس کے بعد وہ کہنے لگے کہ یہ سب قتل کر دیئے گئے۔ اگر زندہ ہوتے تو جواب دیتے۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ بے قابو ہو گئے اور فرمایا' خدا کے دشمن تو جھوٹا ہے۔ خدا نے ابھی انہیں تمہیں ذلیل کرنے کے لیے باقی رکھا ہے۔ ابو سفیان نے کہا' ہبل (ایک بت) بلند رہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کا جواب دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم کیا جواب دیں؟ آپ نے فرمایا کہ کہو' اللہ سب سے بلند اور بزرگ و برتر ہے۔ ابو سفیان نے کہا' ہمارے پاس عزیٰ (بت) ہے اور تمہارے پاس کوئی عزیٰ نہیں۔ آپ نے فرمایا' اس کا جواب دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' کیا جواب دیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ کہو' اللہ ہمارا حامی اور مددگار ہے اور تمہارا کوئی حامی نہیں۔ ابو سفیان نے کہا' آج کا دن بدر کے دن کا بدلہ ہے اور لڑائی کی مثال ڈول کی ہوتی ہے۔ (کبھی ہمارے ہاتھ میں اور کبھی تمہارے ہاتھ میں) تم اپنے مقتولین میں کچھ لاشوں کا مثلہ کیا ہوا پاؤ گے' میں نے اس کا حکم نہیں دیا تھا لیکن مجھے برا نہیں معلوم ہوا۔

بعد میں حضرت ابو سفیان بن حارث بن عبدالمطلب مسلمان ہو گئے تھے اور اپنی اس زندگی پر نادم تھے مگر اسلام پہلے کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

٤٠٤٤- أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ اصْطَبَحَ الْخَمْرَ يَوْمَ أُحُدٍ نَاسٌ ثُمَّ قُتِلُوا شُهَدَاءَ. [راجع: ٢٨١٥]

(۴۰۴۴) مجھے عبداللہ بن محمد نے خبر دی' کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا' ان سے عمرو نے اور ان سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بعض صحابہ نے غزوۂ احد کی صبح کو شراب پی (جو ابھی حرام نہیں ہوئی تھی) اور پھر شہادت کی موت نصیب ہوئی۔

فتح مکّہ
20 رمضان سنہ 8 ہجری
بمطابق
10 جنوری سنہ 630
عیسوی کو ہو جانے کے بعد
رسول اللّٰہَ نے
شراب کی خرید و فروخت
حرام قرار دے دی
بخاری شریف حدیث نمبر
4296

(۴۲۹۶) ہم سے قتیبہ نے بیان کیا' کہا ہم سے لیث نے بیان کیا' ان

سے یزید بن ابی حبیب نے' ان سے عطاء بن ابی رباح نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا' انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا' آپ نے فتح مکہ کے موقع پر مکہ مکرمہ میں فرمایا تھا کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب کی خرید و فروخت مطلق حرام قرار دے دی ہے۔

صحابہ کرام
لُوٹ کے مال میں
اکثر چوری کیا
کرتے تھے
جنگِ بدر میں
رسول اللّٰہؐ نے بھی
ہاتھ صاف کر دیا

کچھ صحابہ نے
چوری کرتے دیکھ
لیا تھا

تمام صحابہ جو،
جو لُوٹ رہے تھے
وہ ایک جگہ سب لا
کر رکھ رہے تھے

جب لُوٹ کے مال
کا بٹوارہ ہونے لگا
اُس وقت لال رنگ
کا کوئی کپڑا
مالِ غنیمت کے
ڈھیر میں نہیں دکھ
رہا تھا

وہ کپڑا جن
صحابہ نے لُوٹا
تھا
انہیں لال رنگ
کی وجہ سے وہ
یاد تھا

وہ صحابہ شور مچانے لگے
صحابہ کرام آپس میں سرگوشی میں
رسول اللّٰہ کا نام لے رہے تھے

رسول اللّٰہؐ کو
جیسے ہی معلوم
ہُوا
فوراً ہی ایک آیت
گڑھ دی اور بتا دیا
کہ
آیت نازل ہو گئی کہ

اگر کسی نے مالِ
غنیمت میں خیانت
کی ہو گی
(جو کوئی خیانت
کرے گا تو اس چیز
کو قیامت کے دن
لائے گا) آل عمران
آیت 161

رسول اللّٰہ نے

اچھی چال چلی

سانپ بھی مر

گیا اور لاٹھی

بھی نہیں ٹُوٹی

چوری کا سامان
بھی واپس نہیں
کرنا پڑا
اور تمام سیانے
صحابہ کرام کو
خاموش ہو جانا
پڑا

جنگِ بدر کے مالِ غنیمت میں چوری کا الزام رسول اللّٰہَ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جب بدر کے دن کچھ سرخ مخملی کپڑا

غائب ہو گیا اور
کچھ لوگ کہنے
لگے کہ
شاید نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے
اُسے لے لیا ہے.
الجلالین



کسی کے لیے جائز ... مال غنیمت کے بارے
میں اپنی برادری ... ی ممکن ہے کہ اس کا
مطلب یہ ہو کہ کسی ا... ے نبی کو دھوکہ دینا جائز
نہیں ہے۔ (دھوکہ دینے والا) مال غنیمت میں سے کسی چیز کے
بارے میں (اپنا دھوکہ اپنے ساتھ لے کر آئے گا) (قیامت کے دن)
اس کے گلے میں ڈالا جائے گا (پھر ہر شخص کو اس کی کمائی
کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا) جو اس نے دھوکہ کیا اور دوسرے
بھی۔ چیزیں (اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا) ان کی نیکیاں
کم نہیں ہوں گی اور ان کی برائیوں میں اضافہ نہیں کیا جائے
گا۔

3.161 جلال - الجلالین

جب بدر کے دن کچھ سرخ مخملی کپڑا غائب ہو گیا اور کچھ
لوگ کہنے لگے کہ شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے لیا
ہے، تو یہ بات سامنے آئی: کسی نبی کے لیے یہ نہیں کہ وہ

حضرت ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ
یہ آیت ایک سرخ رنگ
کی روئی دار چادر کے
بارے میں نازل ہوئی جو
بدر کے دن اموال غنیمت
میں سے گم ہوگئی تھی
بعض لوگوں نے کہا

Taiseer ul Quran

by Abdul Rehman Kilani

---

[۱۵۷] حضرت ابن عباس (رض) فرماتے ہیں کہ یہ آیت ایک سرخ رنگ کی روئی دار چادر کے بارے میں نازل ہوئی جو بدر کے دن اموال غنیمت میں سے گم ہوگئی تھی۔ بعض لوگوں نے کہا، شاید چادر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے خود اپنے لیے رکھ لی ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

شاید چادر رسول
اللّٰہ نے خود
اپنے لئے رکھ لی
ہو
چناچہ اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت نازل
فرمائی

سورة آلِ عمران

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۚ وَمَنْ
يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ
ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ
وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ (161)

اور کسی نبی کو یہ لائق
نہیں کہ خیانت کرے گا، اور
جو کوئی خیانت کرے گا تو
اس چیز کو قیامت کے دن
لائے گا جو خیانت کی تھی

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ (161)

اور کسی نبی کو یہ لائق نہیں کہ خیانت کرے گا، اور جو کوئی خیانت کرے گا تو اس چیز کو قیامت کے دن لائے گا جو خیانت کی تھی، پھر ہر کوئی پورا پالے گا جو اس نے کمایا تھا اور وہ ظلم نہیں کیے جائیں گے۔

[۱۵۷] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ آیت ایک سرخ رنگ کی روئی دار چادر کے بارے میں نازل ہوئی جو بدر کے دن اموال غنیمت میں سے گم ہوگئی تھی۔ بعض لوگوں نے کہا، شاید چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنے لیے رکھ لی ہو۔ چنانچہ

حضرت جابر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے
ایک بیوا عورت
سے شادی کر لی
رسول اللّٰہ کو جب
معلوم ہوا تو
رسول اللّٰہ نے

حضرت جابر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے
پوچھا کسی کنواری
لڑکی سے شادی
کیوں نہیں کی
جبکہ حضرت جابر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے

والد جنگ احد میں
شہید ہو گئے تھے
اور
اپنی نَو لڑکیاں
چھوڑ گئے تھے

بخاری شریف
حدیث نمبر
4052

(۴۰۵۲) ہم سے قتیبہ نے بیان کیا' کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا' کہا ہم کو عمرو بن دینار نے خبر دی اور ان سے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا' جابر! کیا نکاح کر لیا؟ میں نے عرض کیا' جی ہاں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا کہ بیوہ سے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی کنواری لڑکی سے کیوں نہ کیا؟ جو

ایمانداروں کو تو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔" (القرآن)

یہ دو جماعتیں بنو سلمہ اور بنو حارثہ تھے جو لوٹنے کا ارادہ کر رہے تھے مگر اللہ نے ان کو ثابت قدم رکھا۔ آیات میں ان کا بیان ہے۔

٤٠٥١- حدثنا محمد بن يوسف قال حدثنا ابن عيينة عن عمرو عن جابر رضي الله عنه قال: نزلت هذه الآية فينا ﴿إذ همت طائفتان منكم أن تفشلا﴾ بني سلمة وبني حارثة وما أحب أنها لم تنزل والله يقول: ﴿والله وليهما﴾.

[طرفه في: ٤٥٥٨].

(۴۰۵۱) ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا' کہا ہم سے ابن عیینہ نے بیان کیا' ان سے عمرو نے' ان سے جابر بناتھ نے بیان کیا کہ یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ ﴿ إِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنكُمْ أَن تَفْشَلَا ﴾ (آل عمران: ۱۲۲) یعنی بنی حارثہ اور بنی سلمہ کے بارے میں۔ میری یہ خواہش نہیں ہے کہ یہ آیت نازل نہ ہوتی' جب کہ اللہ آگے فرما رہا ہے کہ "اور اللہ ان دونوں جماعتوں کا مددگار تھا"

تو اللہ کی ولایت یہ کتنا بڑا شرف ہے جو ہم کو حاصل ہوا۔ جنگ احد میں جب عبداللہ بن ابی تین سو ساتھیوں کو لے کر لوٹ آیا تو ان انصاریوں کے دل میں بھی وسوسہ پیدا ہوا۔ مگر اللہ نے ان کو سنبھالا تو انہوں نے آنحضرت ﷺ کا ساتھ نہیں چھوڑا۔

٤٠٥٢- حدثنا قتيبة حدثنا سفيان أخبرنا عمرو هو ابن دينار عن جابر قال قال لي رسول الله ﷺ: ((هل نكحت يا جابر؟)) قلت نعم، قال: ((ماذا أبكرا أم ثيبا؟)) قلت: لا بل ثيبا قال: ((فهلا جارية تلاعبك)) قلت يا رسول الله: إن أبي قتل يوم أحد وترك تسع بنات كن لي تسع أخوات فكرهت أن أجمع إليهن جارية خرقاء مثلهن ولكن امرأة تمشطهن وتقوم عليهن قال: ((أصبت)).

[راجع: ٤٤٣]

(۴۰۵۲) ہم سے قتیبہ نے بیان کیا' کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا' کہا ہم کو عمرو بن دینار نے خبر دی اور ان سے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا' جابر! کیا نکاح کر لیا؟ میں نے عرض کیا' جی ہاں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا کہ بیوہ سے۔ حضور ﷺ نے فرمایا' کسی کنواری لڑکی سے کیوں نہ کیا؟ جو تمہارے ساتھ کھیلا کرتی۔ میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ! میرے والد احد کی لڑائی میں شہید ہو گئے۔ نو لڑکیاں چھوڑیں۔ پس میری نو بہنیں موجود ہیں۔ اسی لیے میں نے مناسب نہیں خیال کیا کہ انہیں جیسی ناتجربہ کار لڑکی ان کے پاس لا کر بٹھا دوں' بلکہ ایک ایسی عورت لاؤں جو ان کی دیکھ بھال کر سکے اور ان کی صفائی و ستھرائی کا خیال رکھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اچھا کیا۔

حضرت عثمان غنی رضی
اللہ عنہ
جنگِ اُحد میں میدانِ جنگ
سے فرار ہو گئے تھے
جنگ بدر میں بھی شریک
نہیں ہوئے تھے
صلح حدیبیہ میں بھی
پیچھے رہ
گئے تھے

بخاری شریف

حدیث نمبر

4066

آپ مجھ سے واقعات (صحیح) بیان کر دیجئے۔ اس گھر کی حرمت کی قسم
دے کر میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ
نے غزوۂ احد کے موقع پر راہ فرار اختیار کی تھی؟ انہوں نے کہا کہ
ہاں صحیح ہے۔ انہوں نے پوچھا آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ
بدر کی لڑائی میں شریک نہیں تھے؟ کہا کہ ہاں یہ بھی ہوا تھا۔ انہوں
نے پوچھا اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ وہ بیعت رضوان (صلح
حدیبیہ) میں بھی پیچھے رہ گئے تھے اور حاضر نہ ہو سکے تھے؟ انہوں نے
کہا کہ ہاں یہ بھی صحیح ہے۔ اس پر ان صاحب نے (مارے خوشی کے)

٤٠٦٦ - حدَّثنا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ: مَنْ هؤُلَاءِ الْقُعُودِ؟ قَالَ: هؤُلَاءِ قُرَيْشٌ، قَالَ: مَنَ الشَّيْخُ؟ قَالُوا: ابْنُ عُمَرَ فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ أَتُحَدِّثُنِي قَالَ: أَنْشُدُكَ بِحُرْمَةِ هَذَا الْبَيْتِ أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَعْلَمُهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَخَلَّفَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ فَكَبَّرَ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ لِأُخْبِرَكَ وَلأُبَيِّنَ لَكَ عَمَّا سَأَلْتَنِي عَنْهُ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللهَ عَفَا عَنْهُ، وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ

(۴۰۶۶) ہم سے عبدان نے بیان کیا' کہا ہم کو ابو حمزہ نے خبر دی' ان سے عثمان بن موہب نے بیان کیا کہ ایک صاحب بیت اللہ کے حج کے لیے آئے تھے۔ دیکھا کہ کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ پوچھا کہ یہ بیٹھے ہوئے کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ قریش ہیں۔ پوچھا کہ ان میں شیخ کون ہیں؟ بتایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ وہ صاحب ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں۔ آپ مجھ سے واقعات (صحیح) بیان کر دیجئے۔ اس گھر کی حرمت کی قسم دے کر میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے غزوۂ احد کے موقع پر راہ فرار اختیار کی تھی؟ انہوں نے کہا کہ ہاں صحیح ہے۔ انہوں نے پوچھا آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں تھے؟ کہا کہ ہاں یہ بھی ہوا تھا۔ انہوں نے پوچھا اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ وہ بیعت رضوان (صلح حدیبیہ) میں بھی پیچھے رہ گئے تھے اور حاضر نہ ہو سکے تھے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں یہ بھی صحیح ہے۔ اس پر ان صاحب نے (مارے خوشی کے)

عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ)). وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ، فَبَعَثَ عُثْمَانَ وَكَانَ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى: ((هذِهِ يَدُ عُثْمَانَ)) فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ فَقَالَ: ((هَذِهِ لِعُثْمَانَ)) اذْهَبْ بِهَذَا الآنَ مَعَكَ))

[راجع: ٣١٣٠]

اللہ اکبر کہا لیکن ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا۔ یہاں آؤ میں تمہیں بتاؤں گا اور جو سوالات تم نے کئے ہیں ان کی میں تمہارے سامنے تفصیل بیان کر دوں گا۔ احد کی لڑائی میں فرار سے متعلق جو تم نے کہا تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی غلطی معاف کر دی ہے۔ بدر کی لڑائی میں ان کے نہ ہونے کے متعلق جو تم نے کہا تو اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ ان کے نکاح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (رقیہ رضی اللہ عنہا) تھیں اور وہ بیمار تھیں۔ آپ نے فرمایا تھا کہ تمہیں اس شخص کے برابر ثواب ملے گا جو بدر کی لڑائی میں شریک ہو گا اور اسی کے برابر مال غنیمت سے حصہ بھی ملے گا۔ بیعت رضوان میں ان کی عدم شرکت کا جہاں تک سوال ہے تو وادی مکہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی شخص ہر دل عزیز ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بجائے اسی کو بھیجتے۔ اس لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وہاں بھیجنا پڑا اور بیعت رضوان اس وقت ہوئی جب وہ مکہ میں تھے۔ (بیعت لیتے ہوئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ کو اٹھا کر فرمایا کہ یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے اور اسے اپنے (بائیں) ہاتھ پر مار کر فرمایا کہ یہ بیعت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہے۔ اب جا سکتے ہو۔ البتہ میری باتوں کو یاد رکھنا۔

رسول اللّٰہؐ
بددعائیں بھی
کرتے تھے
صفوان بن امیہ،
سہیل بن عمرو اور
حارث بن ہشام کے
لئے

بخاری شریف

حدیث نمبر

4070

(۴۰۷۰) اور حنظلہ بن ابی سفیان سے روایت ہے' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سالم بن عبداللہ سے سنا' وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوان بن امیہ' سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام کے لیے بددعا کرتے تھے' اس پر یہ آیت ﴿لیس لک من الامر شئی﴾ سے ﴿فانھم ظلمون﴾ تک نازل ہوئی۔

٤٠٧٠ - وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْعُو عَلَى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَسُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَالْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَزَلَتْ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ إِلَى

(۴۰۷۰) اور حنظلہ بن ابی سفیان سے روایت ہے' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سالم بن عبداللہ سے سنا' وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوان بن امیہ' سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام کے لیے بددعا کرتے تھے' اس پر یہ آیت ﴿لیس لک من الامر شئی﴾ سے ﴿فانهم ظلمون﴾ تک نازل ہوئی۔

رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا)) بَعْدَمَا يَقُولُ: ((سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ﴾.
[أطرافه في: ٤٠٧٠، ٤٥٥٩، ٧٣٤٦].

سے سنا' جب آنحضرت ﷺ فجر کی آخری رکعت کے رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو یہ دعا کرتے "اے اللہ! فلاں' فلاں اور فلاں (یعنی صفوان بن امیہ' سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام) کو اپنی رحمت سے دور کر دے۔" یہ دعا آپ ﴿سمع الله لمن حمده۔ ربنا لک الحمد﴾ کے بعد کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ سے فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ۔﴾ (آل عمران: ۱۲۸) تک نازل کی۔

٤٠٧٠ - وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْعُو عَلَى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَسُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَالْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَزَلَتْ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ﴾. [راجع: ٤٠٦٩]

(۴۰۷۰) اور حنظلہ بن ابی سفیان سے روایت ہے' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سالم بن عبداللہ سے سنا' وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفوان بن امیہ' سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام کے لیے بددعا کرتے تھے' اس پر یہ آیت ﴿لیس لک من الامر شئی﴾ سے ﴿فانهم ظلمون﴾ تک نازل ہوئی۔

تشریح یہ تینوں شخص اس وقت کافر تھے۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام کی توفیق دی اور شاید یہی حکمت تھی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو ان کے لیے بددعا کرنے سے منع فرمایا۔ کہتے ہیں جنگ احد میں عتبہ بن ابی وقاص نے آپ کا نیچے کا دانت توڑا اور نیچے کا ہونٹ زخمی کیا اور عبداللہ بن شہاب نے آپ کا چہرہ زخمی کیا اور عبداللہ بن قمیہ نے پتھر مار کر آپ کا رخسار زخمی کیا۔ زرہ کے دو چھلے آپ کے مبارک رخسار میں گھس گئے۔ آپ نے فرمایا اللہ تجھ کو ذلیل و خوار کرے گا۔ ایسا ہی ہوا۔ ایک پہاڑی بکری نے سینگ مار کر ہلاک کر دیا۔ بعضوں نے کہا یہ آیت قاریوں کے قصے میں اتری جب آپ رعل اور ذکوان اور عصیہ وغیرہ قبائل پر لعنت کرتے تھے لیکن اکثر کا یہی قول ہے کہ یہ آیت احد کے باب میں اتری ہے۔ (وحیدی)

٢٣ - باب ذِكْرِ أُمِّ سَلِيطٍ

باب حضرت ام سلیط رضی اللہ عنہا کا تذکرہ

ام سلیط کا خاوند ابوسلیط ہجرت کے قبل ہی انتقال کر گیا تھا۔ پھر ان سے مالک بن سفیان خدری نے نکاح کر لیا اور ان سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مشہور صحابی پیدا ہوئے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

٤٠٧١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. وَقَالَ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَبَقِيَ مِنْهَا مِرْطٌ جَيِّدٌ

(۴۰۷۱) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا' کہا ہم سے لیث نے بیان کیا' ان سے یونس نے بیان کیا' ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ ثعلبہ بن ابی مالک نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی خواتین میں چادریں تقسیم کروائیں۔ ایک عمدہ قسم کی چادر باقی بچ گئی تو ایک صاحب نے جو وہیں موجود تھے' عرض کیا'

رسول اللّٰہؐ اور صحابہ کرام
غزوۂ خیبر کے قلعہ کے محاصرے تک
گدھے کا گوشت کھاتے تھے
باب غزوہ خیبر
بخاری شریف حدیث
4196

لشکر میں جگہ جگہ آگ جل رہی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا یہ آگ کیسی ہے، کس چیز کے لیے اسے جگہ جگہ جلا رکھا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم بولے کہ گوشت پکانے کے لیے، آپ نے دریافت فرمایا کہ کس جانور کا گوشت ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ پالتو گدھوں کا، آنحضرت ﷺ

جب گدھے کھانے سے تمام
گدھے ختم ہو گئے تو
رسول اللّٰہَ نے گدھا حرام
قرار دے دیا
کُتّا ،کُتّا ہوتا ہے
پالتو ہو یا جنگلی

(۴۱۹۶) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا' کہا ہم سے حاتم بن اسماعیل نے بیان کیا' ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے۔ رات کے وقت ہمارا سفر جاری تھا کہ ایک صاحب (اسید بن حضیر) نے عامر سے کہا' عامر! اپنے کچھ شعر سناؤ' عامر شاعر تھا۔ اس فرمائش پر وہ سواری سے اتر کر حدی خوانی کرنے لگے۔ کہا "اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا تو ہمیں سیدھا راستہ نہ ملتا' نہ ہم صدقہ کر سکتے اور نہ ہم نماز پڑھ سکتے۔ پس ہماری جلدی مغفرت کر' جب تک ہم زندہ ہیں ہماری جانیں تیرے راستے میں فدا ہیں اور اگر ہماری مڈبھیڑ ہو جائے تو ہمیں ثابت رکھ ہم پر سکینت نازل فرما' ہمیں جب (باطل کی طرف) بلایا جاتا ہے تو ہم انکار کر دیتے ہیں' آج چلا چلا کر وہ ہمارے خلاف میدان میں آئے ہیں۔" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون شعر کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ عامر بن اکوع۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ اس پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' یارسول اللہ! آپ نے تو انہیں شہادت کا مستحق قرار دے دیا' کاش! ابھی اور ہمیں ان سے فائدہ اٹھانے دیتے۔ پھر ہم خیبر آئے اور قلعہ کا محاصرہ کیا۔ اس کے دوران ہمیں سخت تکالیف اور فاقوں سے گزرنا پڑا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا فرمائی' جس دن قلعہ فتح ہونا تھا' اس کی رات جب ہوئی تو لشکر میں جگہ جگہ آگ جل رہی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ آگ کیسی ہے' کس چیز کے لیے اسے جگہ جگہ جلا رکھا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم بولے کہ گوشت پکانے کے لیے' آپ نے دریافت فرمایا کہ کس جانور کا گوشت ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ پالتو گدھوں کا' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.
[راجع: ۲۰۹]

آنحضرت ﷺ نے بھی صرف کلی کی اور ہم نے بھی' پھر نماز پڑھی اور اس نماز کے لیے نئے سرے سے وضو نہیں کیا۔

٤١٩٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ إِلَى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلاً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ: يَا عَامِرُ أَلاَ تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ؟ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلاً شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ :

اللهُمَّ لَوْ لاَ أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلاَ تَصَدَّقْنَا وَلاَ صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا أَبْقَيْنَا
وَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاَقَيْنَا
وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَبَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ هَذَا السَّائِقُ؟)) قَالُوا: عَامِرُ بْنُ الأَكْوَعِ قَالَ: ((يَرْحَمُهُ اللهُ)) قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ لَوْ لاَ أَمْتَعْتَنَا بِهِ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتَّى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ، ثُمَّ إِنَّ اللهَ تَعَالَى فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا هَذِهِ النِّيرَانُ؟ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ؟)) قَالُوا: عَلَى لَحْمٍ. قَالَ :

(۴۱۹۶) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا' کہا ہم سے حاتم بن اسماعیل نے بیان کیا' ان سے یزید بن ابی عبید نے اور ان سے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے۔ رات کے وقت ہمارا سفر جاری تھا کہ ایک صاحب (اسید بن حضیر) نے عامر سے کہا' عامر! اپنے کچھ شعر سناؤ' عامر شاعر تھا۔ اس فرمائش پر وہ سواری سے اتر کر حدی خوانی کرنے لگے۔ کہا "اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا تو ہمیں سیدھا راستہ نہ ملتا' نہ ہم صدقہ کر سکتے اور نہ ہم نماز پڑھ سکتے۔ پس ہماری جلدی مغفرت کر' جب تک ہم زندہ ہیں ہماری جانیں تیرے راستے میں فدا ہیں اور اگر ہماری مڈبھیڑ ہو جائے تو ہمیں ثابت رکھ ہم پر سکینت نازل فرما' ہمیں جب (باطل کی طرف) بلایا جاتا ہے تو ہم انکار کر دیتے ہیں' آج چلا چلا کر وہ ہمارے خلاف میدان میں آئے ہیں۔" حضور ﷺ نے فرمایا کون شعر کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ عامر بن اکوع۔ حضور ﷺ نے فرمایا' اللہ اس پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' یا رسول اللہ! آپ نے تو انہیں شہادت کا مستحق قرار دے دیا' کاش! ابھی اور ہمیں ان سے فائدہ اٹھانے دیتے۔ پھر ہم خیبر آئے اور قلعہ کا محاصرہ کیا۔ اس کے دوران ہمیں سخت تکالیف اور فاقوں سے گزرنا پڑا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا فرمائی' جس دن قلعہ فتح ہونا تھا' اس کی رات جب ہوئی تو لشکر میں جگہ جگہ آگ جل رہی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا یہ آگ کیسی ہے' کس چیز کے لیے اسے جگہ جگہ جلا رکھا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم بولے کہ گوشت پکانے کے لیے' آپ نے دریافت فرمایا کہ کس جانور کا گوشت ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ پالتو گدھوں کا' آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تمام گوشت پھینک دو اور ہانڈیوں کو توڑ دو۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسا کیوں نہ کر لیں کہ گوشت تو پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھو لیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یوں ہی کر لو پھر

لہسن اور گدھے کا گوشت کھانا مسلمانوں کے لئے حرام

بخاری شریف

حدیث نمبر 4215



IBC Urdu

Visit

کیا گدھے کا گوشت حرام ہے؟ - ۔آئی بی سی



قَالَ: كُنَّا مُحَاصِرِي خَيْبَرَ فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ.

نے بیان کیا کہ ہم خیبر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے کہ کسی شخص نے چمڑے کی ایک کپی پھینکی جس میں چربی تھی' میں اسے اٹھانے کے لیے دوڑا لیکن میں نے جو مڑ کر دیکھا تو حضور اکرم ﷺ موجود تھے' میں شرم سے پانی پانی ہو گیا۔

٤٢١٥- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ وَسَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ. نَهَى عَنْ أَكْلِ الثُّومِ. هُوَ عَنْ نَافِعٍ وَحْدَهُ وَلُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ عَنْ سَالِمٍ. [راجع: ٨٥٣]

(۴۲۱۵) مجھ سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ ہم سے عبیداللہ نے' ان سے نافع اور سالم نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ غزوۂ خیبر کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لہسن اور پالتو گدھوں کے کھانے سے منع فرمایا تھا۔ لہسن کھانے کی ممانعت کا ذکر صرف نافع سے منقول ہے اور پالتو گدھوں کے کھانے کی ممانعت صرف سالم سے منقول ہے۔

كِتٰبٌ اَنزَلنٰهُ اِلَيكَ لِتُخرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّورِ

تفسیر ابن کثیر رحمہ اللہ

راس المفسرین

حافظ عماد الدین ابو الفداء ابن کثیر

مترجمہ

خطیب الہند مولانا محمد جوناگڑھی

مکتبہ قدوسیہ

مکّہ میں جب رسول اللّٰہؐ
قریش کے بائیکاٹ،
شعب ابی طالب سے
پریشان ہو گئے تو
مُشرِک ہو گئے اور
بُتوں کو سجدہ کرنے
لگے

1

سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ	اور نہیں بھیجا ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول
وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى	اور نہ کوئی نبی مگر (ایسا ہوتا رہا) کہ جب اس نے تلاوت کی تو خلل انداز ہوا
الشَّيْطٰنُ فِىْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ	شیطان اُس کی تلاوت میں ۔ پھر مٹا دیتا رہا اللہ
مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ	اس خلل اندازی کو جو شیطان کرتا رہا پھر پختہ کر دیتا رہا
اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝	اللہ اپنی آیات کو اور اللہ علیم و حکیم ہے ۝

دورانِ نماز پیغمبر اسلام سے شیطان نے اپنی آیات تلاوت کروا دیں۔ اس کا ثبوت قرآن کی مزکورہ بالا آیت نمبر 52 سورت الحج میں موجود ھے۔

﴿ افرأيتم اللات والعزى و مناة الثالثة الاخرى ﴾

﴿ تلك الغرانيق العُلى و ان شفاعتهن لترتجى ﴾

مزکورہ بالا آیات وھی ھیں جو کہ شیطان نے دوران نماز پیغمبر اسلام سے تلاوت کروا دیں ۔ اس طرح کچھ عرصہ یہ آیات قرآن کا حصہ رہیں۔

ذرا سوچئے!

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِىْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۝ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

ہم نے تجھ سے پہلے جس رسول اور نبی کو بھیجا' اس کے ساتھ یہ ہوا کہ جب وہ اپنے دل میں کوئی آرزو کرنے لگا' شیطان نے اس کی آرزو میں کچھ ملا دیا' پس شیطان کی ملاوٹ کو اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے۔ پھر اپنی باتیں پکی کر دیتا ہے' اللہ تعالیٰ دانا اور با حکمت ہے ○ یہ اس لئے کہ شیطانی ملاوٹ کو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی آزمائش کا ذریعہ بنا دے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں۔ بے شک گنہگار لوگ دور دراز کی مخالفت میں ہیں ○ اور اس لئے بھی کہ جنہیں علم عطا فرمایا گیا ہے' وہ یقین کر لیں کہ یہ تیرے رب ہی کی طرف سے سراسر حق ہی ہے' پھر وہ اس پر ایمان لائیں اور ان کے دل اس کی طرف جھک جائیں' یقیناً اللہ تعالیٰ ایمان داروں

کو راہ راست کی طرف رہبری کرنے والا ہی ہے ○

واقعہ کچھ یوں ہے
ستمبر 616
عیسوی آتے ، آتے
رسول اللّٰہ قریش
کے بتوں کو گالیاں
دینے لگے بدلے
میں

مکّہ کے قریش نے
حضور □ اور
خاندان بنو ہاشم کا
بائیکاٹ کر دیا تمام
لین دین بند کر دیا
یہ بائیکاٹ تقریباً
3 سال رہا

کوراہ راست کی طرف رہبری کرنے والا ہی ہے O

شیطان کا تصرف غلط ہے: ☆☆(آیت:۵۲-۵۴) یہاں پر اکثر مفسرین نے غرانیق کا قصہ نقل کیا ہے اور یہ بھی کہ اس واقعہ کی وجہ سے اکثر مہاجرین حبش یہ سمجھ کر کہ مشرکین مکہ اب مسلمان ہو گئے واپس مکے آ گئے - لیکن یہ روایت ہر سند سے مرسل ہے - کسی صحیح سند سے مسند مروی نہیں واللہ اعلم - چنانچہ ابن ابی حاتم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ شریف میں سورہ النجم کی تلاوت فرمائی - جب یہ آیتیں آپ پڑھ رہے تھے اَفَرَءَ یْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی وَمَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی تو شیطان نے آپ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ ڈالے کہ تلك الغرانيق العلى و ان شفاعتهم ترتجى پس مشرکین خوش ہو گئے کہ آج تو حضور ﷺ نے ہمارے معبودوں کی تعریف کی جو اس سے پہلے آپ نے کبھی نہیں کی چنانچہ ادھر حضورؐ نے سجدہ کیا ادھر وہ سب بھی سجدے میں گر پڑے - اس پر یہ آیت اتری - اسے ابن جریر رحمتہ اللہ علیہ نے بھی روایت کیا ہے یہ مرسل ہے - مسند بزار میں بھی اس کے ذکر کے بعد ہے کہ صرف اسی سند سے ہی یہ متصلاً مروی ہے صرف امیہ بن خالد ہی اسے وصل کرتے ہیں - وہ مشہور ثقہ ہیں - یہ صرف طریق کلبی سے ہی مروی ہے - ابن ابی حاتم نے اسے دو سندوں سے لیا ہے لیکن دونوں مرسل ہیں - ابن جریر میں بھی مرسل ہے -

قتادہ رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں مقام ابراہیم کے پاس نماز پڑھتے ہوئے حضور ﷺ کو اونگھ آ گئی اور شیطان نے آپ کی زبان پر ڈالا وان شفاعتها لترتجى و انها لمع الغرانيق العلى نکلوا دیا - مشرکین نے ان لفظوں کو پکڑ لیا اور شیطان نے یہ بات پھیلا دی - اس پر یہ آیت اتری اور اسے ذلیل ہونا پڑا - ابن ابی حاتم میں ہے کہ سورۂ انجم نازل ہوئی اور مشرکین کہہ رہے تھے کہ اگر یہ شخص ہمارے معبودوں کا اچھے لفظوں میں ذکر کرے تو ہم اسے اور اس کے ساتھیوں کو چھوڑ دیں مگر اس کا تو یہ حال ہے کہ یہود و نصاری اور جو لوگ اس کے دینی مخالف ہیں ان سب سے زیادہ گالیوں اور برائی سے ہمارے معبودوں کا ذکر کرتا ہے - اس وقت حضور ﷺ پر اور آپ کے اصحابؓ پر سخت مصائب توڑے جا رہے تھے - آپ کو ان کی ہدایت کی لالچ تھی - جب سورہ نجم کی تلاوت آپؐ نے شروع کی اور وَلَہُ الْاُنْثٰی تک پڑھا تو شیطان نے بتوں کے ذکر کے وقت یہ کلمات ڈال دیئے وانهن لهن الغرانيق العلے و ان شفاعتهن لهى التى ترتجى یہ شیطان کی مقفی عبارت تھی - ہر مشرک کے دل میں یہ کلمے بیٹھ گئے اور ایک ایک کو یاد ہو گئے یہاں تک کہ یہ مشہور ہو گیا کہ حضرت محمد ﷺ نے سورہ نجم کے خاتمے پر سجدہ کیا تو سارے مسلمان اور مشرکین بھی سجدے میں گر پڑے ہاں ولید بن مغیرہ چونکہ بہت ہی بوڑھا تھا اس لئے اس نے ایک مٹھی مٹی کی بھر کر اونچی لے جا کر اس کو اپنے ماتھے سے لگا لیا - اب ہر ایک کو تعجب معلوم ہونے لگا کیونکہ حضور ﷺ کے ساتھ دونوں فریق سجدے میں شامل تھے - مسلمانوں کو تعجب تھا کہ یہ لوگ ایمان تو لائے نہیں یقین نہیں ہمارے ساتھ حضور ﷺ کے سجدے پر سجدہ انہوں نے کیسے کیا؟ شیطان نے جو الفاظ مشرکوں کے کانوں میں پھونکے تھے وہ مسلمانوں نے سنے ہی نہ تھے - ادھر ان کے دل خوش ہو رہے تھے کیونکہ شیطان نے اس طرح آواز ملائی کہ مشرکین اس میں کوئی تمیز ہی نہیں کر سکتے تھے - وہ تو سب کو اسی یقین پر پکا کر چکا تھا کہ خود حضور ﷺ نے اسی سورت کی ان دونوں آیتوں کو تلاوت فرمایا ہے - پس دراصل مشرکین کا سجدہ اپنے بتوں کو تھا - شیطان نے اس واقعہ کو اتنا پھیلا دیا کہ مہاجرین حبشہ کے کانوں میں بھی یہ بات پہنچی - عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے جب سنا کہ اہل مکہ مسلمان ہو گئے ہیں بلکہ انہوں نے حضور ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور ولید بن مغیرہ سجدہ نہ کر سکا تو اس نے مٹی کی ایک مٹھی اٹھا کر اس پر سر ٹکا لیا مسلمان اب پورے امن اور اطمینان سے ہیں تو انہوں نے وہاں سے واپسی کی ٹھانی اور خوشی خوشی مکے پہنچے - ان کے پہنچنے سے پہلے شیطان کے ان

حضرت خدیجہ اور اُس کے بعد ابو طالب کا
اپریل اور مئی 619
میں انتقال ہو جانے کے بعد
رسول اللّٰہؐ قریش سے مصالحت کی کوشش کی
اور کعبہ گئے، جہاں
360 بُت موجود تھے

Ibn Taymiyyah (in his book Majmu' al-Fatawa)

بخلاف غير الأنبياء فإنهم ليسوا معصومين كما عصم الأنبياء ولو كانوا أولياء لله ولهذا من سب نبيا من الأنبياء قتل باتفاق الفقهاء
ومن سب غيرهم لم يقتل .وهذه العصمة الثابتة للأنبياء هي التي يحصل بها مقصود النبوة والرسالة ;فإن "النبي "هو المنبأ عن
الله و "الرسول "هو الذي أرسله الله تعالى وكل رسول نبي وليس كل نبي رسولا والعصمة فيما يبلغونه عن الله ثابتة فلا يستقر في
ذلك خطأ باتفاق المسلمين .] ص: 291 [ولكن هل يصدر ما يستدركه الله فينسخ ما يلقي الشيطان ويحكم الله آياته ؟ هذا فيه قولان
والمأثور عن السلف يوافق القرآن بذلك .والذين منعوا ذلك من المتأخرين طعنوا فيما ينقل من الزيادة في سورة النجم بقوله :تلك
الغرانيق العلى وإن شفاعتهن لترتجى وقالوا :إن هذا لم يثبت ومن علم أنه ثبت :قال هذا ألقاه الشيطان في مسامعهم ولم يلفظ به
الرسول صلى الله عليه وسلم ولكن السؤال وارد على هذا التقدير أيضا .وقالوا في قوله } : إلا إذا تمنى ألقى الشيطان في أمنيته { هو
حديث النفس .

Beside the prophets no one is infallible as prophets are infallible, even if they are friends of allah. That is why anyone who curse the prophet should be killed with agreement of scholars and whoever curse other than them will not be killed – and this law is solid to for the prophet. This infallibility is for the prophethood and the message. For the prophet who prophesy about Allah and the Allah exalt the prophets, because Allah said "All messengers are prophets but not every prophet is a messenger so the infallibility about the message is absolutely solid" all muslim scholars agree (according to page 291) But when allah causes something to happen so he will aboragate what satan cause and allah will fix his verses.

There are two different opinion: some says concerning those who attack the adding of

الأنبياء فإنهم ليسوا معصومين كما عصم الأنبياء ولو كانوا أولياء لله ولهذا من سب نبيا من الأنبياء قتل باتفاق الفقهاء
غيرهم لم يقتل .وهذه العصمة الثابتة للأنبياء هي التي يحصل بها مقصود النبوة والرسالة ;فإن "النبي "هو المنبأ عن
الله و "الرسول "هو الذي أرسله الله تعالى وكل رسول نبي وليس كل نبي رسولا والعصمة فيما يبلغونه عن الله ثابتة فلا يستقر في
ذلك خطأ باتفاق المسلمين .] ص: 291 [ولكن هل يصدر ما يستدركه الله فينسخ ما يلقي الشيطان ويحكم الله آياته ؟ هذا فيه قولان
والمأثور عن السلف يوافق القرآن بذلك .والذين منعوا ذلك من المتأخرين طعنوا فيما ينقل من الزيادة في سورة النجم بقوله :تلك
الغرانيق العلى وإن شفاعتهن لترتجى وقالوا :إن هذا لم يثبت ومن علم أنه ثبت :قال هذا ألقاه الشيطان في مسامعهم ولم يلفظ به
الرسول صلى الله عليه وسلم ولكن السؤال وارد على هذا التقدير أيضا .وقالوا في قوله } : إلا إذا تمنى ألقى الشيطان في أمنيته { هو
حديث النفس .

Beside the prophets no one is infallible as prophets are infallible, even if they are friends of allah. That is why anyone who curse the prophet should be killed with agreement of scholars and whoever curse other than them will not be killed – and this law is solid to for the prophet. This infallibility is for the prophethood and the message. For the prophet who prophesy about Allah and the Allah exalt the prophets, because Allah said "All messengers are prophets but not every prophet is a messenger so the infallibility about the message is absolutely solid" all muslim scholars agree (according to page 291) But when allah causes something to happen so he will aboragate what satan cause and allah will fix his verses.

There are two different opinion: some says concerning those who attack the adding of
sura al najam statement "The might graneeq and their intersession is hoped for" they said this is TRUE FACT, and those who believe is accurate that satan caste in their hearing but the messenger did not say it. And the messenger of allah (PBUH) they said in

مشرکین مکّہ پہلے
بھی رسول اللّٰہؐ سے
شرط رکھ چُکے تھے
کہ
ایک سال آپ ہمارے
بُتوں کی پوجا کریں
ایک سال ہم آپ کے
خدا کی عبادت کریں
گے

لى وإن شفاعتهن لترتجى وقالوا :إن هذا لم يثبت ومن علم أنه ثبت :قال هذا ألقاه الشيطان في مسامعهم ولم يلفظ به
لى الله عليه وسلم ولكن السؤال وارد على هذا التقدير أيضا .وقالوا في قوله } : إلا إذا تمنى ألقى الشيطان في أمنيته { هو
حديث النفس .

Beside the prophets no one is infallible as prophets are infallible, even if they are friends of allah. That is why anyone who curse the prophet should be killed with agreement of scholars and whoever curse other than them will not be killed – and this law is solid to for the prophet. This infallibility is for the prophethood and the message. For the prophet who prophesy about Allah and the Allah exalt the prophets, because Allah said "All messengers are prophets but not every prophet is a messenger so the infallibility about the message is absolutely solid" all muslim scholars agree (according to page 291)
But when allah causes something to happen so he will aboragate what satan cause and allah will fix his verses.
There are two different opinion: some says concerning those who attack the adding of sura al najam statement "These are might graneeq and their intersession is hoped for" they said this is TRUE FACT, and those who believe is accurate that satan caste in their hearing but the messenger did not say it. And the messenger of allah (PBUH) they said in his saying it is the saying of the qadar and in the Allah's saying "Except he desire then satan caste in his desires" this is the hadith of soul

وأما الذين قرروا ما نقل عن السلف فقالوا هذا منقول نقلا ثابتا لا يمكن القدح فيه والقرآن يدل عليه بقوله } وما أرسلنا من قبلك من
رسول ولا نبي إلا إذا تمنى ألقى الشيطان في أمنيته فينسخ الله ما يلقي الشيطان ثم يحكم الله آياته والله عليم حكيم } { ليجعل ما يلقي

his saying it is the saying of the qadar and in the Allah's saying "Except he des
satan caste in his desires" this is the hadith of soul

وأما الذين قرروا ما نقل عن السلف فقالوا هذا منقول نقلا ثابتا لا يمكن القدح فيه والقرآن يدل عليه بقوله } وما أرسلنا من قبلك من
رسول ولا نبي إلا إذا تمنى ألقى الشيطان في أمنيته فينسخ الله ما يلقي الشيطان ثم يحكم الله آياته والله عليم حكيم } { ليجعل ما يلقي
الشيطان فتنة للذين في قلوبهم مرض والقاسية قلوبهم وإن الظالمين لفي شقاق بعيد } { وليعلم الذين أوتوا العلم أنه الحق من ربك
فيؤمنوا به فتخبت له قلوبهم وإن الله لهادي الذين آمنوا إلى صراط مستقيم {فقالوا الآثار في تفسير هذه الآية معروفة ثابتة في كتب
التفسير والحديث والقرآن يوافق ذلك فإن نسخ الله لما يلقي الشيطان وإحكامه آياته إنما يكون لرفع ما وقع في آياته وتمييز الحق من
الباطل حتى لا تختلط آياته] ص: 292 [بغيرها .وجعل ما ألقى الشيطان فتنة للذين في قلوبهم مرض والقاسية قلوبهم إنما يكون إذا
كان ذلك ظاهرا يسمعه الناس لا باطنا في النفس والفتنة التي تحصل بهذا النوع من النسخ من جنس الفتنة التي تحصل بالنوع الآخر
من النسخ .

As for those who agreed and taken from the salaf(early people) they said: this was copied EXACTLY and there is NO DOUBT in it, we cannot change anything in it, and the Quran prove that by saying, "And We did not send before you any messenger or prophet except that when he spoke [or recited], Satan threw into it [some misunderstanding]. But Allāh abolishes that which Satan throws in; then Allāh makes precise His verses.[1] And Allāh is Knowing and Wise" That May He(Allah) cause the people who has sickness and the ones who's hearts are hard and the unjust are in great division, and that the people who have been given the knowledge that it is the truth from the LORD, so they will believe in it so their hearts will be humbled and surly Allah guides those who believe in a straight way.

جسے رسول اللّٰہ
نے یہ کہہ کر
قبول کرنے سے
انکار کر دیا تھا کہ
سورۃ الکافرون کی آخری
آیت لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِىَ دِيْنِ
تمہارے لیے تمہارا دین
ہے اور میرے لیے میرا
دین



...ه للذين في قلوبهم مرض والقاسيه قلوبهم وان الظالمين لفي شقاق بعيد } { وليعلم الذين اوتوا العلم انه الحق من ربك ... فتخبت له قلوبهم وان الله لهادي الذين آمنوا الى صراط مستقيم }فقالوا الآثار في تفسير هذه الآية معروفة ثابتة في كتب ... والحديث والقرآن يوافق ذلك فإن نسخ الله لما يلقي الشيطان وإحكامه آياته إنما يكون لرفع ما وقع في آياته وتمييز الحق من الباطل حتى لا تختلط آياته] ص: 292 [بغيرها .وجعل ما ألقى الشيطان فتنة للذين في قلوبهم مرض والقاسية قلوبهم إنما يكون إذا كان ذلك ظاهرا يسمعه الناس لا باطنا في النفس والفتنة التي تحصل بهذا النوع من النسخ من جنس الفتنة التي تحصل بالنوع الآخر من النسخ .

As for those who agreed and taken from the salaf(early people) they said: this was copied EXACTLY and there is NO DOUBT in it, we cannot change anything in it, and the Quran prove that by saying, "And We did not send before you any messenger or prophet except that when he spoke [or recited], Satan threw into it [some misunderstanding]. But Allāh abolishes that which Satan throws in; then Allāh makes precise His verses.[1] And Allāh is Knowing and Wise" That May He(Allah) cause the people who has sickness and the ones who's hearts are hard and the unjust are in great division, and that the people who have been given the knowledge that it is the truth from the LORD, so they will believe in it so their hearts will be humbled and surly Allah guides those who believe in a straight way.

So the people of knowledge of tafsir said it is solid in the books of tafsir and Quran are in agreement – so surly Allah abrogated what Satan caste and Allah will control his verses to whatever happened to his verses, so he separated truth from falsehood – so his



So the people of knowledge of tafsir said it is solid in the books of tafsir and Qur... agreement – so surly Allah abrogated what Satan caste and Allah will control his... to whatever happened to his verses, so he separated truth from falsehood – so ...

verses will not be mixed with others (P 292) and Allah made what Satan cast in sudation to be removed. If this appear, then people heard it – not inside their souls but with their ears and the sudation which comes from this kind of abrogation is the type of sudation from type of fitna (sudation) which happened by the other type of abrogation

وهذا النوع أدل على صدق الرسول صلى الله عليه وسلم وبعده عن الهوى من ذلك النوع فإنه إذا كان يأمر بأمر ثم يأمر بخلافه وكلاهما من عند الله وهو مصدق في ذلك فإذا قال عن نفسه إن الثاني هو الذي من عند الله وهو الناسخ وإن ذلك المرفوع الذي نسخه

کعبہ پہنچ کر
مشرکوں سے
رسول اللّٰہؐ نے کہا
آج ایک سورۃ نازل
ہوئی ہے اور
سورۃ النجم پڑھنے
لگے

جب آیت أَفَرَأَیْتُمْ

اللَّاتَ وَالْعُزَّی وَمَنَاة

الثَّالِثَةَ الْأُخْرَی پڑھ

چکے تو آگے یہ

آیت تِلْكَ الْغَرَانِیق

الْعُلَی وَإِنَّ شَفَاعَتهنَّ

تُرْتَجَی پڑھی



verses will not be mixed with others (P 292) and Allah made what Satan cast in sudation to be removed. If this appear, then people heard it – not inside their souls but with their ears and the sudation which comes from this kind of abrogation is the type of sudation from type of fitna (sudation) which happened by the other type of abrogation

وهذا النوع أدل على صدق الرسول صلى الله عليه وسلم وبعده عن الهوى من ذلك النوع فإنه إذا كان يأمر بأمر ثم يأمر بخلافه وكلاهما من عند الله وهو مصدق في ذلك فإذا قال عن نفسه إن الثاني هو الذي من عند الله وهو الناسخ وإن ذلك المرفوع الذي نسخه الله ليس كذلك كان أدل على اعتماده للصدق وقوله الحق وهذا كما قالت عائشة رضي الله عنها لو كان محمد كاتما شيئا من الوحي لكتم هذه الآية } : وتخفي في نفسك ما الله مبديه وتخشى الناس والله أحق أن تخشاه {ألا ترى أن الذي يعظم نفسه بالباطل يريد أن ينصر كل ما قاله ولو كان خطأ فبيان الرسول صلى الله عليه وسلم أن الله أحكم آياته ونسخ ما ألقاه الشيطان هو أدل على تحريه للصدق وبراءته من الكذب وهذا هو المقصود بالرسالة فإنه الصادق المصدوق صلى الله عليه وسلم تسليما ولهذا كان تكذيبه كفرا محضا بلا ريب

And this type is proof to the truthfulness of the messenger (PBUH) and he is far away from making mistake. In this type He is ordered by something and then he was ordered again by something different. And both orders are from Allah and it is truthful in that. So he said about himself that the second opinion is from Allah, and it is what abrogate the

ما قاله ولو كان خطأ فبيان الرسول صلى الله عليه وسلم أن الله أحكم آياته ونسخ ما ألقاه الشيطان هو أدل على تحريه
وبراءته من الكذب وهذا هو المقصود بالرسالة فإنه الصادق المصدوق صلى الله عليه وسلم تسليما ولهذا كان تكذيبه كفرا
محضا بلا ريب

And this type is proof to the truthfulness of the messenger (PBUH) and he is far away from making mistake. In this type He is ordered by something and then he was ordered again by something different. And both orders are from Allah and it is truthful in that. So he said about himself that the second opinion is from Allah, and it is what abrogate the
previous one. Whatever Allah remove or abrogate not like that which is an evidence that he depends on the TRUTH and is the true saying. This is what Aiesha said: If Muhammad desired to hide something he would have hid the verse which said and you hide in your soul which allah will show and you fear the people and Allah is worthy to be feared. Don't you see the one who glorify himself with vanity desires to give victory to anything he said, even if it was wrong. So when the messenger show us that Allah control his verses and abrogate what Satan cast is an evidence that he is saying the truth, and his innocence from lying and that is what it meant by the message – so he is the truthful who is believed (PBUH) and anyone who will call him a liar will become Kafir without doubt

یعنی یہ اللّاتَ،
وَمَنَاۃ اور وَالْعُزّٰی
بہت بلند پایہ کے
بت ہیں
اور یقیناً ان کی
شفاعت بھی اللّٰہ
کے یہاں قبول کی
جائے گی

a straight path".(7) Muḥammad recanted the Satanic verses, and the persecution by Quraysh resumed.

The Satanic verses incident is narrated in numerous reports (between 18 and 25, depending on how one reckons an independent *riwāyah*) scattered in the *sīrah nabawiyyah* and *tafsīr* literature originating in the first two centuries of Islam. The indications are that the incident formed a fairly standard element in the historical memory of the early Muslim community regarding the life of its founder.(8) From about the mid-2nd/8th century onwards, however, with the rise of the Ḥadīth movement on the one hand and the development of systematic theology on the other, the historical memory of the early community was subjected to a re-evaluation on the basis of the criteria of new doctrines and methodologies of inquiry.

Among the doctrines that emerged from the mid-2nd/8th century

the Truthful, the Veracious, which is why calling him a liar is, without doubt, sheer Unbelief.(27)

Ibn Taymiyyah, then, accepted the historicity of the Satanic verses incident as something wholly consonant with Muhammad's mission, and identified this position as being that of the Quran and of the early

(24)Ibn Taymiyyah divides *naskh* into two categories: the first is the abrogation by God of one part of Revelation by another; the second is the removal by God of something interpolated into Revelation by Satan and its replacement with genuine Revelation. See the discussion of *naskh*, below.

(25)Quran 33: 37; this verse is reported to have been revealed to the Prophet when he wanted to marry Zaynab bt. Jaḥsh, the wife of his adopted son Zayd b. Ḥārithah, but did not pursue the matter because he feared the response of his followers. The argument here is that, like Quran 22: 52, the Prophet's public proclamation of this verse was potentially self-incriminating but, since it was not in his nature to suppress Divine Revelation, he proclaimed it nonetheless.

(26)Literally: "This is the purpose of Messengership". Since the purpose of Messengership is, of course, to deliver the Divine Message, what Ibn Taymiyyah must mean here is that the *ṣidq* of the Prophet is what achieves this purpose.

(27)*KDN/MFC* 2: 282-283; *KDN/MFR* 10: 290-292.

اِس کے بعد رسول
اللّٰہؐ، بُتوں کے
سامنے سجدے میں
گر گئے
رسول اللّٰہؐ کو سجدہ
کرتے دیکھ
تمام صحابہ بھی بتوں
کے سامنے سجدے
میں چلے گئے

Muslims. The essence of his argument is that the incident cannot be rejected on the basis of weak *isnāds* because the transmission of the reports is sound; and that the incident does not undermine the concept of *'iṣmah* because Prophets are not infallible in the transmission of Divine Revelation but are rather Protected only from any error coming to be permanently established in Divine Revelation. Indeed, for Ibn Taymiyyah, the incident presents the strongest evidence of Muḥammad's Veracity [ṣidq] and reliability as it demonstrates the Prophet's willingness to faithfully transmit Divine Revelation, even at the risk of incriminating himself by admitting to error.

The above passage raises a number of questions. By what criteria does Ibn Taymiyyah confirm the transmission of the reports on the incident as sound when the prevalent Ḥadīth methodology rejected them as unreliable? What is Ibn Taymiyyah's notion of *'iṣmah* if it does not extend to the Prophet being protected from Satanic suggestion in the transmission of Divine Revelation? How does Ibn Taymiyyah reconcile

رسول اللّٰہؐ اور
صحابہ کرام کو سجدہ
کرتے دیکھ تمام مکّہ
کے مشرکین بھی
سجدے میں چلے گئے
صحابی ولید بن مغیرہ
اور ابواحیحہ سعید بن
العاص کو چھوڑ کر



10۔ ابن ابی حاتم نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے ابن شہاب (رح) سے روایت کیا کہ جب سورۃ نجم نازل ہوئی اور مشرکین کہتے تھے اگر یہ آدمی ہمارے معبودوں کا ذکر خیر کے ساتھ کرے تو ہم اس کو اور اس کے اصحاب کو تسلیم کرلیں گے۔ لیکن وہ ان لوگوں کا ذکر اس لیے نہیں کرتے جو یہود و نصاری کے دین کے مخالف ہیں جیسے وہ ہمارے معبودوں کا ذکر برائی سے کرتے ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ پر کفار کی اذیتیں اور ان کی تکذیب بہ تشاق گزری اور ان کی گمراہی نے بہت پریشان کیا ہوا تھا۔ آپ کفار کی تکلیفوں کو روکنا چاہتے



Quran & Hadith Library

اس لیے نہیں کرتے جو یہود و نصاری کے دین کے مخالف ہیں جیسے وہ ہمارے معبودوں کا ذکر برائی سے کرتے ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ پر کفار کی اذیتیں اور ان کی تکذیب بہ تشاق گزری اور ان کی گمراہی نے بہت پریشان کیا ہوا تھا۔ آپ کفار کی تکلیفوں کو روکنا چاہتے

تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے سورۃ نجم اتاری اور فرمایا آیت افرءیتم اللات والعزی ومنوۃ الثالثۃ الاخری۔ تو شیطان نے ان کے ساتھ یہ کلمات ڈال دیئے جب طواغیت کا ذکر کیا تو یہ الفاظ کہے۔ وانہن لہن الغرانیق العلی وان شفاعتہن لہی التی ترتجی اور یہ شیطان کی سجع اور

جب رسول اللّٰہؐ مدینہ پہنچے تو
یہودیوں نے سوال کیا
کہ آپ تو مشرک ہیں
قرآن کے سورۃ النجم
میں یہ آیت، تِلْكَ
الْغَرَانِيق الْعُلَى وَإِنَّ
شَفَاعَتهنَّ تُرْتَجَى
،موجود ہے



اس کے فتنہ میں سے تھا تو یہ دونوں کلمات مکہ میں ایک مشرک کے دل میں واقع ہوئے
اور اس کے ساتھ ان کی زبانیں تیز ہوگئیں اور اس کے ساتھ ایک دوسرے کو خوشخبری
دینے لگے کہ محمد ﷺ اپنے پہلے اور اپنی قوم کے دین کی طرف لوٹ آئے۔ رسول اللہ
ﷺ جب نجم کے آخر میں پہنچے تو سجدہ کیا اور ہر ایک نے سجدہ کیا جو وہاں حاضر تھا
مسلمانوں اور مشرکین میں سے۔ یہ بات لوگوں میں پھیل گئی۔ اور اس کو شیطان نے خوب
پھیلایا یہاں تک کہ حبشہ کی زمین تک پہنچ گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ آیت

Quran & Hadith Library



دینے لگے کہ محمد ﷺ اپنے پہلے اور اپنی قوم کے دین کی طرف لوٹ آئے۔ رسول اللہ
ﷺ جب نجم کے آخر میں پہنچے تو سجدہ کیا اور ہر ایک نے سجدہ کیا جو وہاں حاضر تھا
مسلمانوں اور مشرکین میں سے۔ یہ بات لوگوں میں پھیل گئی۔ اور اس کو شیطان نے خوب
پھیلایا یہاں تک کہ حبشہ کی زمین تک پہنچ گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ آیت
وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنا فیصلہ واضح کردیا اور شیطان کی
بیچ سے برات فرمائی تو مشرکین لوٹ گئے اپنی گمراہی میں اور مسلمانوں سے اپنی دشمنی
کرنے لگے اور ان پر اور زیادہ سخت ہوگئے۔

رسول اللّٰہؐ کو
اپنی غلطی کا
احساس ہو گیا اور
فوراً سورۃ الحج
کی آیت نمبر 52
مینوفیکچر کی اور
کہہ دیا کہ

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا
نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطَانُ فِيٓ
اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّـٰهُ مَا يُلْقِى الشَّيْطَانُ
ثُـمَّ يُحْكِمُ اللّـٰهُ اٰيَاتِهٖ ۗ وَاللّـٰهُ عَلِيْـمٌ
حَكِيْمٌ (52)

اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی بھی ایسا رسول اور نبی نہیں بھیجا کہ جس
نے جب کوئی تمنا کی ہو اور شیطان نے اس کی تمنا میں کچھ آمیزش نہ
کی ہو، پھر اللہ شیطان کی آمیزش کو دور کر کے اپنی آیتوں کو مضبوط کر
دیتا ہے، اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

سورة النجم کی آیت

تِلْكَ الْغَرَانِيق الْعُلَى

وَإِنَّ شَفَاعَتهنَّ تُرْتَجَى

شیطان نے ہم سے

کہلوا دی تھی

تاریخ طبری، جلد 3،

صفحہ 883-881

کتاب صوتی

سلام صدا

WWW.HIWORD.IR

تاریخ طبری

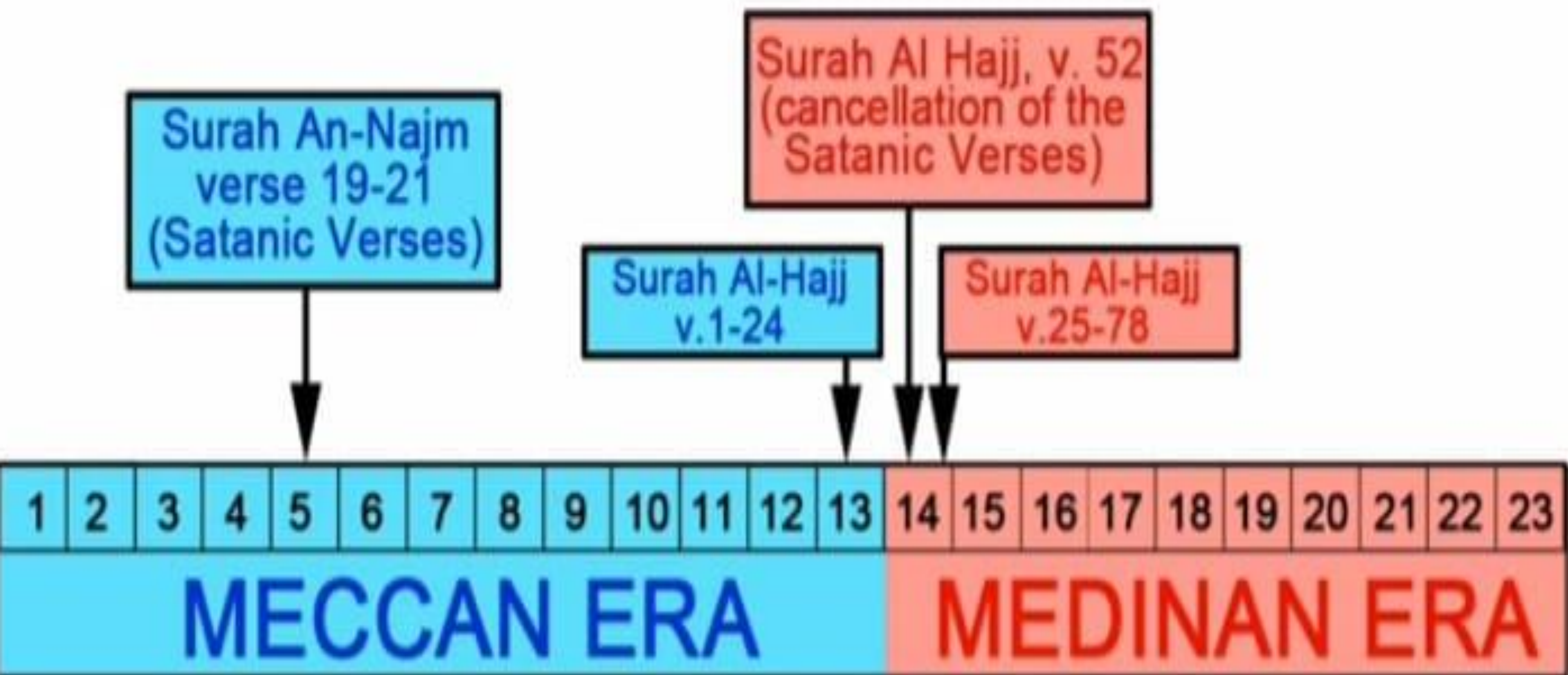
جلد ۳

سورۃ النجم آیت 19 سے 21
پانچ نبوی میں نازل ہوئی

سورۃ الحج آیت 1 سے 24
تیرہ نبوی میں نازل ہوئی

سورۃ الحج آیت
25 سے 78
ایک ہجری میں
نازل ہوئی
رسول اللّٰہ آٹھ سال
تک بُت پرستی
کرتے رہے

The Span of Years between Surah An-Najm, v.19-21 and Surah Al-Hajj, v. 52



The Span of Years between Surah An-Najm, v.19-21 and Surah Al-Hajj, v. 52

8 years period

Surah An-Najm verse 19-21 (Satanic Verses)

Surah Al-Hajj v.1-24

Surah Al Hajj, v. 52 (cancellation of the Satanic Verses)

Surah Al-Hajj v.25-78

1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23

MECCAN ERA

MEDINAN ERA

تقریبا تمام
مشہور اور
متقدمین کی
تفاسیر میں اس
واقعہ پر طویل
مباحث قائم کئے
گئے ہیں

زنان خدایان کعبه



LINK

https://youtu.be/9kQ-a086_Go

تفسیر بغوی، تفسیر
جلالین، احکام
القرآن لابن العربی،
تفسیر قرطبی، تفسیر
ابن کثیر، سمیت تمام
قابل ذکر مفسرین
نے اس واقعہ کو
بیان کیا ہے

Nabi
Asfi

رسول اللّٰہؐ 25
سال کی عمر تک
اپنے آبا و اجداد
کے ساتھ بتوں کی
پوجا کرتے تھے
عیسائی خدیجہ کا
ساتھ ملنے پر

عیسائیت کی تبلیغ کرنے لگے
عیسائیت میں بتوں کی پوجا حرام ہے

Nab
Asli

واقعہ شعب ابی
طالب کے بعد پھر
مشرک ہو گئے
مدینہ پہنچے تو
یہودیوں کو ساتھ
ملانے کے لئے
یہودی ہو گئے

Nabi
Asli

تورات پر عمل
کرنے لگے
تورات پر عمل
کرتے ہوئے
لوگوں کو
سزائیں بھی دیں

MECCA
SURAH AN-NAJM

MECCA
SURAH AN-NAJM

MEDINA
SURAH AL-HAJJ

Nabi
Asli

MECCA
SURAH AN-NAJM

8 YEARS

MEDINA
SURAH AL-HAJJ

The *Tafsirs*



Quran & Recitations
The Tafsirs
Science of Recitations
Quranic Science
Misc. Books
Translations
Search
Registration
Login
Forum
Testimonies
Rare Recitations
Similar Verses

Sura: 22 Al-Hajj (الحج) | Schools: Undefined | Display
Verse No: 52 | Tafsir: Tafsir al-Jalalayn

Tafsir al-Jalalayn تفسير *

{ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلاَ نَبِيٍّ إِلاَّ إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى ٱلشَّيْطَانُ فِيۤ أُمْنِيَّتِهِ فَيَنسَخُ ٱللَّهُ مَا يُلْقِي ٱلشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ ٱللَّهُ آيَاتِهِ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ }

And We did not send before you any messenger rasūl — this is a prophet who has been commanded to deliver a Message — or prophet nabī — one who has not been commanded to deliver anything — but that when he recited the scripture Satan cast into his recitation what is not from the Qur'ān but which those to whom he the prophet had been sent would find pleasing. The Prophet s had during an assembly of the men of Quraysh after reciting the following verses from sūrat al-Najm Have you considered Lāt and 'Uzzā? And Manāt the third one? 5319-20 added as a result of Satan casting them onto his tongue without his the Prophet's being aware of it the following words 'those are the high-flying cranes al-gharāniq al-'ulā and indeed their intercession is to be hoped for' and so they the men of Quraysh were thereby delighted. Gabriel however later informed him the Prophet of this that Satan had cast onto his tongue and he was grieved by it; but was subsequently comforted with this following verse that he might be reassured of God's pleasure thereat God abrogates nullifies whatever Satan had cast then God confirms His revelations. And God is Knower of Satan's casting of that which has been mentioned Wise in His enabling him Satan to do such things for He does whatever He will.

FREE ISLAMIC CALLIGAPHY

Ask Mufti

Ask Mufasser

Tafsir al-Jalalayn, trans. Feras Hamza

8 - اسلام کے بہت سے محمد میں

ایک اور محمد

اسلام کے نبی
محمد بن عبد اللّٰہ کے
والد عبداللّٰہ اور دادا عبدالمطلب
کا نکاح

ایک ساتھ ایک ہی مجلس اور ایک ہی نشست میں ہُوا

عبداللہ کا نکاح آمنہ سے

اُمّ النبی ﷺ

مسور بن مخرمہ اور ابوجعفر محمد بن علی بن الحسینؒ کہتے ہیں: آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب اپنے چچا وہیب بن عبد مناف بن زہرہ کی تربیت میں تھیں۔ عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی اپنے بیٹے عبداللہ (ابوالنبی ﷺ) کو لے کے ان کے ہاں گئے اور عبداللہ کے لئے آمنہ بنت وہب کی خواستگاری کی۔ چنانچہ نکاح ہو گیا۔

اسی مجلس میں خود اپنے لئے عبدالمطلب بن ہاشم نے وہیب کی بیٹی ہالہ کی خواستگاری کی اور یہ نکاح بھی ہو گیا' یہ دونوں عقد یعنی عبداللہ بن عبدالمطلب اور عبدالمطلب بن ہاشم کے ازدواج ایک ہی مجلس اور ایک ہی نشست میں ہوئے۔ ہالہ بنت وہیب کے بطن سے حمزہ پیدا ہوئے جو نسب میں تو رسول اللہ ﷺ کے چچا تھے مگر سن و عمر میں آنحضرت علیہ السلام کے رضاعی بھائی تھے۔

محمد بن السائب اور ابوالغیاض الخثعمی کہتے ہیں: عبداللہ بن عبدالمطلب نے جب آمنہ بنت وہب سے نکاح کیا تو وہیں تین دن بسر کئے' ان لوگوں میں یہ قاعدہ تھا کہ نکاح کے بعد بیوی کے پاس جاتے تو تین دن تک اسی گھر میں رہتے۔

قتیلہ بنت نوفل کی طرف سے پیشکش:

اس باب میں جو روایتیں اور خبریں ہم کو ملی ہیں ان میں اختلاف ہے کوئی تو کہتا ہے کہ وہ عورت ورقہ بن نوفل کی بہن قتیلہ تھیں' بنت نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی' اور کوئی کہتا ہے فاطمہ بنت مُرّ الخثعمیہ تھی۔

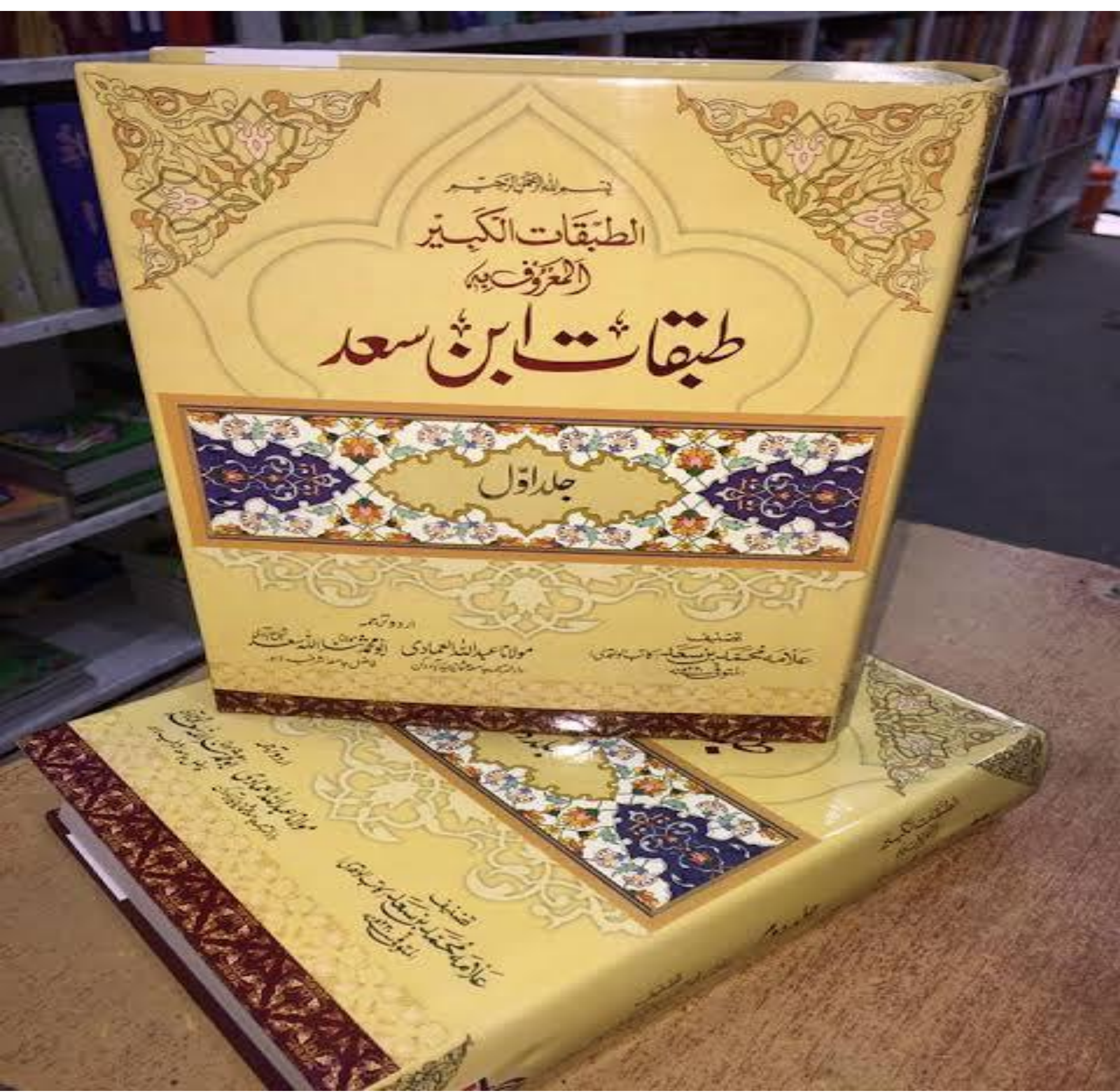
عروہ رحمۃ اللہ علیہ بن زبیر' محمد بن صفوان رحمۃ اللہ علیہ اور سعید بن جبیر کہتے ہیں: یہ عورت (جس نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے والد عبداللہ بن عبدالمطلب پر پیش کیا تھا) ورقہ بن نوفل کی بہن قتیلہ بن نوفل تھی وہ دیکھ کے اپنے لئے بَر (شوہر) پسند کرتی تھی۔ ❶

عبداللہ بن عبدالمطلب (ایک دن اتفاقاً) قتیلہ کے پاس سے گزرے اس نے اپنی ذات سے انہیں تمتع حاصل کرنے کے لئے بلایا اور ان کا کنارۂ دامن پکڑ لیا۔ عبداللہ نے انکار کیا کہ مجھے واپس آ جانے دے۔ وہاں سے جلدی نکل کے آمنہ بنت وہب کے پاس آئے اور ان سے ملے چنانچہ حمل ٹھہر گیا۔ رسول اللہ ﷺ کی ذات پاک کا بطن میں استقرار ہوا۔ بعد کو اس عورت

---

❶ اصل میں ہے کانت تنظر وتختار اعتیاف کے لغوی معنی اپنی پسند سے زاد و توشہ حاصل کرنے کے ہیں۔ لیکن محاورے میں اس کا وہی مفہوم ہے جو مذکور ہوا ہے۔

(نوٹ جدید محققین کا کہنا ہے
کہ طبقات ابن سعد---سیرت ابن
ہشام سے پہلے کی ہے)



سیرت النبی ﷺ پر

حضرت علامہ محمد عبدالملک ابن ہشام کی مشہور کتاب کا ترجمہ

عطاءُ النیام

ترجمہ

سیرت ابن ہشام





مصنف:

حضرت علامہ محمد عبدالملک ابن ہشام رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تخریج

ابو زین حضرت علامہ مولانا محمد اقبال قادری

اکبر بک سیلرز لاہور

مصنف:

حضرت علامہ محمد عبدالملک ابن ہشام رحمۃ اللہ علیہ

سیرت ابن ہشام

ترجمہ و تخریج

ابو زین حضرت علامہ مولانا محمد اقبال قادری



عبداللّٰہَ بن عبدالمطلب کا نکاح
آمنہ بنت وہب اور
عبد المطلب بن ہاشم بن عبد
مناف کا نکاح
ہالہ بنت وہب سے ہُوا
ہالہ بنت وہب کے بطن سے
حمزہ بن عبد المطلب 566
عیسوی میں پیدا ہُوے اور
آمنہ بنت وہب کے بطن سے
محمد بن عبد اللّٰہَ 570
عیسوی میں پیدا ہوئے

Asad Allāh (أَسَد ٱللَّٰه)

Sayyid ash-Shuhadāʾ (سَيِّدُ ٱلشُّهَدَاء)

Ḥamzah

حَمْزَة



Military Commander to Muhammad

In office

623–625

Succeeded by	Zubayr ibn al-Awwam Ali ibn Abi Talib (In Battle of Khaybar)

Personal details

Born	Hamza ibn Abdul Muttalib c. 568, or 566[1] Mecca, Hejaz, Arabia

محمد بن السائب اور ابو
الغیاض الخشعمی کہتے ہیں کہ
عبداللّٰہَ بن عبدالمطلب اور
آمنہ بنت وہب نکاح کے بعد
تین دن اُسی گھر میں ساتھ،
ساتھ رہے
زہری کہتے ہیں کہ
آمنہ بنت وہب نے عبداللّٰہَ بن
عبدالمطلب سے شادی کی
عبداللّٰہَ نے آمنہ سے
مباشرت کی اور رسول اللّٰہَ

آمنہ کے بطن میں بہ شکل حمل
مستقر ہوئے
اِس کے بعد عبداللّٰہؑ کے والد
نے
عبداللّٰہؑ کو ایک تجارتی قافلے
کے ساتھ بھیج دیا
حضرت عبد اللّٰہؑ قریش کے
ایک قافلے کے ساتھ
بغرض تجارت ملک شام گئے۔
دوران سفر بیمار ہو گئے
واپسی پر یہ قافلہ مدینہ
منورہ کے پاس سے گزرا تو

حضرت عبد اللّٰہؑ بیمار ہونے کی
وجہ سے
مدینہ ہی میں اپنے والد عبد
المطلب کے ننھیال
بنو عدی بن نجار کے ہاں ٹھہر
گئے
قافلہ مکہ پہنچا تو حضرت عبد
المطلب نے اپنے بیٹے کے بارے
میں دریافت فرمایا۔ قافلے والوں
نے بتایا وہ بیمار تھے اس لئے
واپسی پر مدینہ ٹھہر گئے۔
حضرت عبد المطلب نے

اپنے سب سے بڑے بیٹے حارث
کو عبد اللّٰہَ کی خبر لینے کے
لئے بھیجا لیکن حضرت حارث
بن عبد المطلب کے پہنچنے
سے پہلے حضرت عبد اللّٰہَ
فوت ہو چکے تھے اور انہیں
دارالنابغہ میں دفن کر دیا گیا تھا
رسول اللّٰہَ کے والد رسول اللّٰہَ
کے والدہ کے ساتھ
شادی کے بعد تین دن ہی رہے
اُس کے بعد انتقال کر گئے

بنت مر کے پاس سے جو اہل تبالہ کی ایک یہودیہ عورت تھی اور جس نے یہود کی بہت سی مذہبی کتابیں پڑھی تھیں گزرے' اس نے عبداللہ کے چہرے پر ایک خاص نور دیکھا اور اس سے کہا اے نوجوان اگر تو اسی وقت مجھ سے مباشرت کرتا ہے تو میں تجھے سو اونٹ دیتی ہوں' عبداللہ نے کہا:

اما الحرام فالممات دونه　　و الحل لا حل فاستبينه

فكيف بالا مر الذی تبغينه

ترجمہ: ''حرام ہو نہیں سکتا۔ اس سے موت اولی ہے اور حلال کی یہ شکل نہیں لہٰذا جو تم چاہتی ہو وہ بات کیسے ہو''۔

اس کے بعد انھوں نے یہ کہا کہ میں اس وقت اپنے باپ کے ساتھ ہوں اور کسی طرح ان کا ساتھ نہیں چھوڑ سکتا عبدالمطلب ان کو اپنے ساتھ لیے ہوئے چلے گئے اور انھوں نے آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ سے عبداللہ کی شادی کر دی۔ تین دن عبداللہ آمنہ کے پاس رہے۔ پھر پلٹے اور اب پھر اس خثعمیہ عورت کے پاس جس نے ان سے خواہش مباشرت کی تھی آئے اور کہا اب بھی اس بات کے لیے آمادہ ہو۔ اس نے کہا' اے شریف میں بدکار نہیں ہوں' میں نے تمہارے چہرے میں ایک نور دیکھا تھا' میری خواہش تھی کہ وہ نور مجھ میں آ جائے مگر اللہ کو یہ بات منظور نہ تھی کہ یہ سعادت مجھے نصیب ہو' اس نے جہاں مناسب سمجھا اسے ودیعت کر دیا۔ یہ بتاؤ یہاں سے جا کر تم نے کیا کیا؟ عبداللہ نے کہا میرے باپ نے میری شادی آمنہ بنت وہب سے کر دی اور میں تین دن ان کے ساتھ مقیم رہا۔ اس پر فاطمہ بنت مر نے چند شعر بھی کہے۔

عبداللہ کا انتقال:

زہری کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عبدالمطلب تمام قریش میں سب سے زیادہ حسین آدمی تھے کسی نے آمنہ بنت وہب سے ان کے حسن و جمال کی تعریف کی اور یہ بھی کہا۔ اگر جی چاہے تو ان سے شادی کر لو۔ آمنہ نے عبداللہ سے شادی کی عبداللہ نے ان سے مباشرت کی اور رسول اللہ ﷺ ان کے بطن میں بہ شکل حمل مستقر ہوئے اس کے بعد عبداللہ کے باپ نے ان کو ایک تجارتی قافلہ کے ساتھ مدینہ بھیج دیا تا کہ وہاں سے کھجور لے کر آئیں' اسی سفر میں عبداللہ نے مدینہ میں انتقال کیا جب ان کو واپس آنے میں دیر ہوئی' عبدالمطلب نے اپنے بیٹے حارث کو ان کی خبر کے لیے بھیجا۔ ان کو مدینہ آ کر معلوم ہوا کہ عبداللہ کا انتقال ہو گیا مگر واقدی کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک یہ بیان غلط ہے اصل واقعہ وہی ہے جو ام بکر بنت المسور نے بیان کیا ہے کہ عبدالمطلب اپنے بیٹے عبداللہ کو لے کر وہب کے پاس آئے اور خود اپنے بیٹے کی شادی کی درخواست کی۔ چنانچہ ایک ہی مجلس میں دونوں کی شادیاں ہو گئیں۔ عبدالمطلب کی شادی ہالہ بنت عبد مناف بن زہرہ سے اور عبداللہ کی شادی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ سے ہوئی۔

واقدی کہتے ہیں کہ ہم تمام ارباب سیر اس بات پر متفق ہیں کہ عبداللہ بن عبدالمطلب قریش کے ایک قافلہ کے ساتھ شام سے مدینہ آئے چونکہ وہ بیمار تھے اس لیے مدینہ میں ٹھہر گئے اور اسی قیام کے زمانے میں ان کا انتقال ہو گیا اور نابغہ کے یا جیسا کہ یہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ تابعہ کے گھر کے اس چھوٹے حجرے میں جو اگر تم اس گھر میں اپنے بائیں جانب سے داخل ہوتا ہے ملتا ہے دفن کر دیے گئے۔ اس خبر کے متعلق ہمارے ارباب سیر میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

عبدالمطلب بن ہاشم:

عبدالمطلب کا نام شیبہ ہے اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ان کے سر میں سفید بال تھے عبدالمطلب اس لیے نام ہوا کہ ان کے باپ

رسول اللّٰہَ کے والد
عبداللّٰہَ اور دادا عبدالمطلب کا
نکاح
آمنہ بنت وہب اور ہالہ بنت وہب
سے
ایک ہی دن، ایک ہی مجلس اور
ایک ہی نشست میں ہُوا تھا
عبدالمطلب کی بیوی ہالہ بنت
وہب سے
حمزہ بن عبد المطلب پیدا ہُوے
رسول اللّٰہَ چار سال بعد پیدا
ہوئے

حمزہ بن عبد المطلب رسول اللّٰہؐ سے چار سال بڑے تھے

علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی مصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

وقد ذکر العلمآء ان مرضعاتہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر

شرح الزرقانی علی المواھب ج1ص258، دارالکتب العلمیہ

کہ علماء نے ذکر فرمایا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانے والیاں دس ہیں

تفصیل یہ ہےکہ سب سے پہلے والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنھا نے دودھ پلایا ، پھر چند دن حضرت ثوییہ نے ، پھر حضرت حلیمہ سعدیہ نے ، ان کے علاوہ قبیلہ بنی سعد کی ایک خاتون نے جبکہ آپ سیدہ حلیمہ سعدیہ کے پاس تھے ، خولہ بنت منذر نے ، حضرت ام ایمن نے ، ام فروہ نے ، بنی سلیم کی تین کنواری خواتین عاتکہ بنت ہلال ، عاتکہ بنت مرہ اور عاتکہ بنت اوقص نے بھی آپ کو دودھ پلانے کی سعادت حاصل کی

علامہ زرقانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

امہ أرضعته تسعة أيام، ذكره صاحب المورد والغرر وغيرهما، وقيل: ثلاثة أيام، وقيل: سبعة أيام، حكاهما الخميس عن أهل السير، ووقع لبعضهم سبعة أشهر، وهو وهم كانہ اشتبہ علیه سبعۃ ایام باشھر، أو تحرف ذلك على الناقل عنه. وثويبة أياما قلائل قبل قدوم حليمة، وأرضعت قبله حمزة وبعده أبا سلمة المخزومي، رواه ابن سعد. وحليمة السعدية التي فازت بجناية سعدها منه، قاله ابن المنذر وابن الجوزي وعياض وغيرهم، وخولة بنت المنذر زيد أم بردة الأنصارية، ذكرها ابن ! في ذيل ا العدوى وتبعه في التجريد والمورد والعيون، قال الشامي: وهو وهم، وإنما أرضعت ولده إبراهيم، كما ذكر ابن سعد وابن عبد البر وغيرهما، وهو الذي في الإصابة بخطه وقد صرح ابن جماعة بأن ابن الأمين ذكرها في المراضع فوهم، قال: وتبعه على ذلك بعض العصريين

وكأنه على به الأمين : الأستيعاب عن اليعمري. في النور وامرأة من بني سعد غير حليمة أرضعته وهو عند حليمة، ذكره في الهدى وتجويز البرهان أنها خولة التي قبلها لا يصح، فخولة أنصارية، وهذه سعدية. أيمن بركة الحبشية، ذكرها القرطبي، والمشهور: أنها من الحواضن لا المراضع. وأم فروة ذكرها جعفر المستغفري. وثلاث نسوة من بني سليم، قال في الاستيعاب: مر به ﷺ على نسوة أبكار من بني سليم فأخرجن ثديهن فوضعتها في فيه فدرت، قال بعضهم: ولذا قال: أنا ابن العواتك من سليم، انتهى. لكن قال السهيلي: عاتكة بنت هلال أم عبد مناف عمة عاتكة بنت مرة أم هاشم وعائكة بنت الأوقص أم وهب جده ﷺ لأمه من عواتك ولدته ، ولذا قال: ابن العواتك من سليم، وقيل: في تأويل هذا الحديث أن ثلاث نسوة من بني سليم أرضعنه كل تسمى عاتكة، والأول أصح، انتهى

(ايضا ص259)

رسول اللّٰہَ کو دس عورتوں نے دودھ پلایا

والدہ ماجدہ آمنہ بنت وہب،
رسول اللّٰہَ کے چچا ابولہب کی لونڈی، ثویبہ، قبیلہ بنو سعد کی ایک خاتون، خولہ بنت منذر، اُم ایمن، اُم فروہ، بنی سلیم کی تین کنواری خواتین

عاتکہ بنت ہلال، عاتکہ بنت مرہ
اور عاتکہ بنت اوقص

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ
رسول اللّٰہ کی والدہ آمنہ
بنت وہب نے
اپنے پہلے اور اکیلے
لڑکے کو اپنے پاس
کیوں نہیں رکھّا، ایسی
کیا بات تھی، جانور بھی
اپنے

بچّے کو نہیں چھوڑتا
دوسری بات

ایک عورت دودھ
پلانے کے بعد
دوسری عورت کو
رسول اللّٰہؐ کو کیوں
پکڑا دیتیں تھیں

رسول اللّٰہ کو
اُن کی والدہ
آمنہ بنت وہب
نے
اپنا دودھ نہیں
پلایا

سیرۃ النبی ﷺ کی نہایت مفصل و مستند تصنیف

علامہ علی ابن برہان الدین حلبی کی

ام السیر

سیرۃ حلبیہ اردو

دار الاشاعت

مجبوراً عبدالمطلب
کو
دو دن بعد رسول
اللّٰہ کو
دودھ پلانے کے
لئے
ثویبہ کے حوالے
کرنا پڑا

وقت پیدا ہوئے کیونکہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں (قریش میں) جب کوئی بچہ رات کے وقت پیدا ہوتا تو اس کو ایک برتن کے نیچے رکھ دیا جاتا اور لوگ صبح ہونے تک (غالباً شگون کی وجہ سے) اس کو نہیں دیکھتے تھے۔ چنانچہ جب آنحضرت ﷺ (رات کے وقت) پیدا ہوئے تو آپ کو ایک برتن کے نیچے رکھ دیا گیا جو ایک پیانہ تھا۔ ایک روایت کے مطابق یہ ایک بڑا پیانہ تھا۔ جب صبح ہوئی تو لوگ اس پیانے کے پاس (آپ ﷺ کو دیکھنے کے لئے) آئے مگر انہوں نے دیکھا کہ وہ پیانہ یعنی برتن پھٹ کر دو ٹکڑے ہو چکا تھا اور آنحضرت ﷺ کی نگاہیں آسمان کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ لوگوں کو یہ دیکھ کر سخت تعجب ہوا۔

انگوٹھے سے دودھ ...... آپ کی والدہ (حضرت آمنہ) سے روایت ہے کہ میں نے (آپ کی پیدائش کے بعد) آپ کے اوپر ایک برتن ڈھانپ دیا مگر (صبح کو) میں نے دیکھا کہ وہ برتن پھٹ کر آپ ﷺ کے اوپر سے ہٹ چکا ہے اور آپ ﷺ (اس حال میں تھے کہ) اپنا انگوٹھا چوس رہے تھے جس سے دودھ نکل رہا تھا الخ۔

بچوں کے انگھوٹھے میں رزق ...... عرائس میں ہے کہ فرعون نے (جب حضرت موسیٰ کی پیدائش کے ڈر سے) یہ حکم دیا کہ بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے ہر بچہ کو قتل کر دیا جائے تو عورتیں یہ کرنے لگیں کہ جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو اسے لے کر چپکے سے کسی وادی یا غار میں لے جاتیں اور اس میں بچے کو چھپا دیتیں اللہ تعالیٰ اس بچے کے لئے فرشتوں میں سے کسی کو متعین فرما دیتا جو اس کو کھلاتا پلاتا یہاں تک کہ (بڑے ہو کر وہ بچہ) لوگوں میں آملتا (سامری جادوگر جو اسی زمانے میں پیدا ہوا تھا) اس کی ماں نے اسے بھی اسی طرح ایک غار میں چھپا دیا تھا اس کے پاس جو فرشتہ (اس کو کھلانے پلانے کے لئے) آیا وہ حضرت جبرئیلؑ تھے۔ یہ سامری اس غار میں (انگھوٹا چوسا کرتا تھا اور) اس کے ایک ہاتھ کے انگوٹھے میں سے مسکہ نکلتا تھا اور دوسرے سے شہد نکلتا تھا، اسی وجہ سے جب دودھ پینے والا بچہ بھوکا ہوتا ہے تو وہ اپنا انگوٹھا چوستا ہے۔ چنانچہ انگوٹھا چوسنے کے متعلق روایت ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ ان کے لئے رزق رکھ دیا ہے یہ سامری ایک منافق تھا جو ظاہر میں حضرت موسیٰ پر ایمان لے آنے کا دعویٰ کرتا تھا اور اپنے کفر کو چھپاتا تھا۔

عبدالمطلب کو ولادت کی خبر ...... (آنحضرت ﷺ کی پیدائش کے بعد آپ ﷺ پر برتن ڈھانپ دیئے جانے کے متعلق ذکر کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں) ایک روایت میں ہے کہ یہ عبدالمطلب تھے جنہوں نے آنحضرت ﷺ کو عورتوں کے سپرد کیا کہ وہ آپ ﷺ پر برتن ڈھانپ دیں۔

(اقول) مؤلف کہتے ہیں :۔ یہ بات آگے آنے والی ابن اسحاق کی اس روایت کے مطابق ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیدائش کے بعد آپ کی والدہ نے آنحضرت ﷺ کے دادا عبدالمطلب کو بلانے کے لئے آدمی بھیجا۔ عبدالمطلب اس رات کعبے کا طواف کر رہے تھے۔ عبدالمطلب حضرت آمنہ کے پاس آئے ___ تو حضرت آمنہ نے کہا،

"اے ابوالحارث! آپ کے یہاں بچہ پیدا ہوا ہے جو عجیب ہے"۔

ولادت کے عجائبات ...... عبدالمطلب اتنی بات سن کر گھبرا گئے اور کہنے لگے کیا وہ مکمل انسان نہیں ہے؟ حضرت آمنہ نے جواب دیا۔

"ہاں (مکمل انسان ہے) مگر وہ اس طرح پیدا ہوا کہ وہ سجدے کی حالت میں تھا۔ پھر اس نے اپنا سر اٹھایا اور انگلیاں آسمان کی طرف اٹھائیں"۔

رسول اللّٰہؐ
جب پیدا ہوئے تو اُن کی
والدہ آمنہ بنت وہب
رسول اللّٰہؐ کو دیکھ کر ڈؔر
گئیں
کسی دوسرے سے
عبدالمطلب کو بُلوایا
عبدالمطلب بھی جب گھر
آئے تو وہ بھی گھبرا
گئے

تو مولود کو طواف کعبہ...... اس کے بعد حضرت آمنہ نے بچے کو کپڑے سے نکال کر عبد المطلب کو دیا۔ عبد المطلب نے آپ کو دیکھا اور اس کے بعد آپ ﷺ کو لے کر کعبے میں گئے پھر (طواف کرنے کے بعد) آپ ﷺ کو واپس حضرت آمنہ کو لا کر دیا (اس کے بعد غالباً عبد المطلب نے آپ کو برتن سے ڈھانپنے کے لئے کہا ہوگا)

مگر اس میں ابن درید کی اس روایت سے شبہ پیدا ہوتا ہے کہ (آنحضرت ﷺ کی ولادت کے بعد) حضرت آمنہ نے آپ کو ایک بڑے برتن سے ڈھانپ دیا تاکہ عبد المطلب سے پہلے آپ کو کوئی دیکھنے نہ پائے۔ چنانچہ آپ کے دادا آئے تو دیکھا کہ وہ برتن ٹوٹ چکا تھا۔

بچے پر برتن ڈھکنے کی کوشش...... (یہ شبہ دور کرنے کے لئے) کہا جاسکتا ہے کہ ممکن ہے آپ کے دادا (عبد المطلب) نے آپ کو برتن کے ٹوٹنے کے بعد ہی گود میں لیا ہو اور پھر آپ کو کعبے میں لے کر گئے ہوں۔ پھر کعبے سے واپس لانے کے بعد انہوں نے آپ ﷺ کو حضرت آمنہ اور دوسری عورتوں کے سپرد کیا ہو تاکہ صبح ہونے تک آپ پر دوسرا برتن ڈھانپ دیا جائے اور اس کے بعد یہ دوسرا برتن بھی ٹوٹ کر ٹکڑے ہو گیا ہو۔ اس طرح یہ روایت حضرت آمنہ کے اس قول کے خلاف نہیں رہتی جس میں انہوں نے کہا ہے کہ میں نے دیکھا کہ وہ برتن پھٹ کر آپ کے اوپر سے ہٹ چکا ہے اور آپ (اس حال میں تھے کہ) اپنا انگوٹھا چوس رہے تھے (اس ذیل میں ایک حکایت نقل کرتے ہیں کہ)۔

لیاس جس کی ذہانت اور حافظہ ضرب المثل ہے اس سے روایت ہے کہ مجھے اپنی پیدائش کی رات یاد ہے (میری پیدائش کے بعد) میری ماں نے میرے اوپر ایک برتن رکھ دیا تھا۔ لیاس نے ایک مرتبہ اپنی ماں سے پوچھا کہ میری پیدائش کے قریب تم نے کوئی آواز سنی تھی۔ میں نے کہا کہ ہاں بیٹے مجھے ایسا لگا تھا جیسے کوئی طباق اوپر سے نیچے گر پڑا ہو۔ میں اس آواز سے اتنی گھبرائی کہ اسی وقت تم پیدا ہو گئے۔

بعض محققین (لیاس کی غیر معمولی ذہانت وذکاوت کے متعلق) کہتے ہیں کہ ہر سو سال کے بعد ایک ایسا شخص پیدا ہوتا ہے جس کی عقل بالکل مکمل ہوتی ہے لیاس ان ہی لوگوں میں سے تھا۔ شاید یہی مراد ہے اس حدیث سے کہ اللہ تعالیٰ ہر سال میں ایک ایسے شخص (یعنی مجدّد کو پیدا فرماتا ہے جو اس امت کے دین کو زندہ کرتا ہے۔ سو سال سے مراد ہے صدی کے آخر میں تاکہ اسے اس کے بعد آنے والی صدی کا ابتدائی حصہ زندگی میں ملے۔ مگر میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ لیاس بھی مجدّدوں میں سے تھے یا نہیں۔ واللہ اعلم

نبی کی ولادت اور شیطان کی چیخ...... تفسیر ابن مخلد جس کے بارے میں ابن حزم نے کہا ہے کہ اس جیسی کتاب دوسری نہیں لکھی گئی اس میں ہے کہ شیطان صرف چار مرتبہ نہایت مصیبت اور غم کے ساتھ چیخا ہے۔ ایک دفعہ اس وقت چیخا جب اس کو اللہ تعالیٰ نے ملعون اور راندۂ درگاہ کیا۔ دوسری بار وہ اس وقت چیخا جب اس کو آسمانوں سے زمین پر اتار دیا گیا۔ تیسری بار وہ اس وقت چیخا جب آنحضرت ﷺ کی ولادت ہوئی۔ بعض حضرات کے قول کے مطابق یہاں آنحضرت ﷺ کی ولادت سے مراد آپ کی بعثت یعنی نبوت ملنے کا دن ہے (کہ تیسری بار اس وقت چیخا) اور چوتھی بار اس وقت چیخا جب آنحضرت ﷺ پر سورۂ فاتحہ نازل ہوئی۔

آنحضرت ﷺ کی ولادت کے وقت شیطان کے چیخنے کی طرف کتاب عیون الاثر کے مصنف نے اس شعر میں اشارہ کیا ہے۔

رسول اللّٰہؐ

کی والدہ نے

رسول اللّٰہؐ کو

ایک برتن میں

رکھ کر برتن کو

بند کر دیا دو دن

رسول اللّٰہؐ کی
والدہ رسول اللّٰہؐ کو
نہ تو اپنا دودھ پلانا
چاہتیں تھیں
نہ اپنے پاس ، اور
نہ ہی اپنے گھر میں
رکھنا چاہتی تھیں

مجبوراً عبدالمطلب
کو اپنے لڑکے
رسول اللّٰہؐ کو
دودھ پلانے کے
لئے
بار بار دایہ کا
انتظام کرنا پڑتا رہا

کسی، کسی قدیم
اسلامی کُتب میں
آٹھ دایہ لکھیں گئیں
ہیں کسی، کسی میں
دس
عبدالمطلب کا شمار
مکّہ کے رئیسوں
میں ہوتا تھا

رسول اللّٰہ کی
والدہ آمنہ بنت
وہب
ایک لمحہ بھی
رسول اللّٰہ کو
دیکھنا پسند نہیں
کرتیں تھیں

دو سال بعد
دایہ حلیمہ
رسول اللّٰہ کو آمنہ
بنت وہب کے پاس
لائیں
رسول اللّٰہ کی
والدہ

اپنے گھر میں
داخل نہیں
ہونے دیا اور
واپس
حلیمہ کے گھر
بھیج دیا

رسول اللّٰہَ اپنی
والدہ کے بچپن کے
حرکات سے اِس
قدر ناراض تھے کہ
اپنی والدہ کے لئے
دعائے مغفرت
نہیں کی

تمام ممالیہ جانداروں
اور عورت کے
عادات اور خصلتیں
ایک ہی ہیں
بَچہ ہونے کے لئے مادہ
کو نَر سے جوڑا کھانا
اور بچّے کے پیدا
ہونے کے بعد اپنا دودھ
پلانا

بَچّے کو اپنے سے
الگ نہ ہونے دینا

عرب کی عورتیں
بھی اسی دنیا کی
تھیں
آسمان سے نازل
نہیں ہوئیں تھیں

دوسری بات

رسول اللّٰہؐ کو دوسری عورتوں کا دودھ پلانے جیسا کوئی اور واقعہ کیوں نہیں ملتا ؟

حمزہ بن عبد المطلب اور ثویبہ کا واقعہ

رسول اللّٰہؐ کے واقعہ پر پردہ ڈالنے کے لئے گڑھا گیا

تمام حقائق قدیم اسلامی کُتب
میں موجود ہیں
تمام ابتدائی قدیم اسلامی کُتب
کو
لکھنے والے غیر مسلم
تھے
خلافتِ عباسیہ کے خلیفاؤں
نے
تمام حقائق کو توہمات اور
افسانوں
کے نقاب میں چُھپوا دیا تھا

لیکن اسلامی واقعات پر
پہنائے گئے
نقاب کے چِلمن کو
گیلیلیو کی دوربین سے
دیکھا جائے تو
حُسن کے تمام نَقْش و
نگار سامنے آ جاتے ہیں
دیکھنے والا کوئی
بھی ہو

کیا رسول اللّٰہ عبدالمطلب کی اولاد ہیں ؟

بخاری شریف حدیث نمبر

2864 /2874 /2930 /3042 /4315 /4316 /4317

HUDA

تجرید
صحیح
بخاری شریف

Tajreed
SAHEEH
BUKHARI SHAREEF

Urdu Translation in Roman Script

Imamul Mohadiseen
Abu Abdullah Mohammed Bin Ismail Bukhari (r.a)

Tajreed SAHEEH BUKHARI SHAREEF
Imamul Mohadiseen
Abu Abdullah Mohammed Bin Ismail Bukhari (r.a)
HUDA

رسول اللہ

خود فرما رہے ہیں کہ

مَیں اللہ کا نبی ہوں

مَیں جھوٹ نہیں بول رہا

ہوں

مَیں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں

بُخاری شریف مترجم عربی اردو

فیصل انٹرنیشنل

بُخاری شریف مترجم عربی اردو

اوّل ۱

دوم ۲

سوم ۳

فیصل انٹرنیشنل

رسول اللّٰہؐ خود فرما رہے ہیں کہ مَیں عبدالمطلب کی اولاد ہوں، عبدالمطلب کا بیٹا ہوں

صحيح البخاري

SH AL BAHIUKHARI

أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ
أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

[٢٨٦٤]

سے اترے اور (تنہا میدان میں آکر) فرمانے لگے میں اللہ کا نبی ہوں' اس میں بالکل جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ براءؓ نے کہا کہ آنحضرت ﷺ سے زیادہ بہادر اس دن کوئی بھی نہیں تھا۔

Arabic  

أنا النبي لا كذب أنا ابن عبد المطلب [٢٨٦٤

'ana alnabiu la kadhib 'ana abn eabd almutalib [2864

Urdu  

میں نبی ہوں، کوئی جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں [2864]

(۲۸۶۴) ہم سے قتیبہ نے بیان کیا' کہا ہم سے سہل بن یوسف نے بیان کیا' ان سے شعبہ نے' ان سے ابو اسحاق نے کہ ایک شخص نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا حنین کی لڑائی میں آپ لوگ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر چلے گئے تھے؟ براء رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرار نہیں ہوئے تھے۔ ہوازن کے لوگ (جن سے اس لڑائی میں مقابلہ تھا) بڑے تیر انداز تھے' جب ہمارا ان سے سامنا ہوا تو شروع میں ہم نے حملہ کر کے انہیں شکست دے دی' پھر مسلمان مال غنیمت پر ٹوٹ پڑے اور دشمن نے تیروں کی ہم پر بارش شروع کر دی پھر بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے نہیں ہٹے۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ اپنے سفید خچر پر سوار تھے' ابو سفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اس کی لگام تھامے ہوئے تھے اور آپؐ یہ شعر فرما رہے تھے کہ "میں نبی ہوں اس میں جھوٹ کا کوئی دخل نہیں' میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں"۔

٢٨٦٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: ((قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

(۲۸۶۴) ہم سے قتیبہ نے بیان کیا' کہا ہم سے سہل بن یوسف نے بیان کیا' ان سے شعبہ نے' ان سے ابو اسحاق نے کہ ایک شخص نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا حنین کی لڑائی میں آپ لوگ رسول

أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: لَكِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَفِرَّ، إِنَّ هَوَازِنَ كَانُوا قَوْمًا رُمَاةً، وَإِنَّا لَمَّا لَقِينَاهُمْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ فَانْهَزَمُوا، فَأَقْبَلَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْغَنَائِمِ، فَاسْتَقْبَلُونَا بِالسِّهَامِ. فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَفِرَّ. فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَإِنَّهُ لَعَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ، وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ)).

[أطرافه في: ٢٨٧٤، ٢٩٣٠، ٣٠٤٢، ٤٣١٥، ٤٣١٦، ٤٣١٧].

اللہ ﷺ کو چھوڑ کر چلے گئے تھے؟ براء رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں لیکن رسول اللہ ﷺ فرار نہیں ہوئے تھے۔ ہوازن کے لوگ (جن سے اس لڑائی میں مقابلہ تھا) بڑے تیر انداز تھے' جب ہمارا ان سے سامنا ہوا تو شروع میں ہم نے حملہ کر کے انہیں شکست دے دی' پھر مسلمان مال غنیمت پر ٹوٹ پڑے اور دشمن نے تیروں کی ہم پر بارش شروع کر دی پھر بھی رسول کریم ﷺ اپنی جگہ سے نہیں ہٹے۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ اپنے سفید خچر پر سوار تھے' ابو سفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اس کی لگام تھامے ہوئے تھے اور آپؐ یہ شعر فرما رہے تھے کہ "میں نبی ہوں اس میں جھوٹ کا کوئی دخل نہیں' میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں"۔

(۲۸۷۴) ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا، ان سے سفیان ثوری نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو اسحاق نے بیان کیا براء بن عازبؓ سے کہ ان سے ایک شخص نے پوچھا اے ابو عمارہ! کیا آپ لوگوں نے (مسلمانوں کے لشکر نے) حنین کی لڑائی میں پیٹھ پھیر لی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں خدا گواہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہیں پھیری تھی البتہ جلد باز لوگ (میدان سے) بھاگ پڑے تھے (اور وہ لوٹ میں لگ گئے تھے) قبیلہ ہوازن



نے ان پر تیر برسانے شروع کر دیئے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان بن حارث اس کی لگام تھامے ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ میں نبی ہوں جس میں جھوٹ کا کوئی دخل نہیں۔ میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔

٢٨٧٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عُمَارَةَ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ، [illegible] اللهِ مَا وَلَّى النَّبِيُّ ﷺ، وَلَكِنْ وَلَّى سَرَعَانُ النَّاسِ، فَلَقِيَهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَالنَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ، وَأَبُو

(۲۸۷۴) ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا' کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا' ان سے سفیان ثوری نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو اسحاق نے بیان کیا براء بن عازبؓ سے کہ ان سے ایک شخص نے پوچھا اے ابو عمارہ! کیا آپ لوگوں نے (مسلمانوں کے لشکر نے) حنین کی لڑائی میں پیٹھ پھیرلی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں خدا گواہ ہے نبی کریم ﷺ نے پیٹھ نہیں پھیری تھی البتہ جلد باز لوگ (میدان سے) بھاگ پڑے تھے (اور وہ لوٹ میں لگ گئے تھے) قبیلہ ہوازن

سُفْيَانُ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ)). [راجع: ٢٨٦٤]

نے ان پر تیر برسانے شروع کردیئے لیکن نبی کریم ﷺ اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان بن حارث اس کی لگام تھامے ہوئے تھے۔ آنحضرت ﷺ فرما رہے تھے کہ میں نبی ہوں جس میں جھوٹ کا کوئی دخل نہیں۔ میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔

(۲۹۳۰) ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا' کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا' ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا' کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا' ان سے ایک صاحب نے پوچھا تھا کہ ابو عمارہ! کیا آپ لوگوں نے حنین کی لڑائی میں فرار اختیار کیا تھا؟ براء رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں خدا کی قسم' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پشت ہرگز نہیں پھیری تھی۔ البتہ آپؐ کے اصحاب میں جو نوجوان تھے بے سرو سامان جن کے پاس نہ زرہ تھی' نہ کوئی ہتھیار بھی نہیں لے گئے تھے' انہوں نے ضرور میدان چھوڑ دیا تھا کیونکہ مقابلہ میں ہوازن اور بنو نصر کے بہترین تیز انداز تھے کہ کم ہی ان کا کوئی تیر خطا جاتا۔ چنانچہ انہوں نے خوب تیر برسائے اور شاید ہی کوئی نشانہ ان کا خطا ہوا ہو (اس دوران میں مسلمان) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر جمع ہو گئے۔ آپؐ اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور آپؐ کے چچیرے بھائی ابو سفیان بن حارث ابن عبدالمطلب آپؐ کی سواری کی لگام تھامے ہوئے تھے۔ حضور نے سواری سے اتر کر اللہ تعالیٰ سے مدد کی دعا مانگی۔ پھر فرمایا میں نبی ہوں اس میں غلط بیانی کا کوئی شائبہ نہیں' میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔ اس کے بعد آپؐ نے اپنے اصحاب کی (نئے طریقے پر) صف بندی کی۔

٢٩٣٠- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ - وَسَأَلَهُ رَجُلٌ: أَكُنْتُمْ فَرَرْتُمْ يَا أَبَا عُمَارَةَ يَوْمَ حُنَيْنٍ - قَالَ لاَ وَاللهِ، مَا وَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ وَخِفَافُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ بِسِلاَحٍ، فَأَتَوْا قَوْمًا رُمَاةً جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِي نَصْرٍ، مَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ، فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ، فَأَقْبَلُوا هُنَالِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَابْنُ عَمِّهِ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُودُ بِهِ، فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ ثُمَّ قَالَ: ((أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ)). ثُمَّ صَفَّ أَصْحَابَهُ)).

[راجع: ٢٨٦٤]

(۲۹۳۰) ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا' کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا' ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا' کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا' ان سے ایک صاحب نے پوچھا تھا کہ ابو عمارہ! کیا آپ لوگوں نے حنین کی لڑائی میں فرار اختیار کیا تھا؟ براء رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں خدا کی قسم' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پشت ہرگز نہیں پھیری تھی۔ البتہ آپؐ کے اصحاب میں جو نوجوان تھے بے سروسامان جن کے پاس نہ زرہ تھی' نہ خود اور کوئی ہتھیار بھی نہیں لے گئے تھے' انہوں نے ضرور میدان چھوڑ دیا تھا کیونکہ مقابلہ میں ہوازن اور بنو نصر کے بہترین تیز انداز تھے کہ کم ہی ان کا کوئی تیر خطا جاتا۔ چنانچہ انہوں نے خوب تیر برسائے اور شاید ہی کوئی نشانہ ان کا خطا ہوا ہو (اس دوران میں مسلمان) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر جمع ہو گئے۔ آپؐ اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور آپؐ کے چچیرے بھائی ابو سفیان بن حارث ابن عبدالمطلب آپؐ کی سواری کی لگام تھامے ہوئے تھے۔ حضور نے سواری سے اتر کر اللہ تعالیٰ سے مدد کی دعا مانگی۔ پھر فرمایا میں نبی ہوں اس میں غلط بیانی کا کوئی شائبہ نہیں' میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔ اس کے بعد آپؐ نے اپنے اصحاب کی (نئے طریقے پر) صف بندی کی۔

(۳۰۴۲) ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے' ان سے اسرائیل نے' ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا' اے ابو عمارہ! کیا آپ لوگ حنین کی جنگ میں واقعی فرار ہو گئے تھے ؟ ابو اسحاق نے کہا میں سن رہا تھا' براءؓ نے یہ جواب دیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن اپنی جگہ سے بالکل نہیں ہٹے تھے۔ ابو سفیان بن حارث بن عبدالمطلب آپ کے خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے' جس وقت مشرکین نے آپ کو چاروں طرف سے گھیر لیا تو آپ سواری

سے اترے اور (تنہا میدان میں آکر) فرمانے لگے میں اللہ کا نبی ہوں' اس میں بالکل جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ براءؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بہادر اس دن کوئی بھی نہیں تھا۔

٣٠٤٢- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: ((سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا أَبَا عُمَارَةَ، أَوَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ الْبَرَاءُ وَأَنَا أَسْمَعُ: أَمَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمْ يُوَلِّ يَوْمَئِذٍ، كَانَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِهِ، فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُونَ نَزَلَ فَجَعَلَ

(۳۰۴۲) ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے' ان سے اسرائیل نے' ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا' اے ابو عمارہ! کیا آپ لوگ حنین کی جنگ میں واقعی فرار ہو گئے تھے؟ ابو اسحاق نے کہا میں سن رہا تھا' براءؓ نے یہ جواب دیا کہ رسول کریم ﷺ اس دن اپنی جگہ سے بالکل نہیں ہٹے تھے۔ ابو سفیان بن حارث بن عبدالمطلب آپ کے خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے' جس وقت مشرکین نے آپ کو چاروں طرف سے گھیر لیا تو آپ سواری

يَقُولُ: ((أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبَ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ)). فَمَا رُئِيَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ أَشَدُّ مِنْهُ)). [راجع: ٢٨٦٤]

سے اترے اور (تنہا میدان میں آکر) فرمانے لگے میں اللہ کا نبی ہوں' اس میں بالکل جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ براءؓ نے کہا کہ آنحضرت ﷺ سے زیادہ بہادر اس دن کوئی بھی نہیں تھا۔

(۴۳۱۵) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا' کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا' ان سے ابو اسحاق نے' کہا کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا' ان کے یہاں ایک شخص آیا اور ان سے کہنے لگا کہ اے ابو عمارہ! کیا تم نے حنین کی لڑائی میں پیٹھ پھیر لی تھی؟ انہوں نے کہا' میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے نہیں ہٹے تھے۔ البتہ جو لوگ قوم میں جلد باز تھے' انہوں نے اپنی جلد بازی کا ثبوت دیا تھا' پس قبیلہ ہوازن والوں نے ان پر تیر برسائے۔ ابو سفیان بن حارث رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے "میں نبی ہوں اس میں بالکل جھوٹ نہیں' میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔

قَالَ: ذَلِكَ.

آپ حنین میں شریک تھے؟ انہوں نے کہا کہ اس سے بھی پہلے میں کئی غزوات میں شریک ہو چکا ہوں۔

٤٣١٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عُمَارَةَ أَتَوَلَّيْتَ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ فَقَالَ: أَمَّا أَنَا فَأَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ لَمْ يُوَلِّ وَلَكِنْ عَجِلَ سَرَعَانُ الْقَوْمِ فَرَشَقَتْهُمْ هَوَازِنُ. وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِرَأْسِ بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ يَقُولُ:

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

(۴۳۱۵) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا' کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا' ان سے ابواسحاق نے' کہا کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا' ان کے یہاں ایک شخص آیا اور ان سے کہنے لگا کہ اے ابوعمارہ! کیا تم نے حنین کی لڑائی میں پیٹھ پھیر لی تھی؟ انہوں نے کہا' میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ اپنی جگہ سے نہیں ہٹے تھے۔ البتہ جو لوگ قوم میں جلدباز تھے' انہوں نے اپنی جلدبازی کا ثبوت دیا تھا' پس قبیلہ ہوازن والوں نے ان پر تیر برسائے۔ ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے سفید خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے اور حضور ﷺ فرما رہے تھے "میں نبی ہوں اس میں بالکل جھوٹ نہیں' میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔

(۴۳۱۶) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا' کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا' ان سے ابواسحاق نے کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا' میں سن رہا تھا کہ تم لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حنین میں پیٹھ پھیری تھی؟ انہوں نے کہا جہاں تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق ہے تو آپ نے پیٹھ نہیں پھیری تھی۔ ہوا یہ تھا کہ ہوازن والے بڑے تیرانداز تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا تھا میں نبی ہوں' اس میں جھوٹ نہیں' میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔

٤٣١٦- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قِيلَ لِلْبَرَاءِ وَأَنَا أَسْمَعُ أَوَلَّيْتُمْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ فَقَالَ: أَمَّا النَّبِيُّ ﷺ فَلَا، كَانُوا رُمَاةً فَقَالَ:

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ

أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

[راجع: ٢٨٦٤]

(۴۳۱۶) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا' کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا' ان سے ابواسحٰق نے کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا' میں سن رہا تھا کہ تم لوگوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوۂ حنین میں پیٹھ پھیری تھی؟ انہوں نے کہا جہاں تک حضور اکرم ﷺ کا تعلق ہے تو آپ نے پیٹھ نہیں پھیری تھی۔ ہوا یہ تھا کہ ہوازن والے بڑے تیرانداز تھے حضور ﷺ نے اس موقع پر فرمایا تھا میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔

(۴۳۱۷) مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا' کہا ہم سے غندر نے بیان کیا' ان سے شعبہ نے بیان کیا' ان سے ابواسحاق نے' انہوں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے قبیلہ قیس کے ایک آدمی نے پوچھا کہ کیا تم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۂ حنین میں چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے؟ انہوں نے کہا لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے نہیں ہٹے تھے۔ قبیلہ ہوازن کے لوگ تیرانداز تھے' جب ان پر ہم نے حملہ کیا تو وہ پسپا ہو گئے پھر ہم لوگ مال غنیمت میں لگ گئے۔ آخر ہمیں ان کے تیروں کا سامنا کرنا پڑا۔ میں نے خود دیکھا تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ اس کی لگام تھامے ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے' میں نبی ہوں' اس میں جھوٹ نہیں۔ اسرائیل اور زہیر نے بیان کیا کہ بعد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر سے اتر گئے۔

٤٣١٧- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ قَيْسٍ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ فَقَالَ: لَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَفِرَّ، كَانَتْ هَوَازِنُ رُمَاةً وَإِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمُ انْكَشَفُوا، فَأَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتُقْبِلْنَا بِالسِّهَامِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ، وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ آخِذٌ بِزِمَامِهَا وَهُوَ يَقُولُ: أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ. قَالَ إِسْرَائِيلُ وَزُهَيْرٌ: نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَغْلَتِهِ.

[راجع: ٢٨٦٤]

(۴۳۱۷) مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا' کہا ہم سے غندر نے بیان کیا' ان سے شعبہ نے بیان کیا' ان سے ابواسحاق نے' انہوں نے براء ؓ سے سنا اور ان سے قبیلہ قیس کے ایک آدمی نے پوچھا کہ کیا تم لوگ نبی کریم ﷺ کو غزوۂ حنین میں چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے؟ انہوں نے کہا لیکن حضور اکرم ﷺ اپنی جگہ سے نہیں ہٹے تھے۔ قبیلہ ہوازن کے لوگ تیرانداز تھے' جب ان پر ہم نے حملہ کیا تو وہ پسپا ہو گئے پھر ہم لوگ مال غنیمت میں لگ گئے۔ آخر ہمیں ان کے تیروں کا سامنا کرنا پڑا۔ میں نے خود دیکھا تھا کہ حضور اکرم ﷺ اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور حضرت ابوسفیان ؓ اس کی لگام تھامے ہوئے تھے۔ حضور ﷺ فرما رہے تھے' میں نبی ہوں' اس میں جھوٹ نہیں۔ اسرائیل اور زہیر نے بیان کیا کہ بعد میں حضور ﷺ اپنے خچر سے اتر گئے۔

رسول اللّٰہ کے
ولادت سے
دو سال پہلے ہی
رسول اللّٰہ کے والد
عبداللّٰہ بن
عبدالمطلب کا
انتقال ہو گیا تھا

اَب علماء پھنس
جانے کے بعد
رسول اللّٰہؐ کو
حلالی ثابت کرنے
کے لئے
کوہِ قافی تھیوری
پیش کرنے پر
مجبور

علماء کی کوہِ قافی تھیوری

غور سے سُنیں



Rasool Allah Ke Paida Hone Se 2 Sal PahleRasool Allah ke Walid Ka Inteqal H...

LINK

https://youtu.be/KcP2omrW6aE

ہزاروں سال قدیم جادوگری کے مخفی راز

کوہ قاف

مصنف و مولف
نفیس احمد جعفار و ماہر تنجیم

حالانکہ عقل مند مسلمان
ابتدا سے ہی سوال اُٹھاتا
رہا
گیارہویں صدی میں
قرآن میں سورۃ الاحقاف
میں
ایک آیت گڑھ کر ڈال دی
گئی کہ
اور بتا دیا گیا کہ

پیٹ میں حمل 30
مہینے تک رہ سکتا ہے
اُس وقت کا مسلمان قرآن
کے نام پر
ڈَر گیا اور خاموش ہو گیا
لیکن اَب مسلمان علماء
سے
سوال پر سوال کر رہا
ہے

رسول اللّٰہؐ بچپن میں ہی

(CHILDREN'S EPILEPSY)

کے مریض ہو گئے تھے

جدید مغرب (EPILEPSY)

کے طبی ماہرین کا ماننا ہے کہ

کان میں گھنٹیاں بجنا، منہ سے

جھاک آنا

(EPILEPSY)

کی علامت ہے

Epilepsy in children

Article Talk






Epilepsy is the most common childhood brain disorder in the United States. Nearly 3 million people have been diagnosed with this disease, while 450,000 of them are under the age of 17.[1] Two thirds of the child population will overcome the side effects, including seizures, through treatment during adolescence.[1]

Seizures are defined as 'a transient occurrence of signs and symptoms due to the abnormal, excessive, or synchronous neuronal activity in the brain characterized by abrupt and involuntary skeletal muscles activity.'[2] A doctor will most often diagnose a child with epilepsy, also known as seizure disorder, if the child has one or more seizures, if the doctor thinks they could have another one, and if their seizures aren't caused by another medical condition.[1]

Epilepsy

"Epilepsia" and "Epileptic" redirect here. For the journal, see Epilepsia (journal). For the comics, see Epileptic (comics).

Epilepsy is a group of non-communicable neurological disorders characterized by recurrent epileptic seizures.[10][11][12] Epileptic seizures can vary from brief and nearly undetectable periods to long periods of vigorous shaking due to abnormal electrical activity in the brain.[1] These episodes can result in physical injuries, either directly such as broken bones or through causing accidents.[1] In epilepsy, seizures tend to recur and may have no immediate underlying cause.[10] Isolated seizures that are provoked by a specific cause such as poisoning are not deemed to represent epilepsy.[13] People with epilepsy may be treated differently in various areas of the world and experience varying degrees of social stigma due to their condition.[1]

یہ اضطراب عقلی

(MENTAL DISORDER)

ہے

Mental disorder

Article Talk











It has been suggested that *Mental illness denial* be merged into this article. (Discuss Learn more

A **mental disorder**, also called a **mental illness**[3] or **psychiatric disorder**, is a behavioral or mental pattern that causes significant distress or impairment of personal functioning.[4] Such features may be persistent, relapsing and remitting, or occur as single episodes. Many disorders have been described, with signs and symptoms that vary widely between specific disorders.[5][6] Such disorders may be diagnosed by a mental health professional, usually a clinical psychologist or psychiatrist.

جس میں واہمہ (HALLUCINATION) ہوتا ہے

Hallucination

Article Talk

For other uses, see Hallucination (disambiguation).

"Hallucinate" redirects here. For the song, see Hallucinate (song).

A **hallucination** is a perception in the absence of an external stimulus that has the qualities of a real perception. Hallucinations are vivid, substantial, and are perceived to be located in external objective space. They are distinguishable from several related phenomena, such as dreaming, which does not involve wakefulness; pseudohallucination, which does not mimic real perception, and is accurately perceived as unreal; illusion, which involves distorted or misinterpreted real perception; and imagery (imagination), which does not mimic real perception, and is under voluntary control.[1] Hallucinations also differ from "delusional perceptions", in which a correctly sensed and interpreted stimulus (i.e., a real perception) is given some additional significance. Many hallucinations happen also during sleep paralyses.[2]

جب رسول اللّٰہؐ
چھ سال کی عمر میں دائی حلیمہ
کے پاس تھے
تو رسول اللّٰہؐ کو
(EPILEPSY)
کا دورہ آیا تھا
اور واہمہ
(HALLUCINATION)
کی کیفیت ہو گئی تھی
عجیب و غریب باتیں کر رہے
تھے

جس کی تفصیل قدیم اسلامی کُتب میں درج ہے

دائی حلیمہ گھبرا گئیں اور رسول اللّٰہ کو فوراً رسول اللّٰہ کی والدہ آمنہ کے پاس پہنچا دیا

9 - رسول اللّٰہ کے
25 سال کی عمر تک
رسول اللّٰہ کے ساتھ
ہونے المناک واقعات نے
رسول اللّٰہ کو
مینٹلی ڈسٹرب
(MENTAL DISORDER)
کر دیا تھا

جس کا فائدہ نسطوری
عیسائی
خدیجہ اور اُن کے بھائی
ورقہ بن نوفل نے خوب
اُٹھایا
دوسری بات
رسول اللّٰہَ اور خدیجہ
دونوں ایک دوسرے میں
اپنا مفاد دیکھ رہے تھے

خدیجہ کی نظر کم عمر
جوان شوہر پر اور
رسول اللّٰہَ کی نظر خدیجہ
کی دولت پر
خدیجہ سے شادی کے بعد رسول
اللّٰہَ نے
کوئی کام نہیں کیا. خدیجہ کی
دولت پر ہی عیشِ کرتے رہے
خدیجہ رسول اللّٰہَ کی والدہ
آمنہ بنت وہب سے بھی دو
سال بڑی تھی

آمنہ بنت وہب الزہری القرشی رسول اسلام محمد بن عبداللہ کی والدہ ہیں ، ان کے شوہر عبداللہ بن عبدالمطلب کی وفات ان پر ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی تک ان کے رحم میں جنین ہیں۔ ان کا انتقال اس وقت ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر چھ سال تھی۔ وہ 47 قبل مسیح کے لگ بھگ 577 عیسوی کے مطابق فوت ہوئی اور مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع مقام البوا میں دفن ہوئی ۔

آمنہ بنت وہب	
	
ذاتی معلومات	
پیدائش	تقریباً 557 عیسوی [1] مکہ ، جزیرہ نما عرب

رسول اللّٰہَ کے ساتھ المناک واقعات

پہلا پیدائش سے پہلے والد کا انتقال

دوسرا **6** سال کی عمر میں والدہ

کا انتقال، تیسرا **8** سال کی عمر

دادا کا انتقال

چوتھا رسول اللّٰہَ ابو طالب کے گھر میں ہی رہتے تھے

لہذا حضرت علی کی بہن اور ابو طالب کی لڑکی

ام ہانی بنت ابی طالب سے پیار
کرتے تھے
اور شادی کے لئے اپنے چچا ابو
طالب سے کہا
لیکن ابو طالب نے بہت سخت
جواب دیا
پانچواں پچیس سال کی عمر تک
کسی عرب نے
اپنی لڑکی کی شادی
رسول اللّٰہَ سے نہیں کی

رسول اللّٰہَ پیدائشی

CHILDREN'S EPILEPSY

کے مریض تھے

جس کی وجہ سے

(HALLUCINATION)

واہمہ ہوتا تھا

اور مینٹلی ڈسٹرب

(MENTAL DISORDER)

تھے

اور تمام المناک واقعات نے

(DEPRESSION) ڈپریشن

میں بھی مبتلا کر دیا تھا

گوشہ نشینی

عیسائیوں کے یہاں تھی

نہ کہ بُت پرستوں کے یہاں

رسول اللّٰہؐ غارِ حرا میں جایا

کرتے تھے

ورقہ بن نوفل تورات اور انجیل

کے عالم تھے

ایسے میں ورقہ بن

نوفل نے غار حرا میں

جیسے 1975 کی فلم شعلے
میں
جب ہیما مالنی مندر میں جا کر
بھگوان کے سامنے اپنی فریاد
سُنا رہی تھی تب
دھرمیندر بھگوان کے بُت کے
پیچھے سے
بھگوان بن کر جواب دے رہے
تھے
ویسے ہی ورقہ بن نوفل
غار کے پاس چھّپ کر

جبرائیل بن کر رسول اللّٰہَ سے
کلام کر رہے تھے
رسول اللّٰہَ ڈَر کر فوراً خدیجہ
کے پاس آتے ہیں
سارا واقعہ بتاتے ہیں
خدیجہ رسول اللّٰہَ کو لے کر
ورقہ بن نوفل کے پاس جاتیں
ہیں
سارا واقعہ بتاتیں ہیں
ورقہ بن نوفل
رسول اللّٰہَ کو یقین دلانے میں
کامیاب ہو جاتے ہیں کہ

وہ جبرائیل تھے
جبکہ رسول اللّٰہؐ کو معلوم ہی
نہیں تھا
جبرائیل کے بارے میں
ورقہ بن نوفل رسول اللّٰہؐ سے
بڑے رسول تھے
جو نبی کو جبرائیل کے بارے
میں بتا رہے تھے
جیسے پرانہ یارانہ رہا ہو
جبرائیل سے
خدیجہ اور ورقہ بن نوفل
رسول اللّٰہؐ سے بتا رہے ہیں کہ

آپ کو نبوت مل گئی ہے آپ
رسول ہیں
رسول اللّٰہؑ کو نہیں معلوم تھا کہ
وہ رسول ہیں
موسیٰ علیہ السلام کی پاس
اللّٰہؑ آئے تھے جبرائیل نہیں
اِس کے باوجود رسول اللّٰہؑ
تسلیم کرنے کو تیار نہیں تھے
لہذا خدیجہ نے رسول اللّٰہؑ سے
کہا کہ
اچھا اَب جب بھی جبرائیل آئیں تو
ہم سے بتائیے گا

ایک دن رسول اللّٰہَ کو جبرائیل
کے آنے کا واہمہ ہوا
اور خدیجہ سے بتایا کہ جبریل آ
گئے ہیں
خدیجہ نے رسول اللّٰہَ سے کہا
کہ
ہمارے بائیں جانگھ پر بیٹھ
جائیں
رسول اللّٰہَ بائیں جانگھ پر بیٹھ
گئے
پھر داہنے جانگھ پر
بٹھایا

پھر اپنی گود میں رسول اللّٰہَ کو
بٹھایا اور پوچھا کہ
کیا اَب بھی جبرائیل دکھائی پڑ
رہیں ہیں
رسول اللّٰہَ نے جواب دیا
اَب بھی جبرائیل ہمیں دکھائی پڑ
رہیں ہیں

تب خدیجہ نے سینے
اور سر سے
اپنا دوپٹّہ ہٹا دیا

ورقہ نصرانی ہوگیا تھا اور اس نے ان کی مذہبی کتابیں پڑھی تھیں اور تورات اور انجیل کے عالموں سے ان کے مضامین سنے تھے حضرت خدیجہ ؓ نے اس سے رسول اللہ ﷺ کا مشاہدہ بیان کیا۔ ورقہ نے کہا قدوس قدوس' قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' خدیجہؓ! اگر تم سچ کہہ رہی ہو تو ضرور ناموس الاکبر یعنی حضرت جبرئیل جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آتے تھے محمد ﷺ کے پاس آئے ہیں اور وہ اس امت کے نبی ہیں۔ تم ان سے جا کر کہہ دو کہ وہ بالکل مطمئن رہیں حضرت خدیجہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے آ کر ورقہ کا قول بیان کیا اس سے آپ کو اس پریشانی سے جو آپ کو لاحق تھی ذرا تسکین ہوئی۔ جب رسول اللہؐ اپنا عزلت گزینی کا زمانہ پورا کر کے حرا سے مکہ پلٹے تو پہلے کعبہ آئے اور اس کا طواف کیا۔ اس طواف کی حالت میں ورقہ بن نوفل سے آپ کی ملاقات ہوگئی۔ اس نے کہا: اے میرے بھتیجے! جو تم نے دیکھا یا سنا ہے مجھ سے بیان کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا مشاہدہ اس کو سنایا ورقہ نے آپؐ سے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم اس امت کے نبی ہو اور تمہارے پاس وہی ناموس الاکبر آیا ہے جو موسیٰ کے پاس آیا تھا' تم کو ضرور جھٹلایا جائے گا خارج البلد کیا جائے گا اور تم سے جنگ کی جائے گی۔ اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو بخدا ان کی ایسی مدد کروں گا۔ جس سے وہ خود واقف ہیں۔ پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کا سر اپنے قریب کر کے اس کے اوپر بوسہ دیا۔ رسول اللہ ﷺ اپنے مکان میں تشریف لے آئے۔ ورقہ کے قول سے آپ کے اطمینان میں زیادتی ہوئی اور جو پریشانی آپ کو تھی اس میں ذرا کمی ہوئی۔

حضرت خدیجہ ؓ کی روایت:

حضرت خدیجہ ؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے اطمینان قلب کے لیے کہا کہ اے میرے چچیرے بھائی اللہ نے اپنی نبوت سے آپ کو سرفراز فرمایا ہے۔ کیا تم یہ کر سکتے ہو کہ جب فرشتہ تمہارے پاس آئے تو اس کی اطلاع مجھے کر دو انھوں نے فرمایا اچھا!۔ میں نے کہا اب جب وہ آئے آپؐ مجھے ضرور خبر کریں۔ چنانچہ ایک مرتبہ حسب دستور جبرئیل رسولؐ اللہ کے پاس آئے انھوں نے مجھ سے کہا خدیجہؓ وہ آ گئے ہیں۔ میں نے کہا اچھا تو آپؐ ذرا میری بائیں ران پر بیٹھ جائیں۔ رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ سے اٹھ کر میری بائیں ران پر آ بیٹھے۔ میں نے کہا اب بھی آپؐ ان کو دیکھتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا ہاں! میں نے کہا اب آپ میری داہنی ران پر آ بیٹھیں۔ رسول اللہ ﷺ بائیں ران سے اٹھ کر داہنی پر بیٹھ گئے۔ میں نے پوچھا اب بھی وہ آپ کو نظر آتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا ہاں میں نے کہا اب آپؐ میری گود میں آ بیٹھیں۔ رسول اللہ ﷺ میری گود میں بیٹھ گئے۔ میں نے کہا اب بھی وہ نظر آتے ہیں انھوں نے کہا ہاں! اب میں نے سر سے دوپٹہ اتار کر الگ رکھ دیا' رسول اللہ ﷺ اسی طرح میری گود میں تشریف رکھتے تھے۔ اب میں نے پوچھا کیا اب بھی وہ نظر آ رہے ہیں۔ انھوں نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا اے میرے چچیرے بھائی تم کو بشارت ہو تم بالکل مطمئن رہو بخدا یہ فرشتہ ہے شیطان نہیں ہو سکتا۔

یہ حدیث جب عبداللہ بن الحسن سے بیان کی گئی تو اس نے کہا کہ میں نے اپنی ماں فاطمہ بنت الحسین سے اس حدیث کو خدیجہؓ سے نقل کرتے ہوئے سنا ہے مگر میں نے ان کو یہ کہتے سنا کہ حضرت خدیجہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے کرتے کے دامن میں لے لیا۔ اس وقت جبرئیل غائب ہو گئے۔ تب خدیجہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ یہ یقیناً فرشتے ہیں ہرگز شیطان نہیں۔

قرآن کا جزو اوّل:

ابن ابی کثیر کہتا ہے کہ میں نے ابو سلمہ سے پوچھا کہ سب سے پہلے قرآن کا کون سا جزو نازل ہوا ہے؟ اس نے کہا یَـآاَیُّھَـا الْـمُـدَّثِّرُ. میں نے کہا لوگ تو کہتے ہیں سب سے پہلے اِقْـرَاْ بِـاسْمِ رَبِّکَ نازل ہوا ہے۔ اس نے کہا میں نے جابر بن عبداللہؓ سے

پوچھا تھا کہ سب سے پہلے قرآن کا کون سا حصہ نازل ہوا ہے۔ اس نے کہا یَـآاَیُّھَـا الْـمُـدَّثِّرُ میں نے کہا نہیں کہ اِقْـرَاْ بِـاسْمِ رَبِّکَ
الَّـذِیْ خَـلَـقَ سب سے پہلے نازل ہوا ہے' جابرؓ نے کہا میں تم سے صرف وہی کہوں گا جو خود رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا
ہے۔ آپؐ نے فرمایا میں حرا میں عزلت گزین تھا۔ مدت ختم کر کے جب میں وہاں سے اتر کر وادی میں آیا مجھے ندا آئی۔ میں نے
اپنے چاروں طرف نظر کی مگر مجھے کچھ نظر نہیں آیا۔ میں نے سر کے اوپر نظر کی تو معلوم ہوا کہ وہ آسمان اور زمین کے درمیان عرش پر
متمکن ہے میں اس سے ڈر گیا۔ میں نے خدیجہؓ سے جا کر کہا مجھے لحاف اڑھاؤ۔ لوگوں نے مجھے لحاف اڑھایا اور میرے سر پر پانی

اور رسول اللّٰہؐ کو اپنی گود میں بیٹھائے رکھا
جبرائیل علیہ السلام سرما کر ہَٹ گئے
رسول اللّٰہؐ نے بتایا کہ اَب نہیں دکھ رہیں ہیں
فوراً خدیجہ نے بشارت دے دی کہ
وہ جبرائیل ہی تھے اگر شیطان ہوتے تو
میرے دوپٹّہ ہٹانے کے باوجود وہ نہ ہٹتے

خدیجہ نے مُہر لگا دی کہ
وہ جبرائیل تھے اور آپ اللّٰہَ کے
رسول ہیں
ورقہ بن نوفل پیشن گوئیاں بھی
کر رہا تھا کہ
رسول اللّٰہَ کے ساتھ یہ یہ ہوگا
ورقہ بن نوفل کے انتقال کے بعد
وحی کا نازل ہونا بند ہو گیا تھا
اور رسول اللّٰہَ نے
کئی مرتبہ خود کشی
کرنے کی کوشش کی تھی

بَابُ بَدْءِ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۰۳- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةَ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ فَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ يَتَحَنَّثُ فِيهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ أُولَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى

باب: اس بات کا بیان کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی (یعنی اللہ کا پیام) اترنا کیونکر شروع ہوا

۴۰۳- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا پہلے پہل جو وحی رسول اللہ ﷺ پر شروع ہوئی وہ یہ تھی کہ آپ کا خواب سچا ہونے لگا تو آپ جب کوئی خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح نمودار ہوتا پھر آپ کو تنہائی کا شوق ہوا۔ آپ حرا کے غار میں اکیلے تشریف رکھتے وہاں عبادت کیا کرتے کئی راتوں تک اور گھر میں نہ آتے اپنا توشہ ساتھ لے جاتے۔ پھر حضرت ام المومنین خدیجہؓ کے پاس لوٹ کر آتے وہ اور توشہ اتنا ہی تیار کر دیتیں یہاں تک کہ اچانک آپ پر وحی اتری اور آپ کو وحی کی توقع نہ تھی۔

(۴۰۲) ☆ یہ آفتاب کا چلا جانا ایک فضا میں جو بے حد وسیع ہے اور جس کی مقدار کو سوا خدا کے کوئی نہیں جانتا فلسفہ جدید کے موافق ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ آفتاب جو ہمارے نظام کا مرکز ہے مع اپنے سب سیاروں کے ایک حرکت تدریجی کر رہا ہے ایک نقطے کی طرف جس کے بعد کو سواء اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا اور جب یہ حرکت ختم ہوگی تو ضرور ایک انقلاب عظیم اس نظام شمسی میں واقع ہوگا اور شاید وہی انقلاب لسان شرع میں قیامت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۴۰۴) ☆ یعنی اس کی تعبیر سچی ہوتی صاف اور کھلی کسی قسم کا شبہ اس میں نہ رہتا۔ علماء نے کہا ہے کہ یہ حالت چھ مہینے تک رہی نبوت سے پہلے اس کے بعد علانیہ حضرت جبرئیلؑ آپ کے پاس تشریف لائے اور بھید اس میں یہ تھا کہ اگر دفعۃً پہلے ہی سے حضرت جبرئیل آپ کے پاس آجاتے تو شاید آپ گھبرا جاتے اور بشریت کی وجہ سے اچانک نبوت کا بار اٹھ نہ سکتا یہ حدیث صحابہ کے مراسیل میں سے ہے کیونکہ حضرت عائشہؓ کی عمر اتنی نہ تھی کہ انھوں نے خود یہ قصہ دیکھا ہو بلکہ ضرور خود رسول اللہؐ یا کسی صحابی سے سنا ہوگا اور صحابی کی مرسل روایت باتفاق علماء حجت ہے اور نہیں خلاف کیا اس میں کسی نے سوا ابو اسحاق اسفرائنی کے۔ آپ کو تنہائی کا شوق ہوا یعنی خلوت اور عزلت کا اور یہ وہ امر ہے جو مدار ہے انسانی ترقیاتی کا اور وظیفہ ہے ہر ایک ولی اور نبی اور صالح اور حکیم اور فیلسوف کا۔ کوئی شخص دنیا میں اعلیٰ درجہ کا نہیں گزرا جس نے خلوت اور عزلت کو اختیار نہ کیا ہو اور ایک مدت تک تنہا رہ کر فکر اور مراقبہ نہ کیا ہو اور وجہ اس کی یہ ہے کہ تنہائی میں فکر خوب ہوتا ہے کیونکہ دل خالی ہوتا ہے مشاغل سے تو اس کو موقع ملتا ہے ایک مطلب کی طرف بخوبی متوجہ ہونے اور مبتدی کو حالت استغراق پیدا کرنے کے لیے اول تنہائی ضروری ہے پھر جب یہ قوت حاصل ہو جاتی ہے اور اس کو ملکہ ہو جاتا ہے تو تنہائی کی ضرورت نہیں رہتی وہ لوگوں میں بیٹھ کر بھی ☜

خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتَّى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ قَالَ ((مَا أَنَا بِقَارِئٍ)) قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ قَالَ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ ((مَا أَنَا بِقَارِئٍ)) فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ

آپ اسی حرا کے غار میں تھے کہ فرشتہ آپکے پاس آیا اور اس نے کہا پڑھو۔ آپ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں آپ نے فرمایا اس فرشتے نے مجھے پکڑ کر دبوچا اتنا کہ وہ تھک گیا یا میں تھک گیا پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا پڑھ میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں۔ اس نے پھر مجھے پکڑا اور دبوچا یہاں تک کہ تھک گیا پھر چھوڑ دیا اور کہا پڑھ میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں۔ اس نے پھر مجھ کو پکڑا اور دبوچا یہاں تک کہ تھک گیا پھر چھوڑ دیا اور کہا **اقرا باسم ربك الذى خلق** اخیر تک یعنی پڑھ اپنے مالک کا نام لے کر جس نے پیدا کیا' پیدا کیا

☜ ایک ہی مطلب کی طرف اپنے دل کو پوری طرح لگا سکتا ہے اسی لیے بعد از نبوت کے ہمارے پیغمبر کو تنہائی کی ضرورت نہ تھی۔ حری یا حراء بکسر حائے حطی ایک پہاڑ ہے مکہ سے تین میل پر جو شخص مکہ سے منیٰ کو جائے تو بائیں ہاتھ پر پڑتا ہے اب وہاں ایک قبہ بنا ہوا ہے اور اس پہاڑ کو جبل نور کہتے ہیں یعنی خوب ہی دبوچا زور سے اور ظاہر ہے کہ حضرت تھک گئے ہوں گے کیونکہ فرشتوں کو خداوند تعالیٰ نے بہت طاقت دی ہے اور وہ تھکتے نہیں۔ علماء نے اختلاف کیا ہے کہ یہ فرشتہ کون تھا اکثر یہ کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیل تھے کیونکہ وحی کا کام انہی کے سپرد ہے اور بعضوں نے کہا اسرافیل تھے اور یہ جو حضرتؐ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں اس سے یہ غرض ہے کہ میں نے کوئی کتاب نہیں پڑھی یا میں اچھی طرح پڑھ نہیں سکتا کیونکہ امی ہونا دوسرے کے پڑھانے سے پڑھنے کا مانع نہیں اور بعضوں نے کہا کہ اس فرشتے نے ایک صحیفہ حریر کا آپ کے ہاتھ میں دیا تھا جب آپ نے یہ فرمایا۔ اس دبوچنے سے یہ مقصود تھا کہ نور ملکی آنحضرتؐ کے تمام جسم شریف میں سرایت کرے اور آپ کا دل خوب متوجہ ہو اور اسی وجہ سے بار بار یہ امر کیا اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ سب سے پہلے جو سورت قرآن کی اتری وہ یہی سورت ہے اور یہی صحیح ہے اور اتفاق ہے اس پر جمہور سلف اور خلف کا اور بعضوں نے کہا کہ سب سے پہلے سورہ مدثر اتری ہے پر وہ قول صحیح نہیں ہے اور بعضوں نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ بسم اللہ سورۃ کا جزو نہیں کیونکہ یہاں بسم اللہ کو ذکر نہیں کیا اس کا جواب یہ ہے کہ شاید بسم اللہ بعد کو اتری ہو جیسے باقی سورۃ بعد کو اتری۔ (نووی)

قاضی عیاضؒ نے کہا یہ فرمانا آپ کا اس وجہ سے نہ تھا کہ آپ کو شک تھا اللہ کے پیغام میں بلکہ آپ ڈرے کہ شاید اتنا بڑا بوجھ آپ سے نہ اٹھ سکے اور جان نکل جائے کیونکہ وحی کی سختی سے بہت مشقت ہوتی ہے یا یہ خیال اس وقت تک ہو جب تک خواب میں نبوت کی بشارتیں ہوئیں اور فرشتے کی آواز آپ نے سنی پر اس سے ملاقات نہیں کی تو آپ کو خوف ہوا شیطان کا پر جب فرشتے سے ملاقات ہو گئی اس وقت تو کسی طرح کا شک نہیں رہ سکتا اور نہ شیطان کے غلبے کا ڈر رہ سکتا ہے۔ نوویؒ نے کہا دوسری تاویل ضعیف ہے کیونکہ حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے یہ فرشتے کی ملاقات کے بعد فرمایا پچی آفتیں کہیں اس لیے کہ جو آفتیں ناحق کی وجہ سے آئیں جیسے کوئی فضول خرچی سے مفلس

أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ ((زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي)) فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ ثُمَّ قَالَ لِخَدِيجَةَ ((أَيْ خَدِيجَةُ مَا لِي)) وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ قَالَ ((لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي)) قَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ كَلَّا أَبْشِرْ فَوَاللَّهِ لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا وَاللَّهِ إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ

آدمی کو خون کی پھٹکی سے۔ پڑھ اور تیرا مالک بڑی عزت والا ہے جس نے سکھلایا قلم سے سکھلایا آدمی کو وہ جو نہیں جانتا تھا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ لوٹے اور آپ کے مونڈھے اور گردن کے بیچ کا گوشت پھڑک رہا تھا (ڈر اور خوف سے چونکہ یہ وحی کا پہلا مرحلہ تھا اور آپ کو عادت نہ تھی اس واسطے ہیبت چھا گئی) یہاں تک کہ پہنچے حضرت خدیجہؓ کے پاس اور آپ نے فرمایا مجھے ڈھانپ دو ڈھانپ دو (کپڑوں سے)۔ انھوں نے ڈھانپ دیا یہاں تک کہ آپکا ڈر جاتا رہا اس وقت اپنی بی بی خدیجہؓ سے فرمایا اے خدیجہؓ مجھے کیا ہو گیا اور سب حال بیان کیا کہا مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔ خدیجہؓ نے کہا ہر گز نہیں آپ خوش ہو جایئے قسم اللہ کی اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہ کرے گا یا کبھی رنجیدہ نہ کرے گا۔ آپ اللہ کی قسم ناتے کو

ﷺ کہ ہماری شریعت میں اور نیز اگلی شریعتوں میں جب غور وخوض کرو تو معلوم ہوتا ہے کہ گناہ دو قسم کے ہیں ایک قسم تو وہ جو خلق سے تعلق نہیں رکھتے صرف خدا سے تعلق رکھتے ہیں جیسے شرک کرنا کفر کا اعتقاد رکھنا دوسرے وہ جو خلق سے تعلق رکھتے ہیں جن کی وجہ سے خدا کی مخلوق کو تکلیف ہوتی ہے رنج پہنچتا ہے تقریباً اکثر گناہ بلکہ سارے اسی قسم کے ہیں جیسے زنا اور چوری اور ظلم اور سود خواری، غیبت اور حسد اور نفاق، بخیلی وغیرہ پھر جو شخص دونوں قسم کے گناہوں سے پرہیز کرتا ہو اور بعوض اس کے وہ نیکیاں کرتا ہو جن سے خدا خوش ہوتا ہے اور خدا کی مخلوق بھی خوش ہوتی ہو وہ کاہے کو مصیبت میں پھنسے اس کی تو روز بروز خوشی بڑھتی جائے گی اور وہ ہمیشہ اپنے اعمال کے اثر سے اور ان کے تصور سے پھولا ہوا مگن بنا رہے گا۔ تو درحقیقت ہر ایک گناہ ایک رنج ہے جو انسان کی زندگی کو خراب کر دیتا ہے اور عیش کو کرکرا اور تلخ بنا دیتا ہے اسی واسطے تمام شریعتوں نے بالاتفاق گناہ سے منع کیا ہے مثلاً جو شخص بخیلی کرے گا اور اپنے جورو، بچوں اور ناتے والوں دوستوں کے حق اچھی طرح ادا نہ کرے گا تو سب کے سب اس کے دشمن بن جائیں گے اور جہاں تک ہو سکے گا اس کے جان اور مال کو نقصان پہنچائیں گے۔ جو شخص حسد کرے گا وہ اپنے ہاتھ سے اپنے تئیں نقصان پہنچائے گا جو ظلم کرے گا لوگ اس کے دشمن ہو کر اس سے بدلہ لیں گے اسی طرح سارے گناہوں کا حال ہے کہ انجام ان کا اندوہ اور رنج ہے پھر جو شخص گناہ کو لذت سمجھ کر بیٹھتا ہے وہ انجام بین اور باریک بین نہیں ہے۔ اگر وہ خوب فکر کرے تو اس کو یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ یہ گھڑی بھر کی لذت اس بے انتہا تکلیف کے سامنے جو آگے آنے والی ہے کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ زنا کے وقت جو ایک آدھ لحظ لذت ہوتی ہے اس کی کیا بساط معاذ اللہ ان آفتوں کے سامنے جو زنا کرنے والے کو آگے چل کر پیش آتی ہیں۔ کوئی شریف آدمی اس کے آنے کا اپنے گھر میں روادار نہیں ہوتا کوئی اس کے ہمسایہ رہنے کو پسند نہیں کرتا۔ جس سے زنا کیا اس عورت کا اگر شوہر ہے تو وہ اس کے خون کا پیاسا بن جاتا ہے اور جب موقع پاتا ہے اس کو قتل کرتا ہے اور جو شوہر نہیں تو اس کے اور عزیز اور اقارب ناتے اور رشتے والے دشمن ہوتے ہیں اس کے مارنے کی فکر میں رہتے ہیں اور اگر فرض کریں کہ وہ عورت خود زانیہ ہو اور اس سے ناتے رشتے والے ہی نہ ہوں یا ہوں پر برا نہ مانیں تب بھی یہ نقصان ہے کہ اس شخص کو زنا کی عادت پڑ جاتی ہے پھر ہر ایک عورت سے اس فعل کے کرنے پر مستعد ہوتا ہے اور نقصان پاتا ہے دوسرے اس کی بی بی اور بی بی کے عزیز واقارب سب اس کے دشمن بن جاتے ہیں اور اکثر ایسے بدکردار خاوند اپنی بی بی کے ﷺ

وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخِي أَبِيهَا وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ وَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ أَيْ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ قَالَ وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلٍ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَآهُ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ قَالَ رَسُولُ

جوڑتے ہیں سچ بولتے ہیں بوجھ اٹھاتے ہیں (یعنی عیال اور اطفال اور یتیم اور مسکین کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں ان کا بار اٹھاتے ہیں) اور نادار کے لیے کمائی کرتے ہیں اور خاطر داری کرتے ہیں مہمان کی اور سچی آفتوں میں (جیسے کوئی قرضدار ہو گیا یا مفلس ہو گیا یا اور کوئی تباہی آئی) مدد کرتے ہو لوگوں کی۔ پھر خدیجہؓ آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں اور وہ خدیجہؓ کے چچازاد بھائی تھے۔ کیونکہ ورقہ، نوفل کے بیٹے تھے اور نوفل اسد کے اور خدیجہؓ خویلد کی بیٹی تھیں اور خویلد اسد کے بیٹے تھے تو ورقہ اور خدیجہ کے باپ بھائی بھائی تھے) اور جاہلیت کے زمانے میں وہ نصرانی ہو گئے تھے اور عربی لکھنا جانتے تھے تو انجیل کو عربی میں لکھتے تھے جتنا اللہ کو منظور تھا اور بہت بوڑھے تھے ان کی بینائی جاتی رہی تھی (بڑھاپے کی وجہ سے)۔ خدیجہؓ نے ان سے کہا اے چچا! (وہ چچا کے بیٹے تھے پر بزرگی کے لیے ان کو چچا کہا اور ایک روایت میں چچا کے بیٹے ہیں) اپنے بھتیجے کی سنو ورقہ نے کہا اے بھتیجے میرے! تم کیا دیکھتے ہو؟ رسول

ﷺ ہاتھوں جان دیتے ہیں اور اگر یہ بھی نہ ہو تو زانیہ عورتوں کے ساتھ برا کام کرنے سے انسان کو طرح طرح کی بیماریاں جیسے آتشک، سوزاک جذام وغیرہ امراض خبیثہ لاحق ہوتے ہیں جن کا اثر کئی پشت تک اولاد میں بھی چلا جاتا ہے اور جس کو یہ بیماریاں لاحق ہوتی ہیں اس کی تو زندگی سے موت بہتر معلوم ہوتی ہے۔ معاذ اللہ ایک آن کے مزے کے لیے جو حلال طور سے بھی ممکن ہے ساری عمر کے لیے ایسی سخت تکلیف اٹھانا [illegible]

وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَآهُ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ قَالَ رَسُولُ

بہت بوڑھے تھے ان کی بینائی جاتی رہی تھی (بڑھاپے کی وجہ سے)۔ خدیجہؓ نے ان سے کہا اے چچا! (وہ چچا کے بیٹے تھے پر بزرگی کے لیے ان کو چچا کہا اور ایک روایت میں چچا کے بیٹے ہیں) اپنے بھتیجے کی سنو ورقہ نے کہا اے بھتیجے میرے! تم کیا دیکھتے ہو؟ رسول

ـــہ ہاتھوں جان دیتے ہیں اور اگر یہ بھی نہ ہو تو زانیہ عورتوں کے ساتھ برا کام کرنے سے انسان کو طرح طرح کی بیماریاں جیسے آتشک، سوزاک جذام وغیرہ امراض خبیثہ لاحق ہوتے ہیں جن کا اثر کئی پشت تک اولاد میں بھی چلا جاتا ہے اور جس کو یہ بیماریاں لاحق ہوتی ہیں اس کی تو زندگی سے موت بہتر معلوم ہوتی ہے۔ معاذاللہ ایک آن کے مزے کے لیے جو حلال طور سے بھی ممکن ہے ساری عمر کے لیے ایسی سخت تکلیف اٹھانا عاقل کا کام نہیں۔ اب اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ گناہ سے بچنے کا فائدہ صرف دنیا کی زندگی ہی میں ہے نہیں بلکہ آخرت کے فائدے سے اس کے سوا ہیں اور جو بیان اوپر ہم نے کیا اس وجہ سے یہ غرض ہے کہ بعض لوگ جن کی پوری سمجھ نہیں وہ خیال کرتے ہیں کہ گناہوں سے بچنا دنیا میں کوئی مفید نہیں بلکہ اس میں صرف آخرت ہی کا فائدہ ہے حالانکہ یہ خیال نری حماقت اور سفاہت کا خیال ہے شریعت اور مذہب پر چلنا اور بری باتوں سے بچنا اور نیک کاموں کو کرنا دنیا اور آخرت دونوں کو درست کرتا ہے اور جیسے مذہب اور شریعت پر چلنے سے انسان آخرت کے عذابوں سے بچے گا ویسے ہی دنیا کی آفتوں رنجوں سے بھی محفوظ رہے گا اگر کوئی یہ کہے کہ دنیا میں اچھے آدمیوں پر بھی بڑی بڑی مصیبتیں اور تکلیفیں ہوئی ہیں اور بہت بدکاروں نے ساری عمر چین اڑایا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ چین اور مصیبت ظاہر بینوں کی نظر میں ہے در حقیقت بدکاروں کو کوئی چین نہیں ہے اور نیکوں کو کوئی رنج نہیں۔ نیک شخص پر کیسے ہی آفت آئے پر اس کا دل اپنی بے قصوری اور پاکی کا تصور کر کے خوش ہے اور انجام اس آفت کا راحت ہے اور بدکار کا دل ہر وقت قلق میں ہے کیسے ہی عیش کے سامان اس کے پاس تیار ہوں پر جب دل میں اطمینان اور سکون نہیں، گناہوں کی فکر، مواخذہ کا خوف لگا ہے تو یہ سامان سب ہیچ ہے۔ هذا ما الهمنی ربی عزوجل والحمد لله۔ صحیح بخاری میں ہے کہ عبرانی لکھنا جانتے تھے اور انجیل کو عبرانی میں لکھتے تھے۔ نووی نے کہا دونوں صحیح ہیں اور حاصل یہ ہے کہ ـــہ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ)) قَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا.

اللہ ﷺ نے جو کچھ کیفیت دیکھی تھی سب بیان کی۔ ورقہ نے کہا یہ تو وہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰ پر اتری تھی کاش میں اس زمانہ میں جوان ہوتا کاش میں زندہ رہتا اس وقت تک جب تمہاری قوم تم کو نکال دے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا وہ مجھے نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا ہاں جب کوئی شخص دنیا میں وہ لے کر آیا جس کو تم لائے ہو (یعنی شریعت اور دین) تو لوگ اس کے دشمن ہو گئے اور جو میں اس دن کو پاؤں گا تو اچھی طرح تمہاری مدد کروں گا۔

٤٠٤- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عنها أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَوَاللَّهِ لَا يُحْزِنُكَ اللَّهُ أَبَدًا وَقَالَ قَالَتْ خَدِيجَةُ أَيِ ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ.

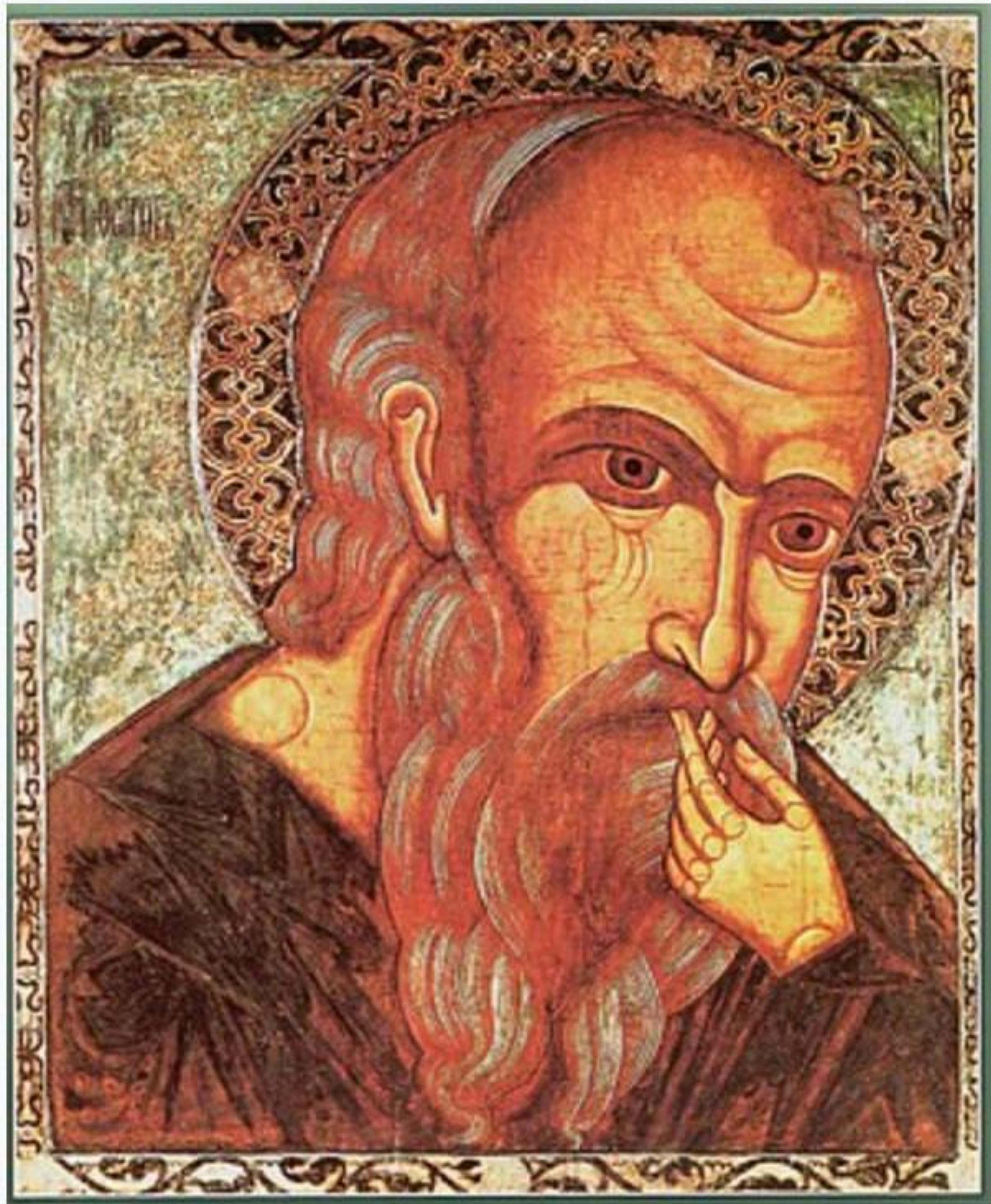
٤٠٤- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے اس میں اتنا فرق ہے کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا قسم اللہ کی اللہ تم کو کبھی رنجیدہ نہ کرے گا (اور اگلی روایت میں یوں تھا رسوا نہ کرے گا) اور خدیجہ نے کہا ورقہ سے کہا اے چچا کے بیٹے سن اپنے بھتیجے کی بات (اور اگلی روایت میں یوں تھا اے چچا! سن اپنے بھتیجے کی بات)۔

٤٠٥- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ إِلَى خَدِيجَةَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ حَدِيثِهِمَا مِنْ قَوْلِهِ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ وَتَابَعَ يُونُسَ عَلَى قَوْلِهِ فَوَاللَّهِ لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا وَذَكَرَ قَوْلَ خَدِيجَةَ أَيِ ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ.

٤٠٥- اس روایت میں یوں ہے کہ آپ لوٹے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طرف اور آپ کا دل کانپ رہا تھا اور اس میں یہ ذکر نہیں کہ سب سے پہلے جو وحی آپ پر شروع ہوئی وہ سچا خواب تھا اور پہلی روایت کی طرح اس میں یہ ہے کہ قسم اللہ کی اللہ آپ کو کبھی رسوا نہ کرے گا اور خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ورقہ سے کہا کہ اے چچا کے بیٹے سن اپنے بھتیجے کی۔

یا ورقہ بن نوفل
اور خدیجہ نے
محمد رسول
اللّٰہ کو
یوحنا رسول جیسا
رسول بنایا تھا

مقدس یوحنا رسول



رسول

قدیم الہامی کُتب میں
کسی نبی کے پاس جبرائیل کے
آنے کی بات نہیں لکھی ہے
صرف لوقا کی انجیل میں ہے کہ
عیسیٰ علیہ السلام کے ولادت
سے پہلے
فرشتہ مریم کے پاس آیا تھا
قدیم الہامی کُتب کا
قرآن کی طرح دعویٰ نہیں
ہے کہ
یہ کلام آسمان سے نازل ہوا

10 - رسول اللّٰہَ کے ،ناکام بہت سے پیار

جن لڑکیوں کے، والدین نے اپنی لڑکیوں، کی شادی رسول اللّٰہَ سے نہیں کی

رسول اللّٰہَ کا پہلا ناکام پیار

رسول اللّٰہَ کی چھ سال کے عمر میں ہی رسول اللّٰہَ کی والدہ آمنہ بنت وہب کا انتقال ہو گیا

لہٰذا رسول اللّٰہَ کے دادا عبدالمطلب بن ہاشم نے رسول اللّٰہَ، کی پرورش کی ذمہ داری حضرت ابو طالب کو سونپ دی

رسول اللّٰہَ کے، اپنے چچا ابو طالب کے گھر پہنچتے ہی

ام ہانی بنت ابی طالب پیدا ہوئیں

بچپن سے جوانی تک

ام ہانی بنت ابی طالب اور رسول اللّٰہَ

ایک ہی گھر میں ساتھ، ساتھ رہے

رسول اللّٰہَ اور اُم ہانی جب ساتھ، ساتھ گھر میں تھے **23** سال تک

حضرت علی پیدا نہیں ہوئے

ابو طالب بن عبد المطلب کی لڑکی، علی ابن ابی طالب کی بہن، عبدالمطلب کی پوتی

ام ہانی بنت ابی طالب کے جوان ہونے پر

نبی پاک نے حضرت ابو طالب سے اُم ہانی سے شادی کے لئے کہا
مگر حضرت ابو طالب نے شادی، سے انکار کر دیا
رسول اللّٰہؐ، نے وجہ پوچھی تو تلخ جواب دیا.................

سب سے بڑی وجہ، رسول اللّٰہؐ کوئی کاروبار، نہیں کرتے تھے
دن بھر آوارہ گردی کرتے تھے، اپنے چچا کے پیسوں پر ہی پلتے تھے
رسول اللہ کی عمر جب 24 سال تھی.
حضرت ابو طالب بن عبدالمطلب نے ام ہانی کی شادی مکّہ کے مالدار قبیلے


حضرت


چون محمد ز جبرئیل براز
زان سخن هوش را تمامی داد
آن امین خدای در تنزیل
گوش کرد آن پیام روح نواز
گوش را حلقهٔ غلامی داد
وین امین خرد بعقل دلیل

بنی مخزوم کے ہبیرہ بن ابی
وہب سے کر دی
ہبیرہ بن ابی وہب شاعر ،
عقلمند اور بااثر شخص تھا

ہبیرہ بن ابی وہب سے
أم ہانی کی شادی ہو جانے
کے بعد بھی
ہبیرہ ، کی غیر موجودگی
میں
رسول اللہ ، أم ہانی کے گھر
چوری سے جایا کرتے تھے

ومن يطع الرسول فقد أطاع الله

صحیح بخاری مترجم

امام المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

سید محمد اقبال شاہ گیلانی

زیر اہتمام

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور۔ کراچی پاکستان



حضرت خدیجہ کے انتقال
کے ایک مہینے بعد ہی
حضرت ابو طالب کا بھی
انتقال ہو گیا تھا
حضرت خدیجہ کے انتقال
کے بعد
اور ابو طالب کے انتقال
سے پہلے
طبقات ابن سعد کے مطابق
واقعہ معراج

طبقات ابن سعد

جلد اول

مصنف

محمد بن سعد

طبقات الکبریٰ

بخاری شریف کی حدیث کے مطابق رسول اللّٰہ نے اُم ہانی کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی

صحيح البخاري

للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري الجعفي
رحمه الله تعالى

١٩٤ - ٢٥٦هـ

طبعة فريدة مصححة مرقمة مرتبة
حسب المعجم المفهرس وفتح الباري ومأخوذة
من أصح النسخ ومذيلة بأرقام طرق الحديث



دار السلام للنشر والتوزيع
الرياض

صحيح البخاري

بخاری شریف کی سَرہ میں
ہے کہ
رسول اللّٰہؐ حطیم میں
حضرت ہمزہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ اور حضرت جعفر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کے
درمیان سوئے ہوئے تھے
آدھی رات کو رسول اللّٰہؐ
جہاں سوئے تھے
وہاں سے غائب تھے

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ

نزہۃ القاری

شرح

صحیح البخاری



تصنیف

فقیہ اعظم ہند حضرت مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمہ اللہ تعالیٰ



تاریخ یعقوبی میں ہے کہ
اچانک رسول اللّٰہَ کے
غائب ہو جانے کے بعد
ابو طالب نے رات رسول
اللّٰہَ کو بہت تلاش کیا
لیکن رسول اللّٰہَ نہیں
ملے
تب ابو طالب نے
سمجھا کہ

پاک و ہند میں پہلی مرتبہ عربی سے اردو میں منتقل کی گئی ہے

تاریخ
الیعقوبی

تالیف

احمد بن ابی یعقوب بن جعفر بن وھب ابن واضح

ترجمہ

مولانا اختر فتحپوری

نفیس اکیڈمی
اردو بازار، کراچی

قریش رسول اللّٰہؑ کو
پکڑ کر قتل کر دیئے ہوں
گے
لہٰذا تمام بنو عبد المطلب
کے نوجوانوں کو
ہتھیاروں کے ساتھ اکٹھا
کیا اور
تہجد کے وقت قریش
سے لڑنے کے لئے جا
رہے تھے

کامل سیرت النبی ﷺ

۳

علامہ ابن ہشام

تبھی ابو طالب نے
رسول اللّٰہَ کو اُم
ہانی کے گھر سے
نکلتے ہوئے
دیکھ لیا

رسول اللّٰہَ سے جب ابو
طالب نے پوچھا
رات بھر کہاں تھے ؟

رسول اللّٰہؐ نے سفر
معراج کا پورا واقعہ
بتا دیا
اور کہا کہ
سفر معراج کے بعد
براق نے
رسول اللّٰہؐ کو اُم
ہانی کے گھر اُتار دیا




سیرت ابن ہشام میں

ہے

واقعہ معراج کے بعد

جو لوگ

سچّا نبی مان کر

مسلمان ہو گئے تھے

زیادہ تر نے

اسلام چھوڑ دیا



Moses was a ruddy faced man, tall, thinly fleshed, curly haired with a hooked nose as though he were of the Shanū'a. Jesus, Son of Mary, was a reddish man of medium height with lank hair with many freckles on his face as though he had just come from a bath.' One would suppose that his head was dripping with water, though there was no water on it. The man most like him among you is 'Urwa b. Mas'ūd al-Thaqafī (221).'

267 The following report has reached me from Umm Hāni' d. of Abū Ṭālib, whose name was Hind, concerning the apostle's night journey. She said: 'The apostle went on no night journey except while he was in my house. He slept that night in my house. He prayed the final night prayer, then he slept and we slept. A little before dawn the apostle woke us, and when we had prayed the dawn prayer he said, "O Umm Hāni', I prayed with you the last evening prayer in this valley as you saw. Then I went to Jerusalem and prayed there. Then I have just prayed the morning prayer with you as you see." He got up to go out and I took hold of his robe and laid bare his belly as though it were a folded Egyptian garment. I said, "O prophet of God, don't talk to the people about it for they will give you the lie and insult you." He said, "By God, I certainly will tell them." I said to a negress, a slave of mine, Follow the apostle and listen to what he says to the people, and what they say to him. He did tell them and they were amazed and asked what proof he had. He replied that he had passed the caravan of so-and-so in such-and-such a valley and the animal he bestrode scared them and a camel bolted, "and I showed them where it was as I was on the way to Syria. I carried on until in Dajanān[1] I passed by a caravan of the Banū so-and-so. I found the people asleep. They had a jar of water covered with something. I took the covering off and drank the water replacing the cover. The proof of that is that their caravan is this moment coming down from al-Baiḍā' by the pass of al-Tan'īm[2] led by a dusky camel loaded with two sacks one black and the other multihued". The people hurried to the pass and the first camel they met was as he had described. They asked the men about the vessel and they told them that they had left it full of water and covered it and that when they woke it was covered but empty. They asked the others too who were in Mecca and they said that it was quite right: they had been scared and a camel had bolted,
268 and they had heard a man calling them to it so that they were able to recover it.

THE ASCENT TO HEAVEN

One whom I have no reason to doubt told me on the authority of Abū Sa'īd al-Khudrī: I heard the apostle say, 'After the completion of my

[1] Dimās = devoutness and indicates the foreign origin of this legend. Cf. Mūsā b. 'Uqba, No. 1, in Introduction, p. xliii.

[2] A mountain in the neighbourhood of Tihāma. According to al-Wāqidī it is 25 m. from Mecca.

[3] Baiḍā' is a hill near Mecca on the Medina side. Tan'īm is on high ground very near Mecca.

تمام اسلامی تواریخ
بھری پڑی ہے کہ
معراج کی رات رسول
اللہ أم ہانی کے گھر پر
ہی تھے
معراج والی رات رسول
اللہ أم ہانی کے گھر
میں ، آرام فرما رہے
تھے

أم ہانی گھر میں
اکیلی تھیں
أم ہانی کا شوہر
گھر پر نہیں تھا
لوگوں نے دیکھا
بدن پر کپڑے نہیں
تھے پکڑے گئے

شور مچا###########کانڈ
کو دبانے کے لئے
معراج کا افسانہ
گڑھا گیا کہ

سوال یہ ہے کہ
جب اُم ہانی ، کی
شادی ہو گئی تو

R.P. BUCKLEY

THE NIGHT JOURNEY AND ASCENSION IN ISLAM

THE RECEPTION OF RELIGIOUS NARRATIVE IN SUNNI, SHI'I AND WESTERN CULTURE

I.B.TAURIS

اُم ہانی، غیر محرم
تھیں
کسی غیر محرم کے
یہاں
رات میں آرام فرمانا وہ
بھی
اُم ہانی کے شوہر کے
غیر موجودگی میں
کیسا ؟

مکّہ فتح، ہونے کے بعد رات
میں رسول اللّٰہَ، نے اُم ہانی کے
گھر میں چھلانگ لگا دی اور
صبح وہیں پر غسل کیا بہت سے
لوگوں نے دیکھا
آٹھ رکعت چاشت کی نماز پڑھی

SAHIH AL-BUKHARI

4292

حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ
أَبِي لَيْلَى، مَا أَخْبَرَنَا

(۴۲۹۲) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا' کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا' ان سے عمرو نے' ان سے ابن ابی لیلیٰ نے کہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کے سوا ہمیں کسی نے یہ خبر نہیں دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے چاشت کی نماز پڑھی' انہیں نے کہا کہ جب مکہ فتح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کے گھر غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ انہوں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کو میں نے اتنی ہلکی نماز پڑھتے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ پھر بھی اس میں آپ رکوع اور سجدہ پوری طرح کرتے تھے۔

أَحَدٌ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي الضُّحَى غَيْرَ أُمِّ هَانِئٍ، فَإِنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، قَالَتْ لَمْ أَرَهُ صَلَّى صَلاَةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ

صحیح بخاری 4292

ہمیں کسی نے اطلاع نہیں دی کہ

اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا

سوائے ام ہانی کے جس نے ذکر کیا کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن

میرے گھر میں غسل کیا اور پھر نماز پڑھی
آٹھ رکعت نماز

انہوں مزید کہا کہ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نماز سے ہلکی نماز پڑھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا

لیکن وہ کامل رکوع اور سجدہ کر رہے تھے

جبکہ اُس وقت اُم ہانی کی عمر 54 سال پہنچ گئی تھی

اور رسول اللّٰہَ کی عمر 60 سال تھی. اُس وقت اُم ہانی ،کے ساتھ

بچّے ہو گئے تھے. تین لڑکیاں اور
چار لڑکے
جعدہ،ہانی ،یوسف، عمر ،فلان، عقلہ
اور عمرو
فتح مکّہ کی رات رسول اللّٰہَ ہبیرہ بن
ابی وہب مخزومی کو
قتل کرانا چاہ رہے تھے
لیکن وہ پہلے ہی فرار ہو کر نجران
اور پھر شام چلے گئے
اور عیسائی ہو گئے
اُم ہانی کے بار ،بار منع کرنے کے
باوجود رسول اللّٰہَ نے، اُم ہانی پر
قبضہ کر لیا ہمیشہ کے لئے

اور اپنے حرم میں
داخل کر لیا. اُم ہانی
کے بار ،بار منع کرنے
پر جواب دیا
قریش اونٹ کی پیٹھ پر
بہترین عورتیں ہیں
فتح مکّہ کے بعد اُم
ہانی بنت ابی طالب
مسلمان ہو گئیں

11- رسول اللّٰہؐ کا دوسرا ناکام پیار

رسول اللّٰہؐ سے بیس سال چھوٹی
عبد المطلب کی نواسی

امیمہ بنت عبد المطلب کی بیٹی، زینب
بنت جحش

جب جوان ہوئیں

رسول اللّٰہؐ نے شادی کے لئے کہا

لیکن رسول اللّٰہؐ کی پھوپھی امیمہ
بنت عبد المطلب نے

رسول اللّٰہؐ کے ساتھ شادی کرنے
سے انکار کردیا

بلکہ اپنی لڑکی زینب بنت جحش کی
شادی حضرت خدیجہ کے عیسائی

غلام، زید بن حارثہ. جس کے والدین
اور خاندان کا بھی پتہ نہیں تھا کر دی

زینب کوتاہ، قامت لیکن خوبصورت
اور موزوں اندام تھیں

زینب بنت جحش، کی شادی ،زید بن
حارثہ سے 625 عیسوی میں ہوئی
تھی

زینب بنت جحش کی شادی زید بن
حارثہ سے ہو جانے کے باوجود بھی
زید بن حارثہ کی غیر موجودگی میں

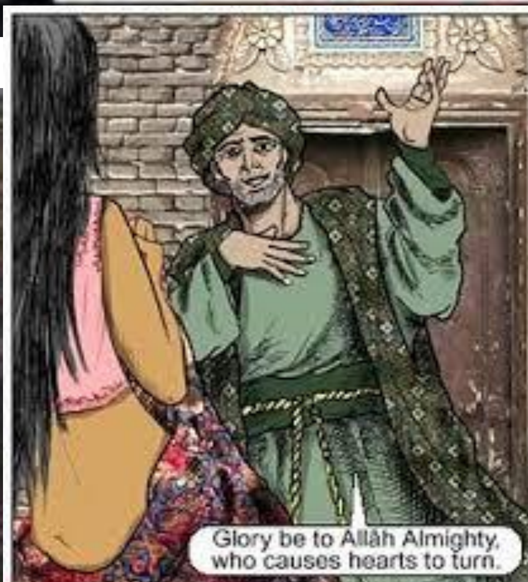
رسول اللّٰہ، زید بن حارثہ
کے گھر زینب بنت جحش
کے پاس جایا کرتے تھے

The love story of the Prophet ﷺ

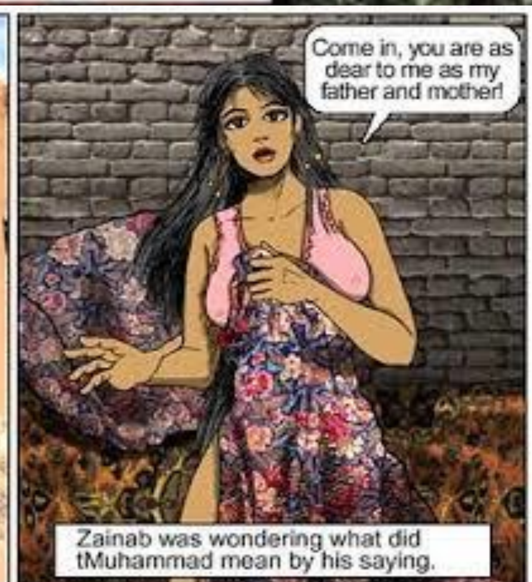
Muhammad and Zaynab



33:37: ..So when Zayd had no longer any need for her, We married her to you in order that there not be upon the believers any discomfort concerning the wives of their adopted sons when they no longer have need of them. And ever is the command of Allah accomplished.







2



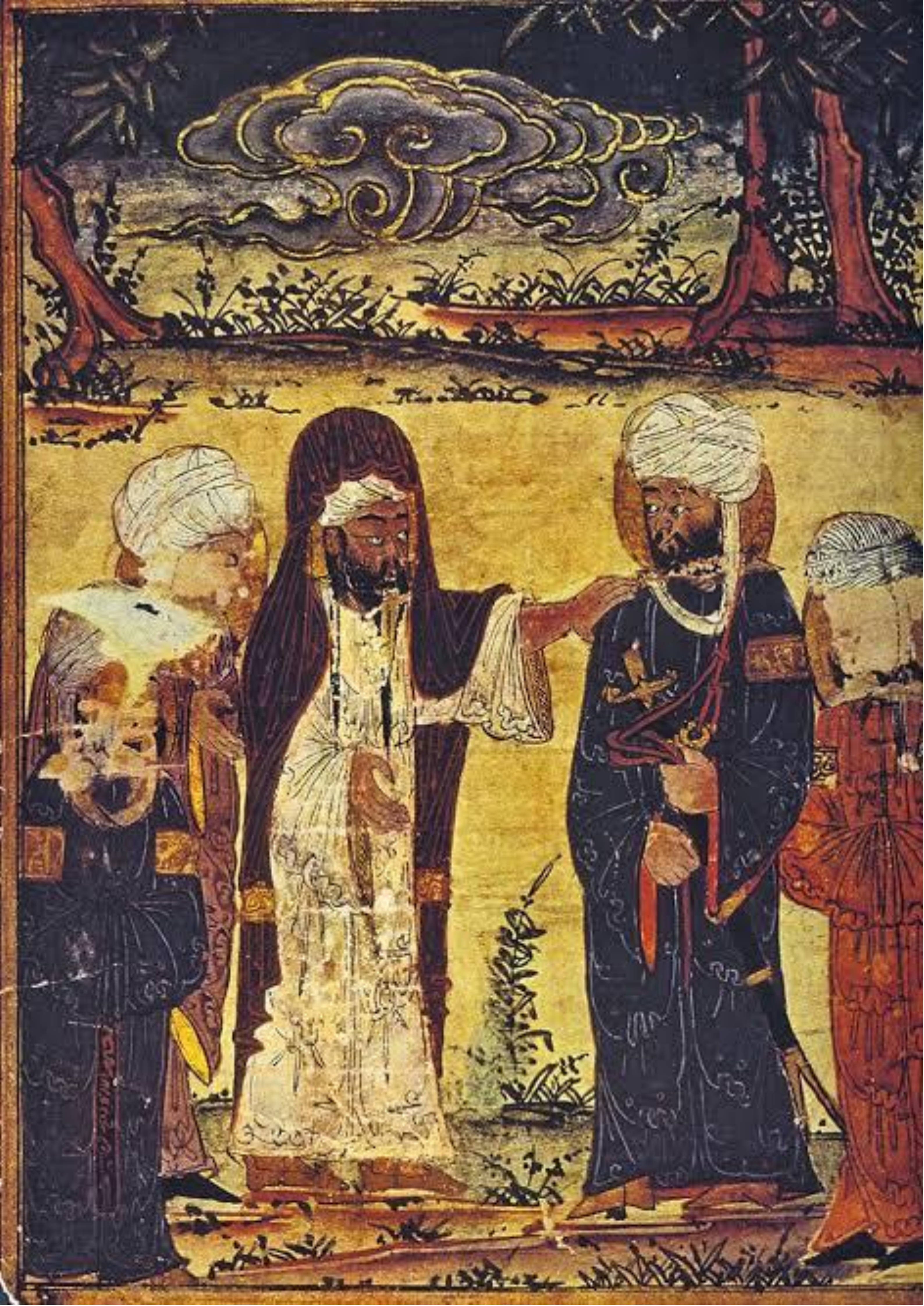


قرآن ،سورة الاحزاب

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّـذِىٓ اَنْعَمَ اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰـهَ وَتُخْفِىْ فِىْ نَفْسِكَ مَا اللّٰـهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَۚ وَاللّٰـهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَاهُ ۖ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْـهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَىْ لَا يَكُـوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِىٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِـمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۚ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰـهِ مَفْعُوْلًا 37/33

اور جب تو نے اس شخص سے کہا جس پر اللّٰہَ نے احسان کیا اور تو نے احسان کیا کہ اپنی بیوی (زینب) کو اپنے پاس رکھ اور اللّٰہَ سے ڈر اور تو اپنے دل میں ایک چیز چھپاتا

تھا جسے اللّٰہَ ظاہر کرنے والا
تھا اور تو لوگوں سے ڈرتا تھا،
حالانکہ اللّٰہَ زیادہ حق رکھتا ہے
کہ تو اس سے ڈرے، پھر جب
زید اس سے حاجت پوری کر
چکا تو ہم نے تجھ سے اس کا
نکاح کر دیا تاکہ مسلمانوں پر ان
کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں
کے بارے میں کوئی گناہ نہ ہو
جب کہ وہ ان سے حاجت
پوری کرلیں، اور اللّٰہَ کا حکم
ہوکر رہنے والا ہے 37/33



ويحمل القسي والحبالة والقس والذبالة انها لضغث على ابالة فاضاعت نقص من نجمها

ونشدة زوجها فلما داناني قرنت بالرقعة درهما وقطعة وقلت لها ان رغبت في المشوف المعلم

وامرت الى الدرهم فبوحي بالسر المبهم وان ابيت ان تبوحي فخذي القطعة وابرحي



فمالت الى استخلاص البدر التم والأبلج الهم وقالت دع جدالك وسل عما بدا لك فاستطلع

طلع الشيخ وبلدته والشعر وناسج بردته فقالت ان الشيخ من اهل سروج وهو الذي وشى


حضرتنك علملری کورونوب سنجاقلری دیکلوب چری چکوب
تکبیر و تهلیل ایله یورودیکنی کورر عقلی کوکلنده دوشندی کیم
مسلمان اولداجی بیله قفس قوشنه رسولك ادیجه ورد غزا
ایلیه انلکیبی اسیرم بن عبد الاشهل اونه کردی غسل ایلمدی

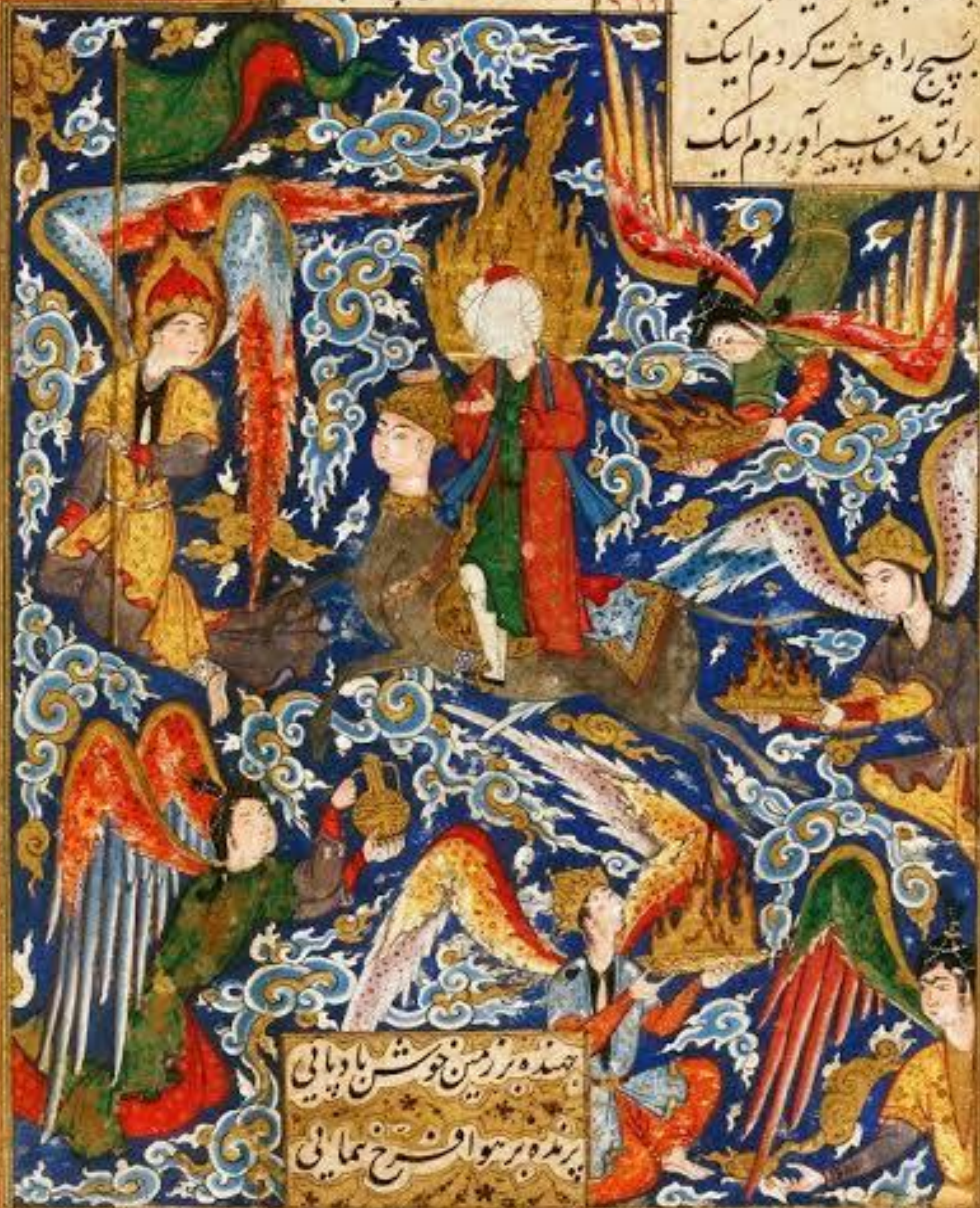
درآمد ناگهان ناموس اکبر بسی رونق‌تر از طاووس اخضر

برو مالید پر کای خواجه برخیز که امشب خوابت آمد دولت‌انگیز

برون بر یک زمان زین خوابگه رخت تو بخت عالمی بیدار به بخت

بسیج راه عشرت کردم اینک

براق برق‌پیما آوردم اینک



مجبوراً ایک دن زینب بنت جحش کو زید بن حارثہ سے بتانا ہی پڑ گیا

زید بن حارثہ لوگوں سے بھی سُن چکے تھے

فوراً رسول اللّٰہؐ کے پاس پہنچے اور کہا آپ زینب بنت جحش، کو پیار کرتے ہیں. لہذا میں طلاق دے دوں گا

رسول اللّٰہؐ نے منع کیا

زینب بن جحش کا حال (دل تو پاگل ہے) ہو گیا تھا

زید بن حارثہ سے جھگڑا کرنے لگیں سونے کے کمرے سے

زید بن حارثہ کو باہر نکال دیا

زید بن حارثہ نے 626 عیسوی میں زینب بنت جحش، کو طلاق دے دیا

رسول اللّٰہَ کے لئے

رسول اللّٰہَ، جب طاقت میں آئے. رسول اللّٰہَ ،نے تمام تر چالیں چل کر زینب بنت جحش، پر قبضہ کر لیا

رسول اللّٰہؐ نے لوگوں کو جھانسا دیا کہ میرا اور زینب کا نکاح اللّٰہ تعالیٰ نے فرشتوں کی موجودگی میں ساتویں آسمان پر پڑھا دیا ہے. فرشتے گواہ تھے
زمین پر رسول اللّٰہ اور زینب کے نکاح پر مہر کی رقم، **400** درہم

رکھی گئی. بکری ذبح ہوئی.
70 سے زائد لوگ ولیمے
میں شامل تھے
اُم المومنین میں، دو گروپ
تھا. ایک کی لیڈر عائشہ
تھیں
دوسری کی لیڈر زینت بنت
جحش تھیں
رسول اللّٰہ َ نے، زینب بنت
جحش سے نکاح کرلیا

رسول اللّٰہؑ نے
زید بن حارثہ کے زینب
بنت جحش کو طلاق
دینے کے بعد
زینب بنت جحش، کو
عدت بھی نہیں گزارنے
دی
رسول اللّٰہؑ، کو تشنگی
اِتنی زیادہ تھی

جبکہ قرآن سورۃ البقرہ آیت 228 میں

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوٓءٍ ۚ

اور طلاق دی ہوئی عورتیں تین حیض تک اپنے آپ کو روکے رکھیں

رسول اللّٰہَ کا زینب کے ساتھ شادی کرنے کے بعد مکّہ میں طوفان مچا کہ

رسول اللّٰہَ نے اپنے، بہو سے ہی شادی کر لی ہے

عرب کے لوگ گود لئے بیٹے کو، بیٹا ہی تسلیم کرتے تھے

جس قانون کو
رسول اللّٰہؐ نے اپنے
محبت کے اندھے پن میں
توڑ دیا
عرب کے لوگ گود لئے
بیٹے کی بیوی کو چاہے
وہ طلاق یافتہ ہی کیوں
نہ ہو کی شادی، کو
بدکاری سمجھتے تھے

12- رسول اللّٰہَ کا پہلا کامیاب پیار

رسول اللّٰہَ کی پچیس سال کی عمر تک کوئی عرب اپنی لڑکیوں کو دینے کو تیار نہیں ہوئے
رسول اللّٰہَ

نسطوری ،عیسائی خدیجہ کے یہاں آتے جاتے تھے
رسول اللّٰہَ کو خدیجہ سے پیار ہو گیا. دونوں مُفاد پرست تھے. خدیجہ کی نظر، کم عمر شوہر پر اور رسول اللّٰہَ بہت سے کام کے آدمی تھے

رسول اللّٰہَ کی نظر خدیجہ کی دولت پر تھی. بیٹھ کر کھانا تھا، کوئی کام کرنا نہیں تھا

خدیجہ کے والد بھی تمام عرب کی طرح اپنی لڑکی کی شادی

رسول اللّٰہَ سے کرنے کو تیار نہیں ہوئے

خدیجہ اور رسول اللّٰہَ کے دوستوں نے شراب کی محفل جمائی

خدیجہ کے والد کو دھوکے سے بلوایا گیا

خدیجہ نے بھری محفل میں اپنے ہاتھوں سے اپنے والد کو شراب پلا کر

شراب کی مدحوشی میں والد سے شادی کے لئے رضا مندی لے لی

خدیجہ نے ایک گائے بھی ذبح کروائی،خوشبو لگائی، اور کام کیا ہوا حلہ زیب تن کر کے رسول اللّٰہَ کے چچاؤں کو اپنے گھر بُلوایا وہ سب خدیجہ کے یہاں آئے

جب خدیجہ کے والد ہوش میں آئے تو پوچھا یہ گائے کیوں ذبح ہوئی ہے ،یہ خوشبو کیوں لگائی ہو، یہ عمدہ لباس کیوں پہنی ہو

خدیجہ نے اپنے والد خویلد سے کہا کہ رات میں آپ نے میری شادی محمد بن عبداللہ سے کر دی ہے

خدیجہ کے والد، خویلد نے کہا ہرگز نہیں، میں ایسا کیوں کروں گا

خدیجہ کے والد خویلد نے طوفان مچایا لیکن چڑیا اُڑ گئی تھی

ایک غلط روایت:

ابن شہاب الزہری اور دوسرے اہل مکہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ اور ایک دوسرے قریشی کو سامان تجارت دے کر سوق حباشہ کو جو تہامہ میں واقع ہے بھیجا تھا اور خویلد نے ان کی شادی رسول اللہ ﷺ سے کی اور مکہ کی ایک مولدہ غیر عرب عورت نے یہ رشتہ لگایا تھا۔ مگر واقدی اس کے متعلق کہتا ہے کہ ہمارے نزدیک یہ بیان بالکل غلط ہے۔ اسی طرح کا غلط واقعہ لوگ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ خود خدیجہؓ نے رسول اللہ ﷺ کو شادی کا پیام دیا تھا۔ یہ ایک نہایت شریف بی بی تھیں۔ قریش کا ہر شخص ان سے شادی کرنے کا خواہش مند تھا' اور اس کے لیے انھوں نے بہت سارو پیہ بھی صرف کیا تھا۔ پھر خدیجہؓ نے اپنے باپ کو بلا کر اتنی شراب پلائی کہ وہ بالکل مدہوش ہو گیا۔ انھوں نے ایک گائے بھی ذبح کی' خوشبو لگائی اور کام کیا ہوا حلہ زیب تن کر کے رسول اللہ ﷺ کو ان کے چچاؤں کے ساتھ بلا بھیجا۔ وہ خدیجہؓ کے ہاں آئے۔ ان کے باپ نے رسول اللہ ﷺ سے ان کی شادی کر دی۔ مگر جب وہ ہوش میں آیا تو کہنے لگا کہ یہ گائے کیوں ذبح ہوئی ہے۔ یہ خوشبو کیوں لگائی گئی اور یہ اعلیٰ لباس کیوں پہنا گیا ہے۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا تم نے مجھے محمد بن عبداللہ سے بیاہ دیا ہے۔ اس نے کہا' ہرگز نہیں میں کیوں کرنے لگا تھا۔ قریش کے اکابر نے تمہارا پیام دیا مگر میں نے منظور نہیں کیا۔

تجربہ کار ہوشیار اور شریف بی بی تھیں۔ نیز اللہ نے ان کی قسمت میں اور بھی کرامت اور سعادت مقدر کی تھی۔ یہ سن کر انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو بلایا اور ان سے کہا اے میرے ابن عم! میں تمہاری قرابت' شرافت' نسب' امانت' حسن اخلاق اور راست بازی کی وجہ سے تمہاری گرویدہ ہوں' میں تمہارے ساتھ شادی کرنا چاہتی ہوں۔ خدیجہؓ اس زمانے میں قریش میں سب سے زیادہ نجیب' شریف اور دولت مند خاتون تھیں۔ ان کی تمام قوم ان وجوہ سے ان سے شادی کرنے کی متمنی تھی۔ جب انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے شادی کی خواہش ظاہر کی' آپؐ نے اپنے چچاؤں سے اس کا ذکر کیا۔ حضرت حمزہ بن عبدالمطلبؓ آپ کے چچا آپ کے ہمراہ خویلد بن اسد کے پاس گئے اور اس سے شادی کا پیام دیا۔ انھوں نے حضرت خدیجہ ؓ کی رسول اللہ ﷺ سے شادی کر دی ابراہیم کے علاوہ آپ کی تمام اولاد زینبؓ، رقیہؓ، ام کلثومؓ، فاطمہؓ، قاسمؓ انہی کے نام سے آپ کنیت کرتے تھے اور طاہرؓ اور طیبؓ حضرت خدیجہؓ کے بطن مبارک سے ہوئے۔ قاسمؓ طاہر اور طیب عہد جاہلیت ہی میں مر گئے۔ البتہ آپ کی تمام صاحبزادیوں نے اسلام کا عہد پایا اور وہ مسلمان ہوئیں اور انھوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی۔

ایک غلط روایت:

ابن شہاب الزہری اور دوسرے اہل مکہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت خدیجہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ اور ایک دوسرے قریشی کو سامان تجارت دے کر سوق حباشہ کو جو تہامہ میں واقع ہے بھیجا تھا اور خویلد نے ان کی شادی رسول اللہ ﷺ سے کی اور مکہ کی ایک مولدہ غیر عرب عورت نے یہ رشتہ لگایا تھا۔ مگر واقدی اس کے متعلق کہتا ہے کہ ہمارے نزدیک یہ بیان بالکل غلط ہے۔ اسی طرح کا غلط واقعہ لوگ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ خود خدیجہؓ نے رسول اللہ ﷺ کو شادی کا پیام دیا تھا۔ یہ ایک نہایت شریف بی بی تھیں۔ قریش کا ہر شخص ان سے شادی کرنے کا خواہش مند تھا' اور اس کے لیے انھوں نے بہت سارو پیہ بھی صرف کیا تھا۔ پھر خدیجہؓ نے اپنے باپ کو بلا کر اتنی شراب پلائی کہ وہ بالکل مدہوش ہو گیا۔ انھوں نے ایک گائے بھی ذبح کی' خوشبو لگائی اور کام کیا ہوا حلہ زیب تن کر کے رسول اللہ ﷺ کو ان کے چچاؤں کے ساتھ بلا بھیجا۔ وہ خدیجہؓ کے ہاں آئے۔ ان کے باپ نے رسول اللہ ﷺ سے ان کی شادی کر دی۔ مگر جب وہ ہوش میں آیا تو کہنے لگا کہ یہ گائے کیوں ذبح ہوئی ہے۔ یہ خوشبو کیوں لگائی گئی اور یہ اعلیٰ لباس کیوں پہنا گیا ہے۔ خدیجہ ؓ نے اس سے کہا تم نے مجھے محمد بن عبداللہ سے بیاہ دیا ہے۔ اس نے کہا' ہرگز نہیں میں کیوں کرنے لگا تھا۔ قریش کے اکابر نے تمہارا پیام دیا مگر میں نے منظور نہیں کیا۔

واقدی کہتا ہے کہ یہ روایت ہمارے نزدیک بالکل غلط ہے' جو واقعہ ہمارے نزدیک بالکل صحیح ہے۔ وہ عبداللہ بن عباس ؓ کی روایت ہے کہ خدیجہ ؓ کی شادی ان کے چچا عمرو بن اسد نے رسول اللہ ﷺ سے کی تھی اور ان کا باپ خویلد واقعہ فجار سے پہلے ہی مر گیا تھا۔

خدیجہ ؓ کا مکان وہی تھا جو اب تک ان کے نام سے مشہور چلا آتا ہے۔ اسے معاویہؓ نے خرید کر مسجد بنا دیا تھا' لوگ اس میں نماز پڑھتے تھے۔ اس نے انھیں آثار پر اسے بنایا تھا جس پر اب تک قائم ہے' اس میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے' جو پتھر دروازے کی بائیں جانب لگا ہوا ہے یہ وہی ہے کہ جب ابولہب اور عدی بن حمیر الثقفی کے گھر سے جو ابن علقمہ کے گھر کے پیچھے تھا رسول اللہ ﷺ پر سنگ اندازی ہوتی تو آپ اس پتھر کی آڑ میں پناہ لیتے۔ یہ پتھر ایک گز ایک بالشت کا ہے۔

خانہ کعبہ:

خدیجہ ؓ سے شادی کرنے کے دس سال کے بعد قریش نے کعبہ کو ڈھا کر پھر بنایا۔ اس وقت آپ کی عمر ۳۵ سال تھی۔ کعبہ

رسول اللّٰہَ کی پچاس سال کی عمر
تک کسی عرب نے خود سے خوشی
سے ،اپنی لڑکی کی شادی رسول اللّٰہَ
سے نہیں کی
رسول اللّٰہَ کی پچاس سال کی عمر
تک خدیجہ کی زندگی تک رسول اللّٰہَ
کی کسی لڑکی کی طرف نظر اُٹھا کر،
دیکھنے کی ہمت نہیں تھی. رسول
اللّٰہَ ،خدیجہ سے بہت ڈرتے تھے
خدیجہ کی زندگی تک صرف ایک عدد
بیوی

بعد میں چالیس سے زائد ہر
مالِ غنیمت میں بیس فیصد

تاریخ طبری جلد دوم، حصّہ اور صفحہ 377 سے 388 میں

ہشام بن محمد اپنے باپ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ

رسول اللّٰہَ نے

پندرہ عورتوں سے نکاح کیا

تیرہ (13) عورتوں کے ساتھ مباشرت کی

ایک وقت میں گیارہ موجود تھیں

تفصیل

تاریخ طبری کا اسکرین شاٹ دیکھیں

دوسرے سلسلے سے مجاہد سے مروی ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے تین عمرے کیے یہ بات عائشہ رضی اللہ عنہا کو معلوم ہوئی تو انہوں نے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے تھے۔ ان میں ایک عمرہ وہ تھا جو آپؐ نے حج کے ساتھ کیا ہے۔

دوسرے سلسلے سے مجاہد سے مروی ہے کہ میں اور عروہ بن الزبیر مسجد نبوی میں آئے۔ ابن عمرؓ عائشہؓ کے حجرے کے پاس بیٹھے تھے ہم نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنی مرتبہ عمرہ کیا تھا انھوں نے کہا چار مرتبہ' ان میں ایک عمرہ آپؐ نے رجب میں کیا تھا ہم نے اس بات کو اچھا نہ سمجھا کہ ان کی تکذیب و تردید کریں۔ ہم نے عائشہؓ کے مسواک کرنے کی آواز سنی' عروہ بن الزبیرؓ نے کہا اماں جان اور ام المومنین آپؓ نے ابوعبدالرحمٰن کا قول سنا' عائشہؓ نے پوچھا وہ کیا کہتے ہیں۔ عروہؓ نے کہا وہ کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے ہیں' ان میں ایک آپؐ نے رجب میں کیا تھا۔ عائشہؓ نے فرمایا اللہ ابوعبدالرحمٰن پر رحم کرے' نبی ﷺ نے کوئی عمرہ ایسا نہیں کیا' جس میں میں شریک نہ رہی ہوں اور نبی ﷺ نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن:

ان میں سے بعض رسول اللہ ﷺ کے بعد زندہ رہیں' بعض کو آپؐ نے علیحدہ کر دیا تھا اس علیحدگی کے وجوہ اور بعض آپ کی حیات میں انتقال کر گئیں۔

حضرت خدیجہؓ بنت خویلد:

ہشام بن محمد اپنے باپ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پندرہ عورتوں سے نکاح کیا' تیرہ کے ساتھ آپؐ نے مباشرت کی۔ ایک وقت میں گیارہ موجود رہیں اور نو کو چھوڑ کر آپ کی وفات ہوئی۔ اسلام سے قبل آپ کی عمر بیس سال سے زائد تھی کہ آپؐ نے خدیجہؓ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ سے نکاح کیا۔ سب سے پہلے آپؐ نے انھیں سے نکاح کیا' آپؐ سے قبل یہ عتیق بن عابد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کی بیوی تھیں' ان کی ماں فاطمہ بنت زائدہ بن الاصم بن رواحہ بن حجر بن معیص بن لوی تھیں۔ عتیق کے صلب سے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی اس کے بعد عتیق کا انتقال ہو گیا' اس کے بعد ابو ہالہ بن زرارہ بن نباش بن زرارہ بن حبیب بن سلامہ بن غذی بن جردہ بن اسید بن عمرو بن تمیم نے جو بنو عبدالدار بن قصی سے تھا خدیجہؓ سے شادی کی۔ اس کے صلب سے خدیجہؓ کے بطن سے ہند بن ابی ہالہ پیدا ہوئے' ابو ہالہ مر گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے خدیجہؓ سے نکاح کیا۔ اس وقت ہند بن ابی ہالہ خدیجہؓ کے آغوش تربیت میں تھے۔ خدیجہ کے بطن سے رسول اللہ ﷺ کے آٹھ بچے قاسمؓ، طیبؓ، طاہرؓ، عبداللہ، زینبؓ، رقیہؓ، ام کلثومؓ اور فاطمہؓ پیدا ہوئے۔

خدیجہ رضی اللہ عنہا کی حیات میں رسول اللہ ﷺ نے کوئی اور نکاح نہیں کیا' ان کے مرنے کے بعد سب سے پہلے آپؐ نے کس بیوی سے نکاح کیا اس میں اختلاف ہے۔ بعض راویوں نے بیان کیا ہے کہ خدیجہؓ کے بعد سب سے پہلے آپؐ نے عائشہؓ بنت ابوبکرؓ سے نکاح کیا اور بعض کہتے ہیں کہ خدیجہؓ کے بعد آپؐ نے سب سے پہلے سودہؓ بنت زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبدود بن نصر سے نکاح کیا ہے۔ جس وقت رسول اللہ ﷺ نے عائشہؓ سے نکاح کیا وہ کمسن تھیں مباشرت کے قابل نہ تھیں البتہ سودہؓ بیوہ تھیں رسول اللہ

ہو گیا' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنے مکہ کے قیام کے زمانے میں سودہؓ سے نکاح کیا۔ تمام علمائے سیر کا اس پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سودہؓ کے ساتھ عائشہؓ سے پہلے مباشرت فرمائی ہے۔

حضرت عائشہؓ بنت ابوبکرؓ:

عائشہؓ سے مروی ہے کہ خدیجہؓ کے انتقال کے بعد مکہ ہی میں عثمان بن مظعون کی بیوی خولہ بنت حکیم بن امیہ بن الاوقص نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ شادی کیوں نہیں کرتے۔ آپؐ نے فرمایا کس سے کروں۔ خولہ نے کہا آپ چاہیں تو کنواری سے کریں اور چاہیں تو کسی بیوہ سے کریں دونوں ممکن ہیں۔ آپؐ نے پوچھا اچھا کنواری لڑکی بتاؤ۔ خولہؓ نے کہا آپ اپنے محبوب ترین دوست ابوبکر کی بیٹی عائشہؓ سے کیجیے۔ آپؐ نے فرمایا اور بیوہ کون۔ خولہ نے کہا سودہؓ بنت زمعہ بن قیس موجود ہیں وہ آپؐ پر ایمان لا چکی ہیں اور آپؐ کے مذہب میں داخل ہو چکی ہیں' آپؐ نے فرمایا اچھا تم جا کر ان دونوں سے میرا پیام دو۔ خولہ ہمارے گھر آئیں اور انہوں نے میری ماں ام رومان سے کہا دیکھو اللہ نے کیا خیر و برکت تم پر مبذول فرمائی ہے۔ ام رومان نے پوچھا خیر ہے' خولہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا ہے کہ میں ابوبکرؓ سے عائشہ ؓ کو ان کے لیے مانگوں۔ ام رومان نے کہا وہ ابھی آتے ہوں گے ان کا انتظار کرو۔ ابوبکر ؓ گھر آئے' خولہ نے ان سے کہا اے ابوبکرؓ دیکھو اللہ نے کیا خیر و برکت تم پر نازل فرمائی ہے' رسول اللہ ﷺ نے مجھے تمہارے پاس عائشہ ؓ کی نسبت کے لیے بھیجا ہے۔ ابوبکرؓ نے کہا کہ عائشہؓ ان کی بھتیجی ہے کیا وہ ان کے نکاح میں آ سکتی ہے۔ خولہ نے رسول اللہ ﷺ سے آ کر یہ بات کہی۔ آپؐ نے فرمایا کہ ان سے جا کر کہہ دو کہ بے شک بحیثیت مسلمان ہونے کے ہم تم بھائی بھائی ہیں مگر تمہاری لڑکی میرے نکاح میں آ سکتی ہے۔ خولہ نے آ کر ابوبکرؓ سے آپ کا قول بیان کیا ابوبکرؓ نے کہا اچھا ٹھہرو میں ابھی آتا ہوں۔ ام رومان نے کہا واقعہ یہ ہے کہ مطعم بن عدی نے اپنے بیٹے کے لیے عائشہ کو مانگا تھا اور ابوبکرؓ نے آج تک وعدہ خلافی نہیں کی ہے۔ ابوبکر ؓ مطعم کے پاس گئے ان کی وہ بیوی بھی موجود تھی جس کے بیٹے کے لیے عائشہ کو مانگا گیا تھا۔ اس بڑھیا نے ابوبکرؓ سے کہا کہ اگر ہم اپنے بیٹے کی شادی تمہاری لڑکی سے کر دیں تو غالباً تم اسے صابی بنا لو گے اور جس مذہب کو تم نے اختیار کیا ہے اس میں اسے بھی شامل کر لو گے۔ ابوبکرؓ نے مطعم سے پوچھا کہ یہ کیا کہہ رہی ہے' اس نے کہا جو کچھ کہہ رہی ہے وہ ٹھیک ہے بے شک ہمیں یہ اندیشہ ہے۔

یہ سن کر ابوبکرؓ ان کے یہاں سے نکل آئے اور اس طرح اللہ نے ابوبکر کو ان کے وعدے کے ایفا سے بری الذمہ کر دیا جو انہوں نے اپنی لڑکی کے متعلق مطعم سے کیا تھا۔ اور گھر آ کر انہوں نے خولہ سے کہا کہ جاؤ رسول اللہ ﷺ کو بلا لاؤ۔ خولہ رسول اللہ ﷺ کو بلا لائیں۔ ابوبکرؓ نے اسی دن میرا نکاح رسول اللہ ﷺ سے کر دیا اور اس وقت میری عمر چھ سال کی تھی۔

حضرت سودہؓ بنت زمعہ:

خولہؓ نے کہا میں ابوبکرؓ کے یہاں سے سودہؓ کے پاس گئی اور میں نے ان سے کہا سودہؓ دیکھو اللہ نے کیا خیر و برکت تم کو عطا کی ہے۔ انہوں نے پوچھا کیا ہے۔ میں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ میں ان کا پیام تم کو دوں۔ سودہؓ نے کہا مناسب ہو گا کہ تم میرے باپ سے جا کر اس کا ذکر کرو' وہ چونکہ بہت ضعیف تھا حج میں شریک نہیں ہوا تھا میں اس کے پاس گئی اور میں نے جاہلیت کی رسم کے مطابق اسے سلام کیا اور پھر کہا کہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب نے مجھے بھیجا ہے تاکہ میں سودہؓ کے لیے ان کا

پیام دوں۔ اس نے کہا ہاں کیا مضائقہ ہے وہ شریف کفو ہیں مگر خود سودہؓ کیا کہتی ہے۔ میں نے کہا وہ اس نسبت کو پسند کرتی ہیں' اس نے کہا اچھا اسے بلا لاؤ۔ میں سودہ کو بلا لائی ان کے باپ نے ان سے کہا کہ یہ عورت تمہارے لیے محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب کا پیام لائی ہے اور بے شک وہ شریف کفو ہیں' کیا تم اس نسبت کو پسند کرتی ہو۔ سودہؓ نے کہا ہاں۔ ان کے باپ نے مجھ سے کہا کہ محمد کو بلا لاؤ۔ میں رسول اللہ ﷺ کو لے آئی۔ سودہؓ کے باپ نے رسول اللہ ﷺ سے سودہؓ کا نکاح کر دیا۔ جب سودہ کا بھائی عبد بن زمعہ حج سے فارغ ہو کر گھر آیا اور اسے اس واقعے کی خبر ہوئی اس نے اظہار افسوس میں اپنے سر پر خاک ڈالی۔

اسلام لانے کے بعد یہ ہمیشہ اپنی اس حرکت پر اظہار ندامت کیا کرتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت:

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نکاح کے بعد ہم مدینہ آئے ابوبکرؓ سخ میں خزرج کے خاندان بنو الحارث کے یہاں فروکش ہوئے ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر آئے کچھ انصار اور ان کی عورتیں آپؐ کے پاس آ گئیں۔ میری ماں میرے پاس آئیں میں اس وقت جھولا جھول رہی تھی انہوں نے مجھے جھولے سے اتارا بالوں میں کنگھی کی میرا منہ دھلایا اور پھر مجھے اپنے ساتھ لے چلیں اور کمرے کے دروازے پر پہنچ کر وہ ٹھہر گئیں۔ میں ڈری' میری ماں نے مجھے اندر کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کمرے میں پلنگ پر تشریف فرما تھے' میری ماں نے مجھے آپ کی گود میں بٹھا دیا اور کہا یہ تمہارے شوہر ہیں' اللہ تم کو ان کے لیے اور ان کو تمہارے لیے موجب خیر و برکت کرے۔ اس کے بعد تمام لوگ گھر سے چلے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر میں میرے ساتھ خلوت فرمائی' مگر اس خوشی میں نہ قربانیاں کی گئیں اور نہ بکری میرے لیے ذبح کی گئی' اس وقت میری عمر نو سال کی تھی۔ پھر سعد بن عبادہؓ کے یہاں سے حسب معمول رسول اللہ ﷺ کے لیے کھانا آیا۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کی روایت:

عروہؓ نے خدیجہؓ بنت خویلد کی تاریخ وفات وغیرہ کے متعلق عبدالملک کو اس کے استفسار کے جواب میں لکھا تھا۔ مکہ سے ہجرت کے تقریباً تین سال قبل خدیجہ کا انتقال ہوا' ان کے انتقال کے بعد رسول اللہ ﷺ نے عائشہؓ سے نکاح کیا۔ آپؐ نے دو مرتبہ عائشہ کو خواب میں دیکھا تھا کہ آپؐ سے کہا گیا کہ یہ آپ کی بیوی ہیں' نکاح کے وقت عائشہ کی عمر چھ سال کی تھی۔ مدینہ آ کر آپؐ نے ان سے مباشرت کی اور اس وقت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر نو سال تھی۔

حضرت ہشام بن محمد کی روایت:

ہشام بن محمد کے سلسلۂ بیان کے مطابق خدیجہؓ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے عائشہؓ بنت ابوبکرؓ سے نکاح کیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام عتیق بن ابی قحافہ ہے اور ابی قحافہ کا نام عثمان ہے اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ابوقحافہ کا نام عبدالرحمٰن بن عثمان بن عامر بن عمرو بن سعد بن تیم بن مرہ ہے ہجرت سے تین سال پہلے رسول اللہ ﷺ نے عائشہؓ سے نکاح کیا اس وقت عائشہ کی عمر سات سال کی تھی۔ مدینہ آ کر آپؐ نے عائشہؓ سے مباشرت کی اس وقت ان کی عمر نو سال کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت عائشہ کی عمر اٹھارہ سال تھی سوائے ان کے رسول اللہ ﷺ نے کسی اور کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا۔

حضرت حفصہؓ بنت عمرؓ:

اس کے بعد آپؐ نے حفصہؓ بنت عمرؓ بن الخطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن کعب سے نکاح کیا۔

آپؐ سے قبل وہ خنیس بن حذافہ بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم کی بیوی تھیں۔ وہ مسلمان اور صحابیؓ تھے۔ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہو کر شہید ہو گئے۔ ان کے صلب سے حفصہ رضی اللہ عنہا کی کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی۔ بنو سہم میں سے ان کے علاوہ اور کوئی شخص جنگ بدر میں شریک نہیں ہوا۔

حضرت اُم سلمہؓ بنت ابی امیہ:

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ام سلمہؓ سے جن کا نام ہند بنت ابی امیہ بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہے نکاح کیا۔ آپؐ سے قبل یہ ابوسلمہ بن عبدالاسد بن بلال بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم کی بیوی تھیں۔ یہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے تھے اور اس روز یہی مسلمانوں کے بہادر ترین شہسوار تھے۔ جنگ احد میں زخمی ہوئے اور جانبر نہ ہو سکے۔ ام سلمہؓ بیوہ ہو گئیں۔ ابوسلمہؓ رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی نیز دودھ شریک بھائی بھی تھے۔ ان کی ماں برہ بنت عبدالمطلب ہے۔ ام سلمہؓ کے بطن سے ابوسلمہ کے بیٹے عمر اور سلمہ اور بیٹیاں زینب اور درہ پیدا ہوئی تھیں۔ جب ان کا انتقال ہوا رسول اللہ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ میں نو تکبیریں کہیں۔ جب آپؐ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کو سہو ہوا تھا۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عمداً نو تکبیریں کہیں ہیں نہ میں بھولا اور نہ مجھے سہو ہوا۔ بخدا اگر میں ابوسلمہ پر ایک ہزار تکبیریں کہتا تو وہ اس کے بھی مستحق تھے۔ پھر آپ نے ان کے بیوی بچوں کی کفالت کے لیے سب کو دعوت دی اور پھر خود ہی ام سلمہؓ سے جنگ احزاب سے تین سال قبل نکاح کیا۔ نیز آپؐ نے سلمہ بن ابی سلمہ کی شادی خاندان عبدالمطلب میں کر دی۔

حضرت جویریہؓ بنت الحارث:

اس کے بعد آپؐ نے مریسیع کے واقعے کے سنہ میں جویریہؓ بنت الحارث بن ابی ضرار بن حبیب بن مالک بن جذیمہ سے (اور یہی مصطلق بن سعد بن عمر ہے) ۵ھ میں نکاح کیا۔ اس سے قبل یہ مالک بن صفوان ذوالشفر بن ابی سرح بن مالک بن المصطلق کی بیوی تھیں مگر ان کے شوہر سے ان کا کوئی بچہ نہیں ہوا تھا۔ واقعہ مریسیع میں یہ رسول اللہ ﷺ کے لیے ان کے حصے میں مخصوص کی گئیں۔ آپؐ نے ان کو آزاد کر کے ان سے نکاح کیا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی قوم کے تمام قیدیوں کی رہائی کی درخواست کی جسے آپؐ نے قبول فرمایا اور ان کی خاطر سب کو رہا کر دیا۔

حضرت ام حبیبہؓ بنت ابی سفیان:

اس کے بعد آپؐ نے ام حبیبہؓ بنت ابی سفیان بن حرب سے نکاح کیا۔ یہ عبیداللہ بن جحش بن رباب بن یعمر بن صبرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد کی بیوی تھیں۔ عبیداللہ ہجرت کر کے حبشہ چلا گیا تھا۔ وہاں نصرانی ہو گیا۔ اس نے اپنی بیوی کو بھی تبدیل مذہب کی دعوت دی مگر انہوں نے نہ مانا اور بدستور اسلام پر قائم رہیں۔ ان کے شوہر کا اسی حالت نصرانیت میں انتقال ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں لکھا' نجاشی نے اپنے یہاں کے مسلمانوں کو بلا کر پوچھا کہ تم میں ان کا قریب تر رشتہ دار کون ہے۔ لوگوں نے خالد بن سعید بن العاص کو بتایا۔ نجاشی نے ان سے کہا کہ تم اپنے نبیؐ سے ام حبیبہ کی شادی کر دو۔ خالد نے نکاح کر دیا۔ نجاشی نے چار سو دینار رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ان کو مہر دیا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ نجاشی کو لکھنے سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے عثمان بن عفان سے ان کو مانگا اور جب عثمان نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ کے نکاح میں دے دیا۔ تب آپؐ نے ان کے متعلق

نجاشی کو لکھا اور اس نے ان کو آپ کے پاس بھیج دیا۔

حضرت زینبؓ بنت جحش:

اس کے بعد آپؐ نے زینبؓ بنت جحش بن رباب بن یعمر بن صبرہ سے نکاح کیا۔ اس سے پہلے یہ زید بن حارثہ بن شراحیل رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام کی بیوی تھیں۔ مگر ان سے زینبؓ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی۔ جب اللہ عزوجل نے ان کے متعلق یہ آیت و اذ تقول للذی انعم اللہ علیه و انعمت علیه امسك علیك زوجك .(آخر آیت تک)'' اور جب تم نے اس شخص سے جس پر اللہ نے اور تم نے احسان کیا تھا کہا کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس ہی رہنے دو'' اس طرح اللہ نے ان کی شادی رسول اللہ ﷺ سے کی اور اس کے لیے حضرت جبریل کو آپؐ کے پاس بھیجا۔ اسی لیے زینبؓ تمام ازواج نبیؐ کے مقابلے میں فخر کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ میں تم سب سے اپنے ولی اور پیام دینے والے کے اعتبار سے معزز ہوں۔

حضرت صفیہؓ بنت حیی:

اس کے بعد آپؐ نے صفیہؓ بنت حیی بن اخطب بن سعید بن ثعلبہ بن عبید بن کعب بن الخزرج بن ابی حبیب بن النضیر سے نکاح کیا۔ اس سے قبل یہ سلام بن مشکم بن الحکم بن حارثہ بن الخزرج بن کعب بن الخزرج کی بیوی تھیں اس کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق نے ان سے نکاح کیا۔ کنانہ کو محمد بن مسلمہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے حکم سے قتل کر دیا اسے گرفتار کر کے قتل کیا گیا۔ جنگ خیبر میں جب آپؐ نے تمام قیدیوں کا جائزہ لیا تو اپنی چادر ان پر ڈال دی اس طرح یہ خیبر کے قیدیوں میں سے رسول اللہ ﷺ کی ذات کے لیے مخصوص ہوئیں۔ اس کے بعد آپؐ نے ان کو اسلام کی دعوت دی جسے انھوں نے قبول کیا۔ آپؐ نے ان کو آزاد کر کے نکاح کر لیا۔ یہ ۶ ہجری کا واقعہ ہے۔

حضرت میمونہؓ بنت الحارث:

اس کے بعد آپؐ نے میمونہؓ بنت الحارث بن حزن بن بجیر بن الہزم بن رویبہ بن عبداللہ بن ہلال سے نکاح کیا۔ اس سے قبل یہ بنو عقدہ بن غیرہ بن عوف بن قسی (ثقیف) کے عمیر بن عمرو کی بیوی تھیں ان کے خاوند سے کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی۔ یہ عباس بن عبدالمطلب کی بیوی ام الفضل کی بہن تھیں۔ عمرۂ قضا کے وقت مقام سرف میں رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح کیا۔ عباس بن عبدالمطلبؓ نے ان کو آپؐ کے نکاح میں دیا تھا۔ مذکورہ بالا ازدواج سوائے خدیجہؓ بنت خویلد کے آپ کی وہ ازدواج ہیں جن سے آپؐ نے نکاح کیا اور وہ آپ کی وفات کے بعد موجود رہیں۔

نشاۃؓ بنت رفاعہ:

اس کے بعد آپؐ نے بنی کلاب بن ربیعہ کی جو بنو قریظہ کے خاندان بنو رفاعہ کے حلیف تھے ایک عورت سے جس کا نام نشاۃؓ بنت رفاعہ تھا نکاح کیا۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعضوں نے سناء کہا ہے اور ان کو سناء بنت اسماء بن الصلت السلمیہ بتایا ہے۔ بعضوں نے ان کا نام سبا بنت اسماء بن الصلت (جو بنو سلیم کے خاندان بنو حرام سے تھا) بتایا ہے اور یہ کہا ہے کہ قبل اس کے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس جائیں اس کی بیوی کا انتقال ہو گیا۔ بعض راویوں نے ان کا نام سناء بنت الصلت بن حبیب بن حارثہ بن ہلال بن حرام بن سمال بن عوف السلمی بتایا ہے۔

شنباء بنت عمر الغفاریہ:

اس کے بعد آپؐ نے شنباء بنت عمر الغفاریہ سے نکاح کیا۔ یہ قبیلہ بھی بنو قریظہ کا حلیف تھا۔ بعض ارباب سیر نے کہا ہے کہ یہ عورت خود قریظہ کی تھی' بنو قریظہ کی ہلاکت کی وجہ سے اس کا نسب معلوم نہ ہو سکا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ یہ کنانیہ تھی' جب رسول اللہ ﷺ اس کے پاس گئے' وہ حائضہ ہوگئی۔ انھیں ایام میں قبل اس کے کہ وہ طاہر ہو ابراہیم کا انتقال ہو گیا۔ اس نے کہا کہ اگر محمدؐ نبی برحق ہوتے تو ان کا محبوب ترین فرزند نہ مرجاتا۔ یہ سن کر آپؐ نے اسے یہاں سے نکال دیا۔

غزیہؓ بنت جابر:

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے غزیہ بنت جابر متعلقہ بنو بکر بن کلاب سے نکاح کیا' آپ کو معلوم ہوا تھا کہ وہ خوبصورت اور وجیہ ہے۔ آپؐ نے ابو اسید الانصاری الساعدی کو پیام کے لیے بھیجا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے اس کو پیام دیا وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی' چونکہ کفر سے اسلام لا کر اسے بہت ہی تھوڑا زمانہ گزرا تھا اس نے کہا کہ میں نے ابھی اپنے دل سے مشورہ نہیں کیا ہے اور میں آپؐ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کی پناہ لی وہ محفوظ ہے۔ آپؐ نے اسے اس کے گھر واپس بھیج دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ بنو کندہ سے تھی۔

اسماءؓ بنت النعمان:

اس کے بعد آپؐ نے اسماء بنت النعمان بن الاسود بن شراحیل بن الجون بن حجر بن معاویہ الکندی سے نکاح کیا۔ جب آپؐ اس کے پاس گئے آپؐ نے دیکھا کہ وہ مبروص ہے اس لیے آپؐ نے اس سے مقاربت نہیں کی اور مہر دے کر سامان سفر مہیا کر دیا اور اسے اس کے گھر واپس بھیج دیا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ خود نعمان نے اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا تھا۔ جب وہ آپؐ کے پاس آئی اور آپؐ اس کے پاس گئے۔ اس نے بھی آپؐ سے اللہ کی پناہ مانگی' آپؐ نے اس کے باپ کو بلایا اور اس سے پوچھا کیا وہ تمہاری بیٹی نہیں ہے اس نے کہا بے شک وہ میری بیٹی ہے۔ آپؐ نے اس سے پوچھا کیا تم نعمان کی بیٹی نہیں ہو اس نے کہا میں ہوں۔ نعمان نے اس کی طویل تعریف کے بعد کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ اسے اپنے تصرف میں لائیں اس کو کبھی پیٹ بھر کھانا نصیب نہیں ہوا ہے مگر رسول اللہ ﷺ نے اس کے ساتھ بھی وہی عمل کیا جو آپؐ نے عامریہ کے ساتھ کیا تھا' اب یہ معلوم نہیں آیا اس کے قول سے آپؐ نے اسے چھوڑ دیا یا اس کے باپ کے اس قول کی بناء پر کہ اس نے کبھی پیٹ بھر کھانا نہیں کھایا ہے آپؐ نے اسے جدا کر دیا۔

حضرت ریحانہؓ بنت زید اور حضرت ماریہؓ قبطیہ:

اس کے علاوہ بنو قریظہ کی ریحانہ بنت زید کو اللہ نے رسول اللہ ﷺ کو غنیمت میں عطا فرمایا۔ اس کے علاوہ مقوقس اسکندریہ کے بادشاہ نے ماریہ قبطیہ کو ہدیۃً رسول اللہ ﷺ کو بھیجا جن کے بطن سے آپؐ کے صاحبزادے ابراہیم بن رسولؐ اللہ پیدا ہوئے۔

یہ متذکرۂ بالا رسول اللہ ﷺ کی ازدواج ہیں ان میں چھ قرشی تھیں۔

حضرت زینبؓ بنت خزیمہ:

مذکورۂ بالا بیان ہشام کا ہے ان کے علاوہ جو روایت منقول ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ازدواج کے علاوہ رسول اللہ ﷺ نے زینبؓ بنت خزیمہ سے نکاح کیا۔ یہی ام المساکین ہیں جو بنو عامر بن صعصعہ سے تھیں' ان کا پورا نام زینبؓ بنت خزیمہ بن

الحارث بن عبداللہ بن عمرو بن عبد مناف بن ہلال بن عامر بن صعصعہ ہے۔ آپ سے قبل یہ عبیدہ بن الحارث کے بھائی طفیل بن الحارث بن عبدالمطلب کی بیوی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ میں ان کا انتقال ہوا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ آپ کی زندگی میں ان کے اور خدیجہؓ کے علاوہ اور کسی آپؐ کی بیوی کا انتقال نہیں ہوا۔

حضرت شراف بنت الخلیفہ:

اس کے علاوہ آپؐ نے شرافؓ بنت الخلیفہ دحیہ بن خلیفہ الکلبی کی بہن سے نکاح کیا۔

عالیہؓ بنت ظبیان:

ان کے علاوہ آپؐ نے عالیہ بنت ظبیان سے نکاح کیا۔ ابن شہاب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنوبکر بن کلاب کی عالیہؓ سے نکاح کیا آپؐ نے اس سے تمتع کر کے پھر اسے علیحدہ کر دیا۔

قتیلہ بنت قیس:

اس کے علاوہ آپؐ نے اشعث بن قیس کی بہن قتیلہ بنت قیس بن معدی کرب سے نکاح کیا مگر قبل اس کے کہ آپؐ اس کے پاس جاتے آپ کا وصال ہو گیا بعد میں وہ اپنے بھائی کے ساتھ اسلام سے مرتد ہو گئی۔

حضرت فاطمہؓ بنت شریح:

اس کے علاوہ آپ نے فاطمہؓ بنت شریح سے نکاح کیا۔ ابن الکلبی سے مروی ہے کہ اس کا اصل نام غزیہ بنت جابر ہے' یہی ام شریکؓ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے قبل ان کا ایک اور شوہر تھا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح کیا تھا' پہلے شوہر سے ان کا ایک بیٹا بھی شریک نامی تھا جس سے ان کی کنیت ام شریک تھی' جب آپؐ ان کے پاس گئے تو آپؐ نے ان کو بہت ضعیف العمر پایا' اس وجہ سے آپؐ نے ان کو طلاق دے دی۔ یہ اسلام لے آئی تھیں اور قریش کی عورتوں کے پاس دعوت اسلام کے لیے جایا کرتی تھیں۔

خولہ بنت الہذیل:

بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خولہ بنت الہذیل بن ہبیرہ بن قبیصہ بن الحارث سے نکاح کیا۔ یہ بات ابن الکلبی نے ابوصالح کے واسطے سے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اور اسی سلسلے سے یہ مروی ہے کہ لیلیٰ بنت الخطیم بن عدی بن عمرو بن سواد بن ظفر بن الحارث بن الخزرج خود رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی آپؐ اس وقت آفتاب کی طرف پشت کیے بیٹھے تھے۔ اس نے آپؐ کے شانے پر ہاتھ مارا آپؐ نے پوچھا کون؟ اس نے کہا میں اس شخص کی اولاد ہوں جو ہوا سے مسابقت کرتا تھا۔ میں لیلیٰ بنت الخطیم ہوں اس لیے آئی ہوں کہ اپنے کو آپؐ کے لیے پیش کروں۔ آپؐ مجھے اپنی بیوی بنائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا میں نے تم سے نکاح کیا۔ اس نے اپنی قوم سے آ کر بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے نکاح کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا تم نے یہ بری بات کی' تم بہت غیور واقع ہوئی ہو اور رسول اللہ ﷺ کی متعدد بیویاں پہلے سے موجود ہیں تم نباہ نہیں کر سکتیں جاؤ اور آپ سے معافی مانگ لو۔ اس نے رسول اللہ ﷺ سے آ کر کہا کہ آپؐ مجھے اس سے معاف کر دیں۔ آپؐ نے فرمایا اچھا میں نے معاف کر دیا۔

عمرہؓ بنت یزید:

اس سلسلۂ اسناد کے علاوہ دوسرے ذریعے سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنوکلاب رواس بن کلاب کی عمرہؓ بنت یزید سے نکاح کیا۔

جن عورتوں کو نکاح کا پیام دیا

ام ہانی بنت ابی طالب:

ان عورتوں میں جن سے رسول اللہ ﷺ نے نکاح نہیں کیا ام ہانی بنت ابی طالب ہیں ان کا نام ہند ہے مگر آپؐ نے ان سے پھر اس وجہ سے نکاح نہیں کیا کہ آپؐ سے بیان کیا گیا کہ وہ صاحب اولاد ہیں۔

ضباعہؓ بنت عامر:

ان کے علاوہ آپؐ نے ضباعہ بنت عامر بن قرط بن سلمہ بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کے لیے ان کے بیٹے سلمہ بن ہشام بن المغیرہ کو پیام دیا انہوں نے کہا کہ میں اپنی ماں سے پوچھ کر اس کا جواب دوں گا اور پھر اپنی ماں سے آ کر بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپؐ کے لیے پیام دیا ہے۔ انہوں نے پوچھا پھر تم نے اس کے جواب میں آپؐ سے کیا کہا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا ہے کہ میں اپنی ماں سے دریافت کر کے جواب دوں گا ضباعہ نے کہا کیا نبی ﷺ کے متعلق بھی کسی مشورے کی ضرورت ہے ابھی جاؤ اور مجھے ان کے نکاح میں دے دو۔ سلمہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے مگر آپؐ نے اس معاملے کے متعلق بالکل سکوت اختیار کیا۔ کیونکہ آپ کو بذریعہ وحی معلوم ہو گیا تھا کہ ضباعہؓ بہت بوڑھی ہو چکی ہیں۔

صفیہؓ بنت بشامہ اعور:

ان کے علاوہ آپؐ نے صفیہ بنت بشامہ اعور العنبری کو جو جنگ میں اسیر ہو کر آئی تھیں نکاح کا پیام دیا۔ مگر اس کے اختیار کے ساتھ کہ چاہے وہ آپ کو پسند کرے اور چاہے اپنے خاوند کو۔ اس نے کہا میں اپنے شوہر کے پاس جانا چاہتی ہوں' آپؐ نے اسے اس کے گھر بھیج دیا۔

ام حبیبؓ بنت العباسؓ:

اس کے علاوہ آپؐ نے ام حبیب بنت العباس بن عبدالمطلب سے نکاح کا پیام دیا مگر بعد میں معلوم ہوا کہ آپ اور عباسؓ دودھ شریک بھائی بھی ہیں کیونکہ دونوں نے ثوبیہ کا دودھ پیا تھا۔

جمرۃؓ بنت الحارث:

ان کے علاوہ آپؐ نے جمرۃؓ بنت الحارث بن ابی حارثہ سے نکاح کا پیام دیا اس کے باپ نے ٹالنے کے لیے کہا کہ اس میں خرابی ہے حالانکہ اسے کچھ نہ تھا' مگر جب وہ گھر آیا تو اس نے دیکھا کہ اس کی لڑکی اسی وقت برص میں مبتلا ہو گئی۔

ماریہؓ بنت شمعون القبطیہ اور ریحانہؓ بنت زید القرظیہ آخر الذکر کے متعلق یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ بنو النضیر سے تھیں۔ ان دونوں کا تفصیلی ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے موالی:

زیدؓ بن حارثہ اور ان کے بیٹے اسامہؓ بن زید ان کا ذکر گذر چکا ہے۔

حضرت ثوبانؓ:

ثوبانؓ رسول اللہ ﷺ کے غلام تھے ان کو آپؐ نے آزاد کر دیا تھا۔ آپ کی وفات تک آپؐ کے پاس رہے پھر حمص جا رہے وہاں ان کا مکان بھی ہے جو وقف ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ معاویہ کی خلافت میں ۵۴ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ انھوں نے رملہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان کی نسل نہیں۔

شقران:

شقرانؓ، یہ حبشہ کے باشندے تھے۔ صالح بن عبدی ان کا نام تھا ان کے حالات میں اختلاف ہے۔ عبداللہ بن داؤد الخریبی سے مذکور ہے کہ شقران رسول اللہ ﷺ کو اپنے باپ کے ورثے میں ملے تھے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ایرانی تھے۔ اور ان کا نسب یہ ہے صالح بن حول بن مہر بوذ۔ اس آخرالذکر بیان کے مطابق ان کا پورا نسب یہ ہے: صالح بن حول بن مہر بوذ بن آذر جشنس بن مہربان بن فیران بن رستم بن فیروز بن مائی بن بہرام بن رشتبری ان کے متعلق یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ رے کے زمیندار تھے۔

مصعب الزبیری سے منقول ہے کہ شقران عبدالرحمٰنؓ بن عوف کے غلام تھے جن کو انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دے دیا تھا انھوں نے اولاد چھوڑی تھی ان میں کا آخری شخص موبا نامی مدینہ میں تھا اور اس کی بصرے میں اولاد باقی تھی۔

حضرت ابورافعؓ:

رویفع اور یہی ابورافع مولی رسول اللہ ﷺ ہیں۔ ان کا نام اسلم تھا۔ بعضوں نے ابراہیم بیان کیا ہے۔ ان کے حالات میں اختلاف ہے۔ بعض صاحبوں کا بیان ہے کہ یہ عباس بن عبدالمطلب کے غلام تھے جن کو انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دے دیا تھا۔ آپؐ نے ان کو آزاد کر دیا۔ دوسرے صاحبوں کا بیان ہے کہ یہ ابواحیحہ سعید بن العاص الاکبر کے غلام تھے جو اس کے بیٹوں کو ورثے میں ملے ان میں سے تین نے اپنے حصے تک ان کو آزاد کر دیا۔ وہ سب کے سب جنگ بدر میں مارے گئے ابورافع بھی ان کے ہمراہ بدر میں شریک تھے خالد بن سعید نے ان میں اپنے حصے کو رسول اللہ ﷺ کو دے دیا آپؐ نے ان کو آزاد کر دیا۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے ان کے بیٹے بہی کو جن کا نام رافع ہے اور اس کے بھائی عبیداللہ بن ابی رافع کو بھی آزاد کر دیا۔ یہ آخرالذکر علیؓ کے کاتب تھے۔ جب عمرو بن سعید مدینہ کا والی مقرر ہوا اس نے بہی کو طلب کر کے پوچھا کہ تمہارے آقا کون ہیں۔ اس نے کہا رسول اللہ ﷺ اس پر عمرو بن سعید نے اس کے سو کوڑے لگوائے اور پھر پوچھا تم کس کے آزاد کردہ غلام ہو۔ اس نے کہا رسول اللہ ﷺ کے عمرو بن سعید نے پھر سو کوڑے اس کے لگوائے اور پھر وہی سوال کیا اور اس نے بھی وہی جواب دیا جو پہلے دے چکا تھا۔ اس طرح ایک وقت میں پانچ سو کوڑے لگے اور پھر اس سے وہی سوال کیا تب بہی نے کہا کہ میں نے کہا کہ میں آپ کا مولی ہوں اور اب اس کا چھٹکارا ہوا۔ عبدالملک نے جب عمرو بن سعید کو قتل کر دیا بہی بن ابی رافع نے اس پر دو شعر کہے۔

حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ:

سلمانؓ الفارسی۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ یہ اصبہان کے ایک گاؤں کے باشندے تھے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ وہ قریہ رام ہرمز کے باشندے تھے۔ یہ کسی طرح بنو کلب کے ہاتھ میں اسیر ہوئے۔ وادی القریٰ کی سمت میں کسی یہودی نے ان کو خرید لیا اور ان سے رقم معینہ کی ادائیگی پر آزادی کے لیے معاہدہ کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں نے اس رقم کی ادائیگی میں ان کی اعانت کی

اور وہ اس طرح آزاد ہو گئے۔ نسابان ایران میں سے ایک صاحب نے ان کا نسب یہ بیان کیا ہے۔ سلمان سابور کے پرگنے کے باشندے تھے ان کا نام مابہ بن بوذخشان بن دہ دیرہ تھا۔

حضرت سفینہؓ:

سفینہؓ مولیٰ رسول اللہ ﷺ یہ ام سلمہؓ کے غلام تھے انہوں نے ان کو اس شرط پر آزاد کر دیا تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی مدت العمر خدمت کریں گے۔ بیان کیا گیا ہے کہ وہ حبشی تھے ان کے اصل نام میں بھی اختلاف ہے بعضوں نے مہرایان کہا ہے۔ دوسروں نے رباح بیان کیا ہے۔ بعض ارباب سیر نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ ایرانی عجمی تھے اور ان کا اصل نام سبیہ بن مارقیہ ہے۔

حضرت انسہؓ ابومسرح:

انسہؓ ان کی کنیت ابومسرح تھی۔ ابومسروح بھی بیان کی گئی ہے یہ سراۃ کے مولدین میں سے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ مجلس میں متمکن ہوتے تو یہ لوگوں کو آپ کی خدمت میں پیش کرتے۔ یہ بدر احد اور تمام ان غزوات میں جن میں رسول اللہ ﷺ نے شرکت فرمائی آپؐ کے ساتھ شریک ہوئے ہیں بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ ایرانی تھے ان کی ماں حبشی اور باپ پارسی تھے۔ جن کا فارسی میں نام کرودی بن اشرنیدہ بن ادوہر بن مہرادر بن کنکان ہے جو مجھور بن یوماست کی اولاد میں تھا۔

حضرت ابوکبشہؓ:

ابوکبشہ ان کا نام سلیم ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ یہ مکہ کے مولدین میں تھے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ دوس کے علاقے کے مولد تھے رسول اللہ ﷺ نے ان کو خریدا اور پھر آزاد کر دیا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ بدر احد اور تمام غزوات میں شریک ہوئے اور عمرؓ بن الخطاب کی خلافت کے پہلے دن ۱۳ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

حضرت ابومویہبہؓ:

ابومویہبہؓ بیان کیا گیا ہے کہ یہ مزینہ کے مولدین میں سے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو خریدا تھا اور پھر آزاد کر دیا۔

حضرت رباح الاسودؓ:

رباح الاسودؓ یہ لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا کرتے تھے۔

حضرت فضالہؓ:

فضالہؓ مولیٰ رسول اللہ ﷺ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے انہوں نے بعد میں شام میں سکونت اختیار کر لی تھی۔

حضرت مدعمؓ:

مدعمؓ مولیٰ رسول اللہ ﷺ یہ رفاعہ بن زید الجذامی کے غلام تھے جن کو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے نذر کر دیا تھا۔ یہ وادی القریٰ میں ایک بے نشانہ تیر سے اسی روز جب کہ رسول اللہ ﷺ وہاں آ کر کفار کے مقابل فروکش ہوئے تھے مارے گئے۔

حضرت ابوضمیرہؓ:

ابوضمیرہ بعض ایرانی نسابوں نے کہا ہے کہ یہ بادشاہ گشتاسپ کی اولاد میں سے تھے اور ان کا نام واح بن شیرز بن بیرویس بن تاریشمہ بن ماہوش بن باکمبیر ہے۔ بعض ارباب سیر نے بیان کیا ہے کہ یہ کسی غزوے میں رسول اللہ ﷺ کے حصے میں آئے تھے۔

پھر آپؐ نے ان کو آزاد کر دیا اور ان کے لیے وصیت لکھی۔ یہ ابوحسین بن عبداللہ بن ضمیرہ بن ابی ضمیرہ کے دادا تھے۔ یہ مرقوم وصیت ان کی اولاد اور خاندان والوں کے پاس تھی۔ یہ حسین بن عبداللہ مہدی کے پاس آیا اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا وہ وصیت نامہ بھی تھا مہدی نے اسے اپنی آنکھوں سے لگایا اور تین سو دینار بطور صلہ اسے دیے۔

حضرت یسارؓ:

یسارؓ، یہ نوبہ کے باشندے تھے۔ کسی غزوے میں یہ رسول اللہ ﷺ کے حصے میں آئے' آپؐ نے ان کو آزاد کر دیا۔ یہ ان غریبوں کے ہاتھ سے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں پر غارت گری کی تھی اسی موقع میں شہید کر دیے گئے۔

حضرت مہرانؓ:

مہرانؓ۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث روایت کی ہے۔

مابور:

ان کے علاوہ ایک خصی مابور نامی بھی آپؐ کے پاس تھے جن کو مقوقس نے ان دو باندیوں کے ساتھ جن میں ایک کا نام ماریہؓ جو آپ کی نصرت میں تھیں اور دوسری کا نام سیرین تھا جن کو آپؐ نے صفوان بن المعال کی بے جا حرکت کی وجہ سے حسان بن ثابت کو دے دیا تھا اور جن کے بطن سے حسان کے بیٹے عبدالرحمٰن بن حسان پیدا ہوئے' آپ کو ہدیۃً بھیجا تھا۔ مقوقس نے اس خصی غلام کو انہیں دونوں باندیوں کو بحفاظت رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا دینے کے لیے مصر سے بھیجا تھا' بیان کیا گیا ہے کہ ان کو ماریہؓ سے بدنام کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے علی کو بھیجا کہ وہ ان کو قتل کر دیں۔ جب انہوں نے علی کو دیکھا اور ان کو معلوم ہوا کہ وہ مجھے قتل کرنے آئے ہیں مابور نے اپنا ستر کھول دیا اور علی کو معلوم ہوا کہ وہ محض ناکارہ ہیں ان کے آلہ مردمی ہی نہیں ہے۔ اس لیے علیؓ نے ان کو قتل نہیں کیا۔

حضرت ابوبکرہؓ:

جب رسول اللہ ﷺ نے اہل طائف کا محاصرہ کر رکھا تھا ان کے چار غلام طائف سے نکل کر آپؐ کے پاس آ گئے۔ آپؐ نے ان کو آزاد کر دیا۔ ان میں کے ایک ابوبکرہؓ ہیں۔

کاتبین رسولؐ:

بیان کیا گیا ہے کہ کبھی عثمانؓ بن عفان اور کبھی علیؓ بن ابی طالب' خالدؓ بن سعید ابانؓ بن سعید اور علاء بن الحضرمی آپؐ کے لیے کتابت کی خدمت انجام دیتے تھے۔ یہ بھی مذکور ہے کہ سب سے پہلے ابیؓ بن کعب نے یہ خدمت انجام دی ہے۔ جب وہ نہ ہوتے تو زید بن ثابت یہ خدمت انجام دیتے۔ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح نے بھی یہ خدمت انجام دی ہے پھر یہ اسلام سے مرتد ہو گئے اور پھر دوبارہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ ان کے علاوہ معاویہؓ بن ابی سفیان اور حنظلہؓ الاسیدی نے بھی یہ خدمت انجام دی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے گھوڑوں کے نام:

سب سے پہلے آپؐ نے مدینہ میں بنوفزارہ کے ایک اعرابی سے گھوڑا دس اوقیہ چاندی میں خریدا۔ اس اعرابی نے اس کا نام خرش رکھا تھا آپؐ نے اس کا نام سکب رکھا۔ سب سے پہلے آپ نے احد میں اس پر سواری کی۔ اس روز سوائے اس گھوڑے اور ابو بردہؓ بن نیار کے گھوڑے ملاوح کے اور کوئی گھوڑا مسلمانوں کے پاس نہ تھا۔

مرتجز سے مروی ہے کہ اسی گھوڑے کے خریدنے میں خزیمہ بن ثابتؓ گواہ تھے اور جس اعرابی سے آپؐ نے یہ گھوڑا خریدا تھا وہ بنو مرہ سے تھا۔

ابی بن عباس بن سہل اپنے دادا کی روایت بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے تین گھوڑے تھے۔ لزاز ظرب اور لخیف۔ لزاز آپ کو مقوقس نے بھیجا تھا۔ لخیف کو ربیعہ بن ابی البراء نے آپ کو بھیجا تھا' مگر اس کے عوض میں رسول اللہ ﷺ نے بنو کلاب کے اونٹوں میں سے کچھ حصے ربیعہ کو دیے۔ ظرب آپ کو فروہ بن عمرو الجذامی نے بھیجا تھا۔ تمیم الداری نے آپ کو ایک گھوڑا اور دنام بھیجا۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا' عمرؓ نے اسے جہاد کے لیے کسی کو دیا' مگر بعد میں عمرؓ نے دیکھا کہ وہ بک رہا ہے۔ بعض ارباب سیر کا بیان ہے کہ مذکورہ بالا گھوڑوں کے علاوہ ایک گھوڑا الیعسوب نام بھی آپؐ کے پاس تھا۔

رسول اللہ ﷺ کے خچروں کے نام:

رسول اللہ ﷺ کی مادہ خچر دلدل کو مقوقس نے ایک اور گدھے عفیر کے ساتھ آپ کو ہدیۃً بھیجا تھا۔ اسلام میں سب سے پہلے خچر یہی دیکھی گئی' یہ آپؐ کے بعد ایک عرصے تک زندہ رہی یہاں تک کہ معاویہؓ کے عہد حکومت تک زندہ تھی۔

اس کے متعلق زہری سے مروی ہے کہ اس خچر کو فروہ بن عمر الجذامی نے آپؐ کے لیے بھیجا تھا۔ زامل بن عمرو سے مروی ہے کہ فروہ بن عمرو نے فضہ نامی ایک مادہ خچر رسول اللہ ﷺ کو بھیجی وہ آپؐ نے ابوبکر کو دے دی۔ اور ایک گدھا یعفور نامی بھیجا تھا' یہ آپ کی حجۃ الوداع سے واپسی میں اثنائے راہ میں مرگیا۔

رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کے نام:

رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی قصواء بنو الحریش کے اونٹوں میں سے تھی اسے اور اس کے ساتھ ایک دوسری اونٹنی کو ابوبکرؓ نے آٹھ سو درہم میں خریدا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے چار سو درہم میں قصواء کو ابوبکرؓ سے خرید لیا یہ مرنے تک آپؐ ہی کے پاس رہی۔ اسی پر سوار ہو کر آپؐ نے ہجرت فرمائی۔ جب آپؐ مدینہ آئے یہ چار سال کی تھی۔ قصواء' جدعاء اور عضباء اس کے نام تھے۔ ابن المسیب سے مروی ہے کہ اس اونٹنی کا نام عضباء تھا اور اس کے کان کا کنارہ کٹا ہوا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیاں:

آپؐ کے پاس بیس دودھ دینے والی اونٹنیاں تھیں جن پر آپؐ کے گھر والے بسر اوقات کرتے تھے' انہیں پر غابہ کے واقعے میں کفار نے غارت گری کی تھی۔ روزانہ شام کو دو بڑے قرابوں میں ان کا دودھ دوہا جاتا تھا' ان میں جو زیادہ دودھ دینے والیاں تھیں ان کے نام حنا' سمراء' عریس' سعدیہ' بغوم' یسیرہ اور ریا تھے۔ ام سلمہؓ کے موالی نبہان سے مروی ہے کہ میں نے ام سلمہؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات میں صرف دودھ پر ہماری بسر اوقات تھی یا ام سلمہؓ نے کہا زیادہ تر دودھ ہی ہماری خوراک تھی۔ غابہ میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیاں رہا کرتی تھیں اور وہ آپؐ نے اپنی بیویوں میں تقسیم کردی تھیں۔ ان میں ایک اونٹنی کا نام عریس تھا۔ ہم کو حسب ضرورت اسی کا دودھ ملتا تھا۔ عائشہ کی اونٹنی کا نام سمراء تھا جو بہت دودھ دیتی تھی' وہ میری اونٹنی جیسی نہ تھی حوانیہ کی سمت کی چراگاہ میں چرواہا ان کو چرانے لے جاتا تھا۔ یہ شام کو چر کر ہمارے گھر آتی تھیں اور ان کا دودھ دوہا جاتا تھا۔ خود رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی ہم ان دونوں کی اونٹنیوں سے بہت زیادہ دودھ دیتی تھی کہ اس ایک کا دودھ ہماری اونٹنیوں کے دودھ کے برابر ہوتا تھا یا

اسلام اور لونڈیاں

آزاد جنسی تعلق

Abu Yahya



پیغمبر اسلام کی لونڈیاں

1- حضرت امۃ اللہ
2- حضرت امیمہ
3- حضرت برکت ام ایمن
4- حضرت خضرہ
5- حضرت خلیسہ
6- حضرت خولہ
7- حضرت رزینہ
8- حضرت رضوہ
9- حضرت ریحانہ بنت شمعون
10- حضرت سانبہ
11- حضرت سدلیہ انصاریہ
12- حضرت سلامہ
13- حضرت سلمیٰ
14- حضرت شیریں
15- حضرت عنقودہ
16- حضرت فروہ
17- حضرت لیلیٰ
18- حضرت ماریہ قبطیہ
19- حضرت میمونہ بنت سعد
20- حضرت میمونہ بنت ابی عسیب
21- حضرت ام عیاش

بحوالہ:
البدایہ والنہایہ
ابن کثیر
جلد پنجم
صفحہ 434

13- رسول اللّٰہؑ کا انسانیت کا ایک بھی کام قدیم اسلامی کتب میں موجود نہیں ہے دنیا کے مسلمان جنہیں رحمت ا للعالمین کہتے ہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر عورت کے کوڑاپھینکنے کی روایت جھوٹی ہے

انیسویں یا
بیسویں صدی میں
بَرّ صغیر کے
کسی مولانا
مودودی جیسے
علماء نے لکھ دیا
ہے

جامعة العلوم الاسلامية

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراتشی ۵ پاکستان



دارالافتاء



دار الإفتاء

جامعة العلوم الاسلامية

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراتشی ۵ پاکستان

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر عورت کے کوڑا پھینکنے کی روایت کی تحقیق

سوال

مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک عورت کوڑا پھینکتی تھی۔ ایک دن اس نے کوڑا نہ پھینکا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گھر چلے گئے اس کے گھر کو صاف کیا۔ پانی بھرا تو وہ عورت آپ کا اخلاق دیکھ کر مسلمان ہو گئی۔ [بحوالہ تعلیمی نصاب کی کتابیں]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ اس حدیث کی اصل کیا ہے؟

جواب

واضح رہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ذات سے منسوب کسی بھی واقعہ کے درست ہونے کے لیے مستند کتبِ احادیث میں منقول ہونا ضروری ہے، پس جو واقعہ مستند کتبِ احادیث میں منقول نہ ہو وہ شرعاً بے اصل ہے اور اسے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے بیان کرنا شرعاً جائز نہیں۔

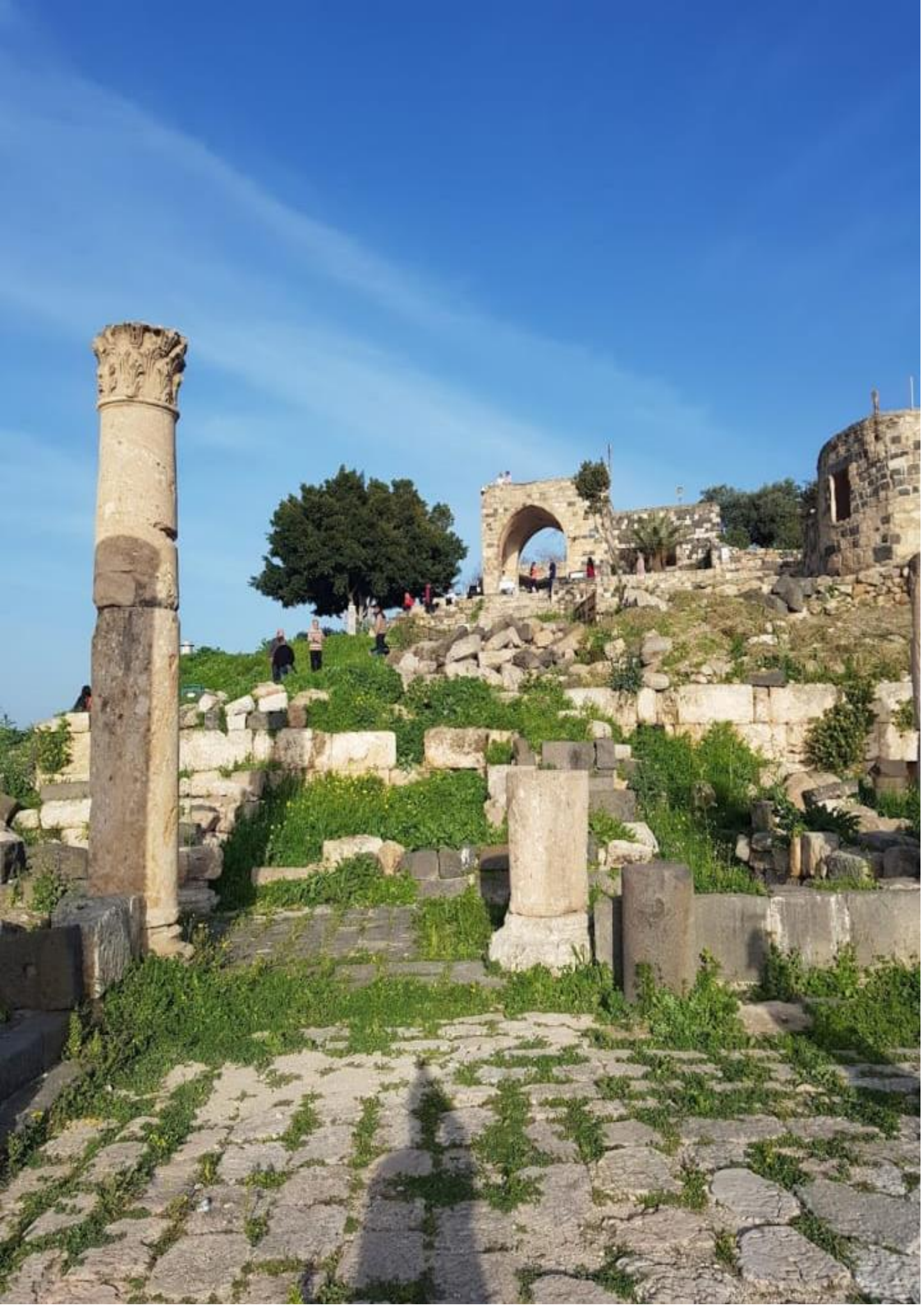
واضح رہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ذات سے منسوب کسی بھی واقعہ کے درست ہونے کے لیے مستند کتبِ احادیث میں منقول ہونا ضروری ہے، پس جو واقعہ مستند کتبِ احادیث میں منقول نہ ہو وہ شرعاً بے اصل ہے اور اسے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرکے بیان کرنا شرعاً جائز نہیں۔

صورتِ مسئولہ میں جو واقعہ تعلیمی نصاب کی کتب میں منقول ہے وہ بے اصل قصہ ہے، مستند کتبِ احادیث میں ایسا کوئی واقعہ نہیں ملتا، لہذا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ کریمہ بیان کرنے کے لیے ایسے من گھڑت واقعات کا سہارہ لینے کی چنداں ضرورت نہیں، اور مذکورہ قصہ کی نسبت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنا جائز نہیں۔

14 - یہ چوتھا محمد ہے
جو یمن سے دمشق جانے
والے شاہراہ عام پر
تجارتی قافلے کو لوٹتا تھا
اسی یمن اور دمشق کے
شاہرائے عام کو ڈاکوؤں سے
محفوظ بنانے پر
عیسائی امیر معاویہ بن ابو
سفیان کو
امیرالمومنین کا لقب ملا تھا

اُس وقت کے لوگ عیسائی
امیر معاویہ کو
امیرالمومنین
کہہ کر پکارتے تھے





جس کے ثبوت
شمالی عرب کے
پہاڑوں پر
محکمہ آثار قدیمہ کو
نوشتہ
(INSCRIPTION)
دستیاب ہو
گئے ہیں



اور موجودہ اُردن
کے شہر اربد کے
قریب
مقام، اُم قیس
(Umm Qaid)
قدیم شام کے
شہر گدارا

(گیلیل کی جھیل کے قریب) کے ایک حمام سے یونانی زبان میں قدیم نوشتہ دریافت ہو گیا ہے جس کا آغاز کراس کی علامت سے ہوتا ہے

نمبر چار محمد

پہلی مہم___سَرِیَّہ حمزہ

رسول اللّٰہؐ نے سب سے پہلے
ہجرت کے سات مہینے بعد
رمضان المبارک ایک ہجری
میں

30 مہاجرین کی جمعیت کو
حضرت حمزہ کی سر کردگی
میں

سیف البحر کی طرف روانہ
فرمایا تا کہ

ہے کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا جب ہجرت کر کے مدینہ آئیں اسی وقت ان کو عبداللہ کا حمل تھا۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ نعمان بن بشیر اسی سال پیدا ہوئے نبی ﷺ کی ہجرت کے بعد یہ پہلے بچے تھے جو انصار میں پیدا ہوئے مگر واقدی نے اس سے بھی انکار کیا ہے۔

نعمان بن بشیر کی پیدائش:

سہل بن ابی حثمہ اپنے دادا سے روایت کرتا ہے کہ انصار میں سب سے پہلے جو بچہ پیدا ہوا وہ نعمان بن بشیر تھے۔ یہ ہجرت کے چودہ ماہ بعد پیدا ہوئے۔ اس طرح رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر آٹھ سال یا کچھ زیادہ تھی۔ یہ واقعہ بدر سے تین یا چار ماہ قبل پیدا ہوئے تھے۔

ابوالاسود سے مروی ہے کہ کسی نے نعمان بن بشیر کا ذکر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے سامنے کیا انھوں نے کہا وہ مجھ سے چھ ماہ بڑے ہیں۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہجرت کے بیسویں ماہ اور نعمان بن بشیر چودھویں مہینے ربیع الآخر میں پیدا ہوئے۔ ابوجعفر کہتے ہیں کہ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ مختار بن ابی عبید الثقفی اور زیاد بن سمیہ بھی اسی سال پیدا ہوئے۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی مہم:

واقدی کا بیان ہے کہ اس سال کے ماہ رمضان میں ہجرت کے سترھویں مہینے رسول اللہ ﷺ نے حمزہ بن عبدالمطلب کو سفید نشان دیا اور تیس آدمیوں کے ساتھ قریش کے تجارتی قافلوں کو روکنے بھیجا۔ حمزہ رضی اللہ عنہ کی مڈبھیڑ ابوجہل سے ہوئی جس کے ساتھ تین سو آدمی تھے مگر مجدی بن عمرو الجہنی فریقین کے بیچ میں حائل ہو گیا اور اس طرح دونوں فریق بغیر لڑے الگ الگ ہو گئے حمزہ رضی اللہ عنہ کا علمبردار ابومرثد تھا۔

حضرت عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہ کی مہم:

نیز اسی سال ہجرت کے اٹھارھویں مہینے رسول اللہ ﷺ نے عبیدہ بن الحارث بن عبدالمطلب بن عبد مناف کو سفید علم دے کر بطن رابغ بھیجا۔ مسطح بن اثاثہ ان کے علمبردار تھے اور ساٹھ مہاجرین ان کے ساتھ تھے ان میں کوئی انصاری نہ تھا۔ یہ ثنیۃ المرہ جو جحفہ کی طرف میں واقع ہے پہنچے احیاء نامی ایک چشمہ آب پر ان کا مشرکین سے مقابلہ ہوا مگر طرفین سے صرف تیراندازی ہوئی تلوار کی نوبت نہ آئی۔ مشرکین کے دستہ فوج کی امارت میں اختلاف ہے بعضوں نے ابوسفیان بن حرب کو امیر بتایا ہے دوسروں نے مکرز بن حفص کا نام لیا ہے واقدی کہتے ہیں کہ ہمارے نزدیک صحیح یہ ہے کہ ابوسفیان بن حرب اس فوج کا امیر تھا اور اس کی تعداد دو سو تھی۔

خرار کی مہم:

اس سال ذوالقعدہ میں رسول اللہ ﷺ نے سعد بن ابی وقاص کو ایک سفید نشان دے کر خرار بھیجا۔ مقداد بن عمرو ان کے علمبردار تھے۔ اس کے متعلق خود سعد سے مروی ہے کہ میں بیس یا اکیس آدمیوں کے ساتھ پیدل خرار روانہ ہوا۔ دن کو ہم چھپے رہتے تھے اور رات کو چلتے تھے پانچویں صبح کو صبح کے وقت ہم وہاں پہنچ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ہدایت فرمادی تھی کہ میں وہاں سے آگے بڑھوں مگر دشمن کا تجارتی قافلہ مجھ سے ایک دن پہلے وہاں سے گزر چکا تھا ان کی تعداد ساٹھ تھی اور میرے ساتھ سب کے سب مہاجرین تھے۔

ابوجعفر کہتے ہیں کہ یہ تمام سرایا جن کو ہم واقدی کی روایت سے بیان کر آئے ہیں یہ سب تاریخ کے وقت سے دوسرے سال کے ہیں۔

غزوہ ابواء:

محمد بن اسحٰق نے بیان کیا ہے کہ ۱۲ ربیع الاوّل کو رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے اس ربیع الاوّل کا بقیہ حصہ ماہ ربیع الآخر جمادی الاولیٰ جمادی الآخر رجب شعبان رمضان شوال ذوالقعدہ اور ذوالحجہ اور محرم آپؐ نے مدینہ ہی میں قیام فرمایا اس سال کا حج مشرکین ہی کے اہتمام میں ہوا۔ مدینہ آنے کے بارھویں مہینے صفر میں آپؐ جہاد کے لیے نکلے قریش اور بنوضمرہ بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کی نیت سے ودان آئے یہ ہی غزوہ ابواء ہے۔ بنوضمرہ کے رئیس مخشی بن عمرو نے جو خود اسی قبیلہ کا تھا آپؐ سے مصالحت کر لی آپؐ بغیر کسی نقصان کے مدینہ واپس آ گئے بقیہ ماہ صفر اور ربیع الاوّل کا ابتدائی حصہ آپؐ نے مدینہ میں بسر کیا اسی قیام کے اثنا میں آپؐ نے عبیدہ بن الحارث بن المطلب کو ساٹھ یا اسی شتر سوار مہاجرین کے ساتھ جن میں کوئی انصاری نہ تھا جہاد کے لیے روانہ کیا یہ جماعت حجاز کے ایک چشمہ آب احیاء نامی پر جو ثنیۃ المرہ کے زیریں میں واقع ہے پہنچی یہاں قریش کی ایک بہت بڑی جماعت سے ان کا مقابلہ ہوا جنگ تو نہ ہوئی البتہ سعد بن ابی وقاص نے تیر پھینکا یہ پہلا تیر تھا جو اسلام میں پھینکا گیا اس کے بعد دونوں فریق مقابلہ سے پسپا ہوئے مسلمانوں کے لیے عقبیٰ بچانے والی جماعت بھی تھی۔ مقداد بن عمرو البہرانی بنوزہرہ کے حلیف اور عتبہ بن غزوان بن جابر بنونوفل بن عبد مناف کے حلیف مشرکین کا ساتھ چھوڑ کر مسلمانوں کے پاس بھاگ آئے یہ دونوں پہلے مسلمان تھے اور مشرکین کے ساتھ لڑنے محض اسی غرض سے آئے تھے کہ اس طرح مسلمانوں سے آملیں گے۔ عکرمہ بن ابی جہل اس قوم کا امیر تھا۔

اسلام کا پہلا علمبردار:

جہاں تک مجھے معلوم ہے اسلام میں سب سے پہلا علم جو کسی مسلمان کو رسول اللہ ﷺ نے دیا ہے وہ یہی عبیدہ کا علم ہے مگر بعض علماء کا خیال ہے کہ غزوہ ابواء سے واپسی میں مدینہ پہنچنے سے قبل ہی رسول اللہ ﷺ نے عبیدہ کو بھیجا۔ اسی قیام کے زمانے میں آپؐ نے حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو عیص کی سمت سے مہاجرین کے تیس شتر سواروں کے ساتھ سیف البحر جو جھینہ کے علاقہ میں واقع ہے روانہ فرمایا۔ اس جماعت میں بھی مہاجرین کے علاوہ کوئی انصاری نہ تھا۔ اس ساحل پر ابوجہل بن ہشام مکہ کے تین سو شتر سواروں کے ساتھ ان کے مقابلہ پر آیا مگر مجدی بن عمرو الجہنی نے جس کی فریقین سے مصالحت تھی بیچ بچاؤ کرا دیا اور بغیر لڑائی کے فریقین اپنی اپنی راہ چل دیے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کا علم پہلا علم ہے جو رسول اللہ ﷺ نے کسی مسلمان کو دیا ہے اور چونکہ ان کی اور عبیدہ بن الحارث کی مہم بیک وقت بھیجی گئی ہیں۔ اس لیے یہ بات مشتبہ ہو گئی ہے کہ کسے پہلے علم سے سرفراز ہوا۔ مگر ہم نے علماء سے یہی بات سنی ہے کہ سب سے پہلے عہد اسلام میں عبیدہ بن الحارث کو علم دیا گیا۔

غزوۂ عشیرہ:

اس کے بعد ربیع الآخر میں خود رسول اللہ ﷺ قریش کے ارادے سے جہاد کے لیے روانہ ہوئے اور کوہ رضویٰ کی سمت سے بواط آئے اور پھر بغیر کسی مقابلہ اور لڑائی کے مدینہ واپس تشریف لے آئے اور ربیع الآخر کا بقیہ حصہ اور جمادی الاوّل کا کچھ حصہ آپؐ نے مدینہ میں بسر کیا اس کے بعد پھر آپؐ قریش کے مقابلہ کے لیے جہاد پر روانہ ہوئے اس مرتبہ آپؐ بنودینار بن النجار کی سرنگ سے گزر کر فیفا الخبار پر سے ہوتے ہوئے ابن ازہر کی چٹان ذات الساق نام میں ایک درخت کے نیچے فروکش ہوئے یہاں آپؐ نے نماز پڑھی اسی لیے وہاں آپ کی مسجد موجود ہے یہاں آپ کے لیے کھانا پکایا گیا۔ آپؐ نے اور آپؐ کے صحابہؓ نے اسے تناول فرمایا وہاں جس جگہ چولہے تھے وہ مقام بھی اب تک معلوم ہے اور وہاں کے عشیرب نامی ایک چشمہ سے آپؐ کے پینے کے لیے پانی لایا گیا

پھر آپ وہاں سے چل کھڑے ہوئے آپؐ نے خلائق کو اپنی بائیں جانب چھوڑا اور مشعبہ عبداللہ نامی گھاٹی کا راستہ اختیار کیا یہ گھاٹی اب تک اسی نام سے مشہور ہے' اس کے بعد پھر آپؐ بائیں جانب ہو لیے اور وادی یلیل میں سے اتر کر اس کے اور وادی الضبوعہ کے سنگم پر فروکش ہوئے وہاں ایک کنواں تھا اس کا پانی آپؐ نے نوش فرمایا یہاں سے آپؐ نے فرش ملل کا راستہ لیا اور صخیرات الیمام آ کر پھر آپؐ عام راستہ پر آئے' یہ راستہ آپ کو بطن ینبوع کے مقام عشیرہ لے آیا آپؐ نے جمادی الاولیٰ کا بقیہ حصہ اور کچھ راتیں جمادی الاخری کی یہاں قیام فرمایا اور اسی مقام پر آپؐ نے بنومدلج اور ان کے حلیف بنوضمرہ سے مصالحت کر لی اور پھر بغیر کسی لڑائی کے آپؐ مدینہ پلٹ آئے۔ اسی غزوہ میں آپؐ نے علی رضی اللہ عنہ سے جو کچھ کہا کہا۔

کرز بن جابر کا حملہ:

اس غزوۂ عشیرہ سے واپس آ کر آپ کو مدینہ میں دس راتیں بھی گزرنے نہ پائی تھیں کہ کرز بن جابر الفہری نے مدینہ کے گلوں پر غارت گری کی آپؐ اس کے تعاقب میں روانہ ہوئے اور سفوان نامی ایک وادی میں جو بدر کی سمت میں واقع ہے آئے مگر کرز آپؐ کی گرفت سے نکل گیا اور آپؐ اسے نہ پا سکے۔ یہ بدر کا پہلا غزوہ ہے' آپ پھر مدینہ واپس تشریف لے آئے۔ جمادی الاخری کا بقیہ حصہ ماہ رجب اور شعبان آپؐ نے وہیں قیام فرمایا۔ غزوۂ سعد بن ابی وقاص سے لے کر اب تک آپ آٹھ جماعتوں کو جہاد کے لیے بھیج چکے تھے۔

ابوقیس بن الاسلت:

واقدی کے بیان کے مطابق اسی سال یعنی ہجرت کے پہلے سال ابوقیس بن الاسلت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا۔ آپؐ نے اسے اسلام کی دعوت دی' اس نے کہا یہ تو بہت عمدہ مذہب ہے' جس کی آپؐ نے دعوت دی ہے۔ میں جا کر اس پر غور کرتا ہوں اور پھر آؤں گا۔ اس کے بعد عبداللہ بن ابی اس کے پاس گیا اور اس نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ تم خزرج کے مقابلہ سے پہلو تہی کرتے ہو اور اسی وجہ سے اسلام لانا چاہتے ہو۔ ابوقیس نے کہا' اگر تمہارا یہ خیال ہے تو میں ایک سال تک مسلمان نہیں ہوتا۔ یہ اس سال کے ذوالقعدہ ہی میں مر گیا۔



قریش کا قافلہ جو ابو جہل کی
سرکردگی میں شام سے مکّہ کی
طرف واپس آ رہا تھا تعاقب کریں

ہجرت کے بعد یہ پہلا سریہ تھا
اس سریہ کے لئے رسول اللّٰہؑ
نے باقاعدہ ایک پرچم بنا کر
حضرت حمزہ کے حوالے کیا تھا
جسے اسلام کا پہلا پرچم قرار دیا
جاتا ہے
جب حضرت حمزہ سیف البحر
پہنچے اور قافلے پر حملہ آور
ہونا چاہا تو

مجدی بن عمرو جہنی نے درمیان میں پڑ کر بیچ بچاؤ کر دیا اور لڑائی کی نوبت نہ آنے دی

اس طرح ابو جہل قافلہ لے کر مکّہ روانہ ہوا اور حضرت حمزہ کو خالی ہاتھ مدینہ واپس لوٹنا پڑا

پہلی مہم۔ سریہِ حمزہ

رسول اللہ نے سب سے پہلے ہجرت کے سات مہینے بعد رمضان المبارک 1ھ میں تیس مہاجرین کی جمعیت کو حضرت حمزہ کی سرکردگی میں سیف البحر کی طرف روانہ فرمایا تا کہ قریش کا قافلہ جو ابو جہل کی سرکردگی میں شام سے مکہ کی طرف واپس آرہا تھا اس کا تعاقب کریں۔ ہجرت کے بعد یہ پہلا سریہ تھا، اس سریہ کیلئے رسول اللہ نے باقاعدہ ایک پرچم بنا کر حضرت حمزہ کے حوالے کیا تھا، جسے اسلام کا سب سے پہلا پرچم قرار دیا جاتا ہے۔ جب حضرت حمزہ سیف البحر پہنچے اور قافلے پر حملہ آور ہونا چاہا تو مجدی بن عمرو جہنی نے درمیان میں پڑ کر بیچ بچاؤ کرا دیا اور لڑائی کی نوبت نہ آنے دی، اس طرح ابو جہل قافلہ لے کر مکہ روانہ ہوا اور حضرت حمزہ کو خالی ہاتھ مدینہ واپس لوٹنا پڑا۔

دوسری مہم ____ سَرِیَّہ عبیدہ بن حارث

ہجرت کے 8 مہینہ باد شوال
ایک ہجری میں
رسول اللّٰہَ نے مہاجرین کے
60 یا 80 سواروں پر
عبیدہ بن حارث کو امیر بنا کر
رابغ کے مقام کی طرف روانہ
کیا. وہاں پہنچ کر قریش کے
قافلے سے مڈبھیڑ ہوئی جو دو
سو کی جمعیت پر مشتمل تھا.
اس بار بھی لڑائی کی نوبت نہ آ

سکی. البتہ سعد بن ابی وقاص نے ایک تیر چلایا یہ پہلا تیر قرار دیا جاتا ہے جو اسلام میں چلایا گیا. جس کا اعزاز بھی ایک "مظلوم مسلمان" کو جاتا ہے

افسوس اوّلین جارحیت کا یہ اعزاز بھی کسی کافر کو نصیب نہ ہو سکا

دوسری مہم۔ سریۂ عبیدہ بن حارث

ہجرت کے آٹھ ماہ بعد ماہ شوال 1ھ میں رسول اللہ نے مہاجرین کے ساٹھ یا اسی سواروں پر عبیدہ بن حارث کو امیر بنا کر رابغ کے مقام کی طرف روانہ کیا، وہاں پہنچ کر قریش کے قافلے سے مڈبھیڑ ہوئی جو دو سو کی جمعیت پر مشتمل تھا، اس بار بھی لڑائی کی نوبت تو نہ آ سکی البتہ سعد بن ابی وقاص نے ایک تیر چلایا، یہ پہلا تیر قرار دیا جاتا ہے جو اسلام میں چلایا گیا۔ جس کا اعزاز بھی ایک "مظلوم مسلمان" کو حاصل ہوتا ہے۔

افسوس اوّلین جارحیت کا یہ اعزاز بھی کسی کافر کو نصیب نہ ہو سکا

پھر ماہ زی قعدہ
(واضح رہے کہ زی
قعدہ کے مہینے کا
شمار
اشہر حرام" میں ہوتا
ہے. جن میں اسلامی
تعلیمات کے مطابق
بھی جنگ کی ممانعت
ہے) میں

20 مہاجرین پر مشتمل
ایک مہم سعد بن ابی
وقاص کی سرکردگی میں
مقام خرّار کی طرف
روانہ کی
یہ لوگ دن میں
چھپ جاتے اور رات
میں قافلہ تلاش
کرتے

خرّار پہنچ کر معلوم ہوا کہ قریش کا قافلہ نکل چکا ہے
اس لئے ناکام و نامراد مدینہ واپس لوٹنا پڑا

تیسری مہم۔ سریۂ سعد بن ابی وقاص

پھر ماہ ذی قعدہ (واضح رہے کہ ذی قعدہ کے مہینے کا شمار "اشہر حرم" میں ہوتا ہے، جن میں اسلامی تعلیمات کے مطابق بھی جنگ کی ممانعت ہے) میں بیس مہاجرین پر مشتمل ایک مہم سعد ابن ابی وقاص کی سرکردگی میں مقام خرّار کی طرف روانہ کی۔ یہ لوگ دن میں تو چھپ جاتے اور رات میں قافلہ کو تلاش کرتے، خرّار پہنچ کر معلوم ہوا کہ قریش کا قافلہ تو نکل چکا ہے، اس لئے ناکام و نامراد مدینہ واپس لوٹنا پڑا۔

چوتھی مہم ____غزوۂ ابواء

عام طور پر مسلمان کو یہی معلوم ہوتا ہے کہ

غزوۂ بدر وہ پہلا غزوۂ تھا

جس میں رسول اللّٰہؑ نے خود شرکت کی تھی، لیکن شیرت کی

تمام معتبر کتابوں کے مطابق

غزوۂ ابواء کو رسول اللّٰہؑ کو پہلا غزوۂ ہونے کا شرف و اعزاز حاصل ہے

صفر ایک ہجری میں
ساٹھ مہاجرین کے
ہمراہ قریش کے آمد
ایک قافلے کی خبر پا
کر
رسول اللّٰہَ اُسے
لوٹنے کی غرض
سے روانہ ہوئے

افسوس جب آپ ابواء
پہنچے تو قریش کا
قافلہ نکل چکا تھا
اس لئے مالِ غنیمت
حاصل کئے بغیر ہی
مدینہ واپس لوٹنا پڑا
اسی غزوہ کو غزوۂ
ودّان بھی کہا جاتا ہے

کیوں کہ ابواء اور ودّان قریب، قریب مقام ہیں، جن کے درمیان 10 کلومیٹر کا فاصلہ ہے. یہ مہم 15 دن پر مشتمل تھی

چوتھی مہم۔ غزوہ ابواء

عام طور پر مسلمانوں کو یہی معلوم ہوتا ہے کہ غزوہ بدر وہ پہلا غزوہ تھا جس میں رسول اللہ نے خود شرکت کی تھی، لیکن سیرت کی تمام تر معتبر کتابوں کے مطابق غزوہ ابواء کو رسول اللہ کا پہلا غزوہ ہونے کا شرف و اعزاز حاصل ہے۔ صفر ۲ھ میں ساٹھ مہاجرین کے ہمراہ قریش کے ایک قافلے کی آمد کی خبر پا کر رسول اللہ اسے لوٹنے کی غرض سے روانہ ہوئے، افسوس جب آپ ابواء پہنچے تو قریش کا قافلہ نکل چکا تھا۔ اس لئے مال غنیمت حاصل کئے بغیر ہی مدینہ واپس لوٹنا پڑا۔ اسی غزوہ کو غزوہ ودان بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ ابواء اور ودان قریب قریب مقام ہیں، جن کے درمیان چھ میل کا فاصلہ ہے۔ یہ مہم پندرہ روز پر مشتمل تھی۔

پانچویں مہم ____ غزوۂ بواط

اگلے مہینے یعنی ربیع الاول دو ہجری کو رسول اللّٰہؐ کو وحی کے ذریعے اطلاع ملی کہ قریش کا ایک تجارتی قافلہ مکّہ جا رہا ہے

اس مرتبہ رسول اللّٰہؑ
200 کا لشکر لے کر اُس
قافلے پر حملے کی غرض
سے بواط کی طرف روانہ
ہوئے، قریش کے اس
قافلے میں 2500 اونٹ
تھے، اور امیہ بن خلف
اس قافلے میں موجود
تھے

قافلے کے کل شرکاء کی تعداد 100 تھی، بواط پہنچ کر معلوم ہوا کہ قافلہ تو رسول اللّٰہؐ کے بواط پہنچنے سے پہلے ہی وہاں سے آگے روانہ ہو چکا ہے، اس لئے بغیر جدال و قتال کے واپس مدینہ لوٹنا پڑا

پانچویں مہم۔ غزوہ بواط

اگلے ماہ یعنی ربیع الاول ۲ھ رسول اللہ کو پھر وحی کے ذریعے اطلاع ملی کہ قریش کا ایک تجارتی قافلہ مکہ جارہا ہے، اس لئے آپ دو سو کا لشکر لے کر اس قافلے پر حملے کی غرض سے بواط کی طرف روانہ ہوئے، قریش کے اس قافلے میں ڈھائی ہزار اونٹ تھے، اور امیہ بن خلف اس قافلے میں موجود تھے، قافلے کے کل شرکاء کی تعداد سو تھی، بواط پہنچ کر معلوم ہوا کہ قافلہ تو رسول اللہ کے بواط پہنچنے سے پہلے ہی وہاں سے آگے روانہ ہو چکا ہے، اس لئے بغیر جدال و قتال واپس مدینہ لوٹنا پڑا۔

چٹھی مہم ______ غزوۂ عشیرہ

جُمَادَی الأولی دو ہجری میں 200 مہاجرین کو لے کر قریش کے قافلے پر حملہ کرنے کے لئے عشیرہ کی طرف خروج کیا، جو ینبوع کے قریب ہے، اس مہم میں 30 اونٹ ہمراہ تھے، اس بار پھر حسب سابق رسول اللّٰہَ کے حدف تک پہنچنے سے پہلے ہی قافلہ کئی روز پیشتر قافلہ آگے نکل چکا تھا، چنانچہ مشیت ایزدی کے خلاف بغیر مالِ غنیمت

حاصل کئے مدینہ واپس لوٹ آنا پڑا

چھٹی مہم۔ غزوہ عشیرہ

جمادی الاولیٰ ۲ھ میں آپ نے دو سو مہاجرین کو لے کر قریش کے قافلہ پر حملہ کرنے کیلئے عشیرہ کی طرف خروج کیا، جو ینبوع کے قریب ہے، اس مہم میں تیس اونٹ ہمراہ تھے، اس بار پھر حسب سابق رسول اللہ کے ہدف تک پہنچنے سے پہلے ہی کئی روز پیشتر قافلہ آگے نکل چکا تھا، چنانچہ مشیت ایزدی کے خلاف بغیر مال غنیمت حاصل کئے مدینہ واپس لوٹ آنا پڑا۔

ساتویں مہم۔ غزوہ سفوان (غزوہ بدر صغریٰ یا بدر اولیٰ)

غزوہ عشیرہ سے واپسی کے بعد تقریباً دس روز رسول اللہ نے مدینہ میں گزارے ہوں گے کہ کُرز بن جابر فہری نے مدینہ سے باہر ایک چراہ گاہ پر حملہ کیا اور اونٹ اور بکریاں لوٹ کر لے گیا۔ رسول اللہ یہ خبر سن کر اس کے تعاقب میں روانہ ہوئے اور مقام سفوان تک گئے، مگر آپ کے اس مقام تک پہنچنے سے پہلے ہی کرز یہاں سے نکل چکا تھا، اس لئے مدینہ واپس لوٹتے ہی بنی۔ سفوان نامی یہ مقام بدر کے قریب ایک جگہ ہے، اس لئے اس غزوہ کو بدر اولیٰ یا بدر صغریٰ بھی کہتے ہیں۔

کُرز بن جابر فہری کی جانب سے مدینہ کی چراہ گاہ پر حملہ ایک واحد مہم ہے جس کے بارے کہا جا سکتا ہے کہ کفار مکہ کی جانب سے مدینہ کے خلاف رونما ہوئی، لیکن اول تو یہ اہل مکہ کی قیادت کی طرف سے باقاعدہ کوئی مہم نہیں تھی، دوسری بات یہ کہ کُرز بن جابر فہری، مسلمانوں کی جانب سے قریش کے قافلے کے بار بار تعاقب سے سخت سیخ پا تھا۔ اس نے اپنی جانب سے مسلمانوں کو ڈرانے کی کوشش کی کہ اگر قریش کے قافلوں کا تعاقب جاری رکھا گیا تو قریش بھی مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کا حق رکھتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اسے کُرز بن جابر فہری کا غصے میں ذاتی اور انفرادی فعل قرار دیا جا سکتا ہے، اس سے زائد کچھ اور نہیں۔

ساتویں مہم____غزوۂ سفوان (غزوۂ بدر صغریٰ یا بدر اولیٰ)

آٹھویں مہم______سَرِیَّہ عبداللہ بن جحش

آٹھویں مہم۔ سریۂ عبداللہ بن جحش

اس غزوہ کی تفصیل میری گذشتہ تحریر قرآن میں انسانی تصرف کی نشاندہی میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے، اختصار کے ساتھ ذکر ہے کہ غزوہ سفوان سے واپسی پر ماہ رجب 2 ہجری میں رسول اللہ نے عبداللہ بن جحش کو گیارہ مہاجرین کے ہمراہ مقام نخلہ کی طرف روانہ کیا۔ یہ رجب کا مہینہ بھی "اشہر حرم" یعنی حرمت والے مہینوں میں شمار ہوتا ہے جس میں جنگ کی سخت ممانعت ہے، روانگی کے وقت عبداللہ بن جحش کو رسول اللہ نے ایک خط دیا اور کہا کہ دو دن کی مسافت طے کرنے کے بعد اسے کھول کر دیکھنا۔ چنانچہ دو روز کا فاصلہ طے کرنے کے بعد خط کھول کر دیکھا تو لکھا تھا "مکہ اور طائف کے درمیان مقام نخلہ پر اترو وہاں سے قریش کا ایک تجارتی قافلہ گذرنے والا ہے، اس قافلے کی خبر گیری رکھو، اور اس قافلے کی خبروں سے مطلع کرتے رہو" عبداللہ بن جحش نے خط پڑھ کر اپنے ساتھیوں سے کہا جس کو شہادت عزیز ہو وہ میرے ساتھ چلے، اور سب نے ان کے ساتھ جانا قبول کر لیا، جب قریش کا تجارتی قافلہ اس مقام سے گذرا تو حرمت کا مہینہ ہونے کے باوجود واقد بن عبداللہ تمیمی نے قافلہ کے سردار عمرو بن الحضرمی کے ایک تیر مارا جس سے وہ مر گیا اس کے مرتے ہی قافلے والے پریشان ہو کر بھاگ اٹھے اور مسلمانوں نے قافلے کے تمام مال و اسباب پر قبضہ کر لیا، اور اہل قافلہ میں سے عثمان بن عبداللہ اور حکم بن کیسان کو گرفتار کر لیا۔ عبداللہ بن جحش نے اس مال غنیمت کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا، چار حصے غانمین کو دیے اور ایک حصہ (خمس) رسول اللہ کیلئے رکھا۔ ابن ہشام کہتے ہیں کہ: "یہ پہلی غنیمت تھی جو مسلمانوں کے ہاتھ آئی اور عمرو بن حضرمی پہلا شخص تھا جو مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل ہوا، اور عثمان بن عبداللہ اور حکم بن کیسان پہلے قیدی تھے جو مسلمانوں نے گرفتار کئے" ابن ہشام کے الفاظ پر غور کریجئے اور پھر فیصلہ کیجئے کہ جارحیت میں پہل کس نے کی۔

قرآن کا اللّٰہَ بھی
اِس ڈکیتی میں
شامل رہتا تھا اور
تجارتی قافلوں کی
محمد سے مُخبری
کرتا تھا
آیتیں نازل کر کے

پہلی صدی
ہجری کے
قدیم اسلامی
کُتب کے تمام
محمد عیسائی یا
بُت پرست تھے

رسوؐل اللّٰہَ کے غزوات و سریہ

ابن سعد کی روایت کے مطابق غزوات کی تعداد 27 اور سرایا کی تعداد 47 ہے

بعض مؤرخین نے اس سے اختلاف کر کے غزوات کی تعداد 25 اور سرایا کی تعداد 48 بتائی ہے اور

بعض تبوک کے واقعہ کو
شامل کر کے غزوات کی
تعداد 28 بتاتے ہیں
اسلامی تاریخ کا سب سے
پہلا غزوہ ”غزوۃ الابواء“
ہے
اس کا دوسرا نام غزوہ
ودان بھی ہے
یہ پہلی ہجری کے صفر
کے مہینے میں پیش آیا

غزوات رسول □ پر ایک اجمالی نظر

غزوہ بواط، غزوہ العشیرہ ،غزوہ بدر الاولی، غزوہ بدر الکبریٰ،

غزوہ بنی سلیم، غزوہ بنی قینقاع، غزوہ سویق ،غزوہ انمار ،

غزوہ نجران ،غزوہ احد، غزوہ حمرا لاسد ،غزوہ بنی النضیر،

غزوه ذات الرقاع، غزوه
بدر الآخرة، غزوه دومة
الجندل ،

غزوه بنى المصطلق، غزوه
خندق / غزوه احزاب ،غزوه
بنى قريظہ، غزوه بنى لحيان
،غزوه ذى قرد/ غزوه غابہ
،غزوه حديبيہ، غزوه خيبر،
غزوه عمرة القضاء ،غزوه فتح
مكہ،

غزوه حنين، غزوه الطاف، غزوه
تبوک

رسول اللّٰہ نے اپنے گینگ میں

أبو ذرّ
رضي الله عنه
الغفاري

ڈاکو ابوذر غفّاری جیسے
لوگوں کو
بڑی تعداد میں شامل کر لیا
تھا
دُور، دُور سے ایسے لوگ
آ، آ کر
گروہ میں شامل ہو گئے
تھے
حضرت خدیجہ اور ابو طالب
کے انتقال کے بعد

جب مکّہ میں کوئی اِس
گروہ کا بچاؤں کرنے والا
نہ رہا تب

یہ گروہ اصلی وادیِ بکّہ، اُم
القریٰ سے نکل کر

آٹھ سو کلومیٹر دُور محفوظ
پناہ گاہ

یمن سے دمشق جانے
والے شاہراہ عام پر مدینے
کے قریب بنایا

جو اُس وقت حکومت کے
پکڑ سے بہت دُور تھی
قبیلہ بنو غفّار
عرب کا ڈاکوؤں کا قبیلہ تھا
جو حجاز میں رہ کر،
دُور، دُور تک ڈکیتی ڈالنے
جایا کرتا تھا
ابو ذر غفاری
نام جُنْدُب بن جُنَادَة ،کنیت
ابوذر

لڑکی کا نام ذر تھا
لہذا لڑکی کے نام پر ہی کنیت
ابوذر پڑا (ابوذر کے والد)

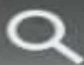
ابوذر کی قبر
مدینے کے
قریب ربذہ
میں ہے

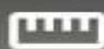
الربذة
AL RABTHA

SAHABI E RASOOL ﷺ
ABU ZAR GHAFARI
HAZRAT JUNDAB BIN JUNADAH KINANI رضی اللہ تعالیٰ عنہ
مرقد آبو ذر الغفاری



Tomb of Abu Dhar al-Ghafari, Al Rabatha, Saudi Arabia

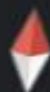



Mosque and the tomb of Abu Dhar al...

مسجد وقبر أبي ذر
الغفاري رضي الله عنه




3D





(24°37'51"N 41°17'25"E) 2.65 km

سلسلہ نسب یہ ہے ،جندب
بن جنادہ ابن قیس بن
عمروبن ملیل بن صعیر بن
حزام بن غفار بن ملیل بن
حمزہ بکر بن عبد مناۃ بن
کنانہ بن خزیمہ بن مدر کہ
غفاری ،ماں کا نام
رملہ تھا اور قبیلہ
بنی غفار سے تعلق
رکھتی تھیں

اسلام کے نام پر
جو کام رسول اللّٰہ
اور صحابہ کرام کر
رہے تھے
آج 57 مسلم
ممالک وہ کام کیوں
نہیں کر رہے ہیں ؟

اگر رسول اللّٰہ

اور صحابہ کرام

صحیح تھے تو

آج تمام 57 مسلم

ممالک کو وہی

کام کرنا چاہیے

جو رسول اللّٰہؑ اور صحابہ
کرام
اسلام پھیلانے کے نام پر
غیر مسلموں کے شہروں،
صوبوں اور ملکوں میں جا
کر
چاروں طرف سے محاصرہ
کر لیں اور وہی
رسول اللّٰہؑ والی شرطیں
رکھیں

پہلی شرط -----------

مسلمان ہو جاؤ

دوسری شرط -------

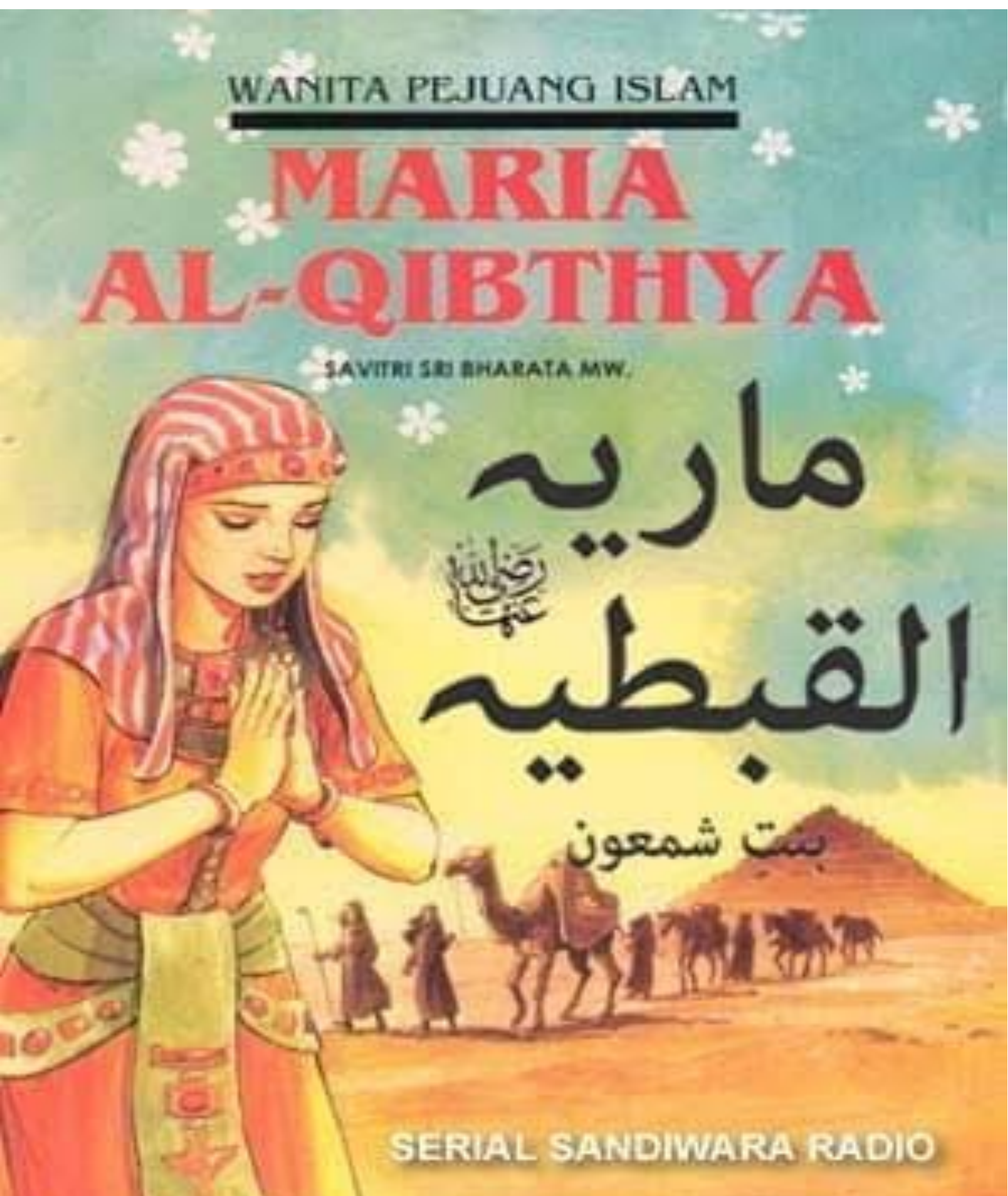
یا ----------جزیہ دو

تیسری شرط--------

ورنہ---------لڑنے

کے لئے تیار ہو جاؤ

15


WANITA PEJUANG ISLAM
MARIA AL-QIBTHYA
SAVITRI SRI BHARATA MW.
ماريه
القبطيه
بنت شمعون
SERIAL SANDIWARA RADIO

ماریہ
قبطیہ (عربی: ماریة
القبطیة)
وہ ایک مسیحی تھیں
اور 628ء میں
بازنطینی شاہِ مصر
اسکندریہ نے بھیجا تھا
جس کا نام جُریج بن متی
قبطی تھا اور اس کا
لقب مُقَوْقَسْ تھا

mizania

Abdullah Hajjaj

Maria Al-Qibthiyah

The "Forgotten" Love of Muhammad Saw.

- Kisah istri Nabi Muhammad Saw. dari kalangan Kristen Koptik
- Ibunda Ibrahim, satu-satunya putra Nabi Muhammad Saw. yang lahir selepas masa kenabian
- Kecantikannya pernah menjadi sumber kecemburuan istri-istri Nabi Muhammad Saw. yang lain

Plus:

- Memuat kisah istri Nabi Muhammad Saw. dari kalangan Yahudi
- Mengungkap kemiripan Nabi Muhammad Saw. dan Nabi Ibrahim a.s.

انہیں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس بطور ہدیہ بھیجا تھا

حضرت ماریہ محمد بن عبد اللہ کے بیٹے ابراہیم بن محمد کی ماں ہیں

سیرین بنت شمعون ام المؤمنین ماریہ قبطیہ کی بہن اور حسان بن ثابت کی زوجہ ہیں

سیرین اور ماریہ
قبطیہ حقیقی بہنیں
تھیں
ان کو مقوقس شاہِ
مصر نے بہت سا
مال و دولت کے
ساتھ ہدیۃً بھیجا تھا

Beautiful Stories for Kids





Maria Al-Qibthiyah

Bunda yang Santun

The Beatiful Stories for Kids

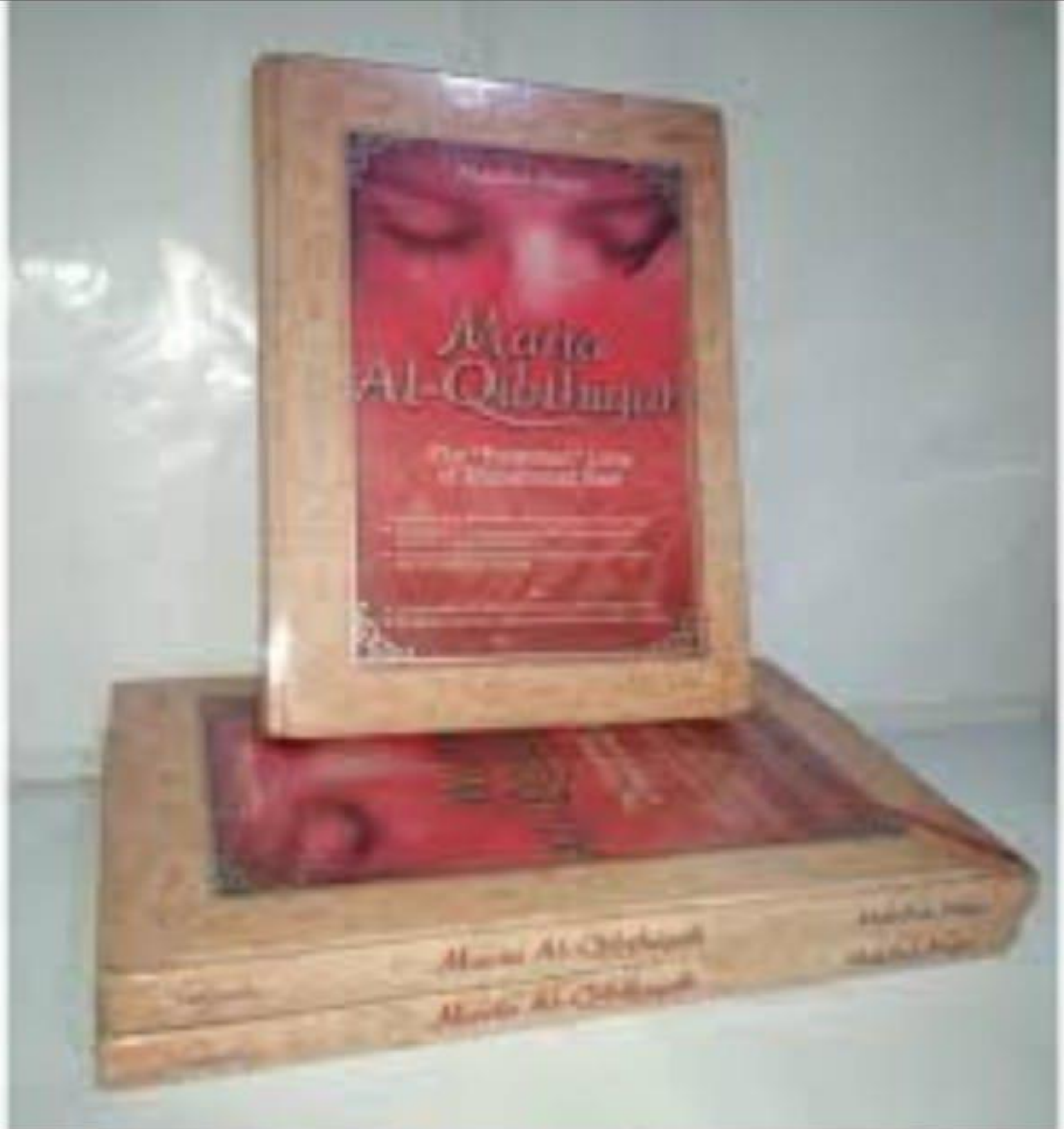
DAR! mizan



Maria Al-Qibtiyah

Bunda yang Santun

Penulis: Ridwan Abqary



Shopee

Visit

Buku Maria al-Qibthiyah - the forgotten love of Muhammad saw

5 ★★★★★ (1) · Rp95,000 IDR* · Out of stock ·

Brand: Mizania

Judul buku: Maria Al-Qibthiyah : The Forgotten Love of Muhammad Saw, Penulis: Abdullah Hajjaj, Penerbit: Mizania , Terbit: November 2007, ISBN: ...

رسول اللّٰہؐ نے
ماریہ قبطیہ کو اپنی
بیوی
حضرت حفصہ بنت
عمر کو دے دیا
اور سیرین، حسان بن
ثابت مشہور صحابی
وشاعر کے حبالۂ کو ملیں

ماریہ قبطیہ
حفصہ کی
نوکرانی تھیں
رسول اللّٰہ
کی نہیں

دوسرے کی
نوکرانی کے ساتھ
بغیر نوکرانی کے
مالک کے اجازت
کے
اسلام میں سیکس
حرام ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جنسی سکینڈل

ایک دن رسول اللّٰہؐ عمر کی بیٹی حفصہ کے گھر گئے اور حفصہ کی لونڈی ماریہ قبطیہ کو پرکشش پایا



رسول اللّٰہؐ نے حفصہ
سے کہا کہ
تمھارے والد تم کو اپنے
گھر پر بلا رہے ہیں
تمہیں دیکھنا چاہتے ہیں
جب حفصہ چلی جاتی ہے
تو رسول اللّٰہؐ
ماریہ کو حفصہ کے ہی
بستر پر لے جاتے ہیں

اور اس کے ساتھ سیکس
کرتے ہیں
حفصہ اپنے والد حضرت
عمر کے پاس پہنچ کر
پوچھتی ہیں کہ
آپ نے مجھے کیوں بلوایا
حضرت عمر نے کہا کہ ہم
نے نہیں بلوایا
حضرت حفصہ سمجھ گئیں
کہ کچھ گڑبڑ ہے

وہ دوڑتی ہوئی اپنے گھر
پہنچیں اور دیکھا کہ
رسول اللّٰہَ حفصہ کے
بستر پر ہی
حفصہ کی نوکرانی کے
ساتھ سیکس کر رہے ہیں
حفصہ نے رنگے ہاتھوں
رسول اللّٰہَ کو پکڑ لیا
حفصہ رسول اللّٰہَ پر آپے
سے باہر ہو گئیں

رسولؐ اللہ موقعے کی
نزاکت کو دیکھتے ہوئے
قسمیں کھانے لگے گا اور
آئندہ ایسا نہ کرنے کا
وعدہ کیا
رسولؐ اللہ نے حفصہ
سے گزارش کی کہ
وہ اس راز کو کسی اور
کو نہ بتائے

تاہم، حفصہ اپنے آپ پر
قابو نہیں رکھّیں اور
عائشہ کو سب کچھ بتا
دیتی ہیں
عائشہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے خلاف ہو جاتی
ہے اور رسول اللّٰہَ کی
دوسری بیویوں سے بھی
بتا دیتیں ہیں
ایک ہنگامہ کھڑا ہو گیا

ایک مہینے تک
رسول اللّٰہ کی تمام بیبیوں
نے
رسول اللّٰہ کے لئے
اسٹرائک کر دی
رسول اللّٰہ نے اپنی تمام
عورتوں کو طلاق دے دیا
تھا
رسول اللّٰہ کے اللّٰہ
نے

رسوّل اللّٰہَ کے سیکس کو
مشتقل کرنے کے لئے
اللّٰہَ نے اپنی رحمت سے
اپنے نبی کی مدد کی اور
سورہ تحریم کی آیتیں نازل
کی
اس سورہ میں اللہ تعالیٰ
نے رسول اللّٰہَ کو اپنے
اوپر سختی کرنے اور اپنی
بیویوں کو خوش کرنے

کے لیے اپنے آپ کو اس
چیز سے محروم رکھنے
پر ملامت کی

اور کہا کہ جو کام ہم پسند
کرتے ہیں
اُس کو آپ کیوں حرام
کرتے ہیں

یہ سورہ تحریم کی
پہلی آیت

يَآ اَيُّهَا النَّبِىُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰـهُ لَكَ ۖ تَبْتَغِىْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۚ وَاللّٰـهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْـمٌ (1)

1 - اے نبی! تم اپنی بیویوں کی خوشنودی کے لیے جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کیا ہے اس کو

کیوں حرام کرتے ہو؟ اور
اللہ بخشنے والا مہربان
ہے

قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ
اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلَاكُمْ ۖ وَهُوَ
الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ (2)

2 - اللہ نے پہلے ہی تم پر
تمہاری قسموں کو ختم
کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور
اللہ تمہارا مولا ہے اور وہ

سب کچھ جاننے والا،
حکمت والا ہے

وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ
اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًاۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ
وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ
بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍۚ
فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْبَاَكَ
هٰذَاۗ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ
الْخَبِيْرُ(3)

3 - اور (یاد کرو) جب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنی بیویوں میں سے
ایک (حفصہ رضی اللہ
عنہا) کو رازداری کے
ساتھ کوئی بات بتائی، تو
جب اس نے (دوسری کو
یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا
کو) بتا دیا، اور اللہ نے
اسے اس سے آگاہ کر دیا،

تو آپ نے کچھ حصہ بتا دیا۔ اس کا اور ایک حصہ چھوڑ دیا۔ پھر جب اس نے اسے (حفصہ) کو بتایا تو اس نے کہا: تم سے یہ کس نے کہا؟ اس نے کہا: مجھے سب کچھ جاننے والے، باخبر (اللہ) نے بتایا ہے

اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰـهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُـمَاۚ وَاِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰـهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْـرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْـنَ ۖ وَالْمَلَآئِكَـةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْـرٌ(4)

4 - اگر تم دونوں (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات، یعنی

عائشہ اور حفصہ رضی
اللہ عنہا) اللہ کے حضور
توبہ کر لیں، (یہ آپ کے
لیے بہتر ہو گا)، تو یقیناً
آپ کے دل (اس بات کی
مخالفت کرنے کے لیے
جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو پسند ہے)
مائل ہیں، لیکن اگر تم اس
(محمد) کے خلاف ایک

دوسرے کی مدد کرتی ہو،
تو بے شک اللہ اس کا
مولا (رب، یا مالک، یا
محافظ وغیرہ) اور جبرائیل
(جبرائیل) اور مومنین میں
سے صالح ہیں، اور اس
کے علاوہ، فرشتے ہیں

عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ
يُّبْدِلَـهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْـرًا مِّنْكُنَّ
مُسْلِمَاتٍ مُّؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ

تَآئِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَآئِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَّاَبْكَارًا(5)

اگر نبی تمیں طلاق دے دے تو بہت جلد اس کا رب اس کے بدلے میں تم سے اچھی بیویاں دے دے گا، فرمانبردار، ایمان والیاں، نمازی، توبہ کرنے والیاں، عبادت گزار، روزہ دار، بیوائیں اور کنواریاں

اگرچہ محمد نے حفصہ کو
اپنی نوکرانی کے ساتھ
جنسی تعلق نہ کرنے کا
وعدہ دیا تھا

وہ اس فتنہ کا مقابلہ نہیں
کر سکے۔ خاص کر اب
جب کہ اس نے ایک اور
حلف اٹھایا تھا کہ وہ اپنی
تمام بیویوں کے ساتھ نہ
سوئے گا

یہ ایک مشکل صورتحال
تھی اور اللہ کے سوا کوئی
اس کی مدد نہیں کر سکتا
تھا

ٹھیک ہے جب آپ اللہ کے
نبی ہیں تو کچھ بھی
ناممکن نہیں ہے۔ سب
کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ
میں چھوڑ دو اور اسے

سنبھالنے دو۔ اور بالکل
ایسا ہی ہوا
اللہ نے خود مداخلت کی
اور اسے اس کے دل کی
خواہش پر عمل کرنے کی
ہری روشنی دے دی
سورہ تحریم میں اللہ تعالیٰ
نے اپنے پیارے نبی کو
اجازت دی کہ وہ اپنی کو

کھلا رکھیں اور اپنی
بیویوں پر توجہ نہ دیں
ایک نبی اس سے زیادہ
کیا پوچھ سکتا ہے؟
اللہ کو محمد کی جسمانی
لذتوں کے بارے میں اتنا
خیال تھا کہ اس نے تمام
مردوں کو اپنی قسمیں
توڑنے کی اجازت دے دی

الحمدللہ! اللہ اکبر! سبحان اللہ۔ کیا اللہ عظیم نہیں ہے؟

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ محمد جس کو معلوم ہوا کہ حفصہ نے عائشہ کے سامنے راز افشا کیا ہے، اس نے ان سے جھوٹ بولا اور یہ بہانہ کیا کہ یہ اللہ ہی تھا جس نے اسے بتایا تھا

(آیت 3) جب کہ اس نے
یہ بات عائشہ سے
سیکھی تھی
لیکن یقینا محمد قرآن کے
مصنف نہیں ہیں
یہ اللہ ہی ہے جو
اپنے نبی کے لیے
جھوٹ بول رہا ہے

مندرجہ بالا آیات کے رد
عمل میں، عائشہ، جو نہ
صرف جوان اور
خوبصورت تھی بلکہ
ہوشیار بھی تھی، کے
بارے میں بتایا جاتا ہے کہ
انہوں نے رسول اللّٰہؑ سے
کہا، کہ
تیرا خدا یقیناً آپ کی مدد
کے لیے دوڑا آتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الطبقات الکبیر

المعروف بہ

طبقات ابن سعد

جلد اوّل

تصنیف

علامہ محمد بن سعد (کاتب الواقدی)

المتوفی سنہ ۲۳۰ھ

اردو ترجمہ

مولانا عبداللہ العمادی

دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

مولانا ابو محمد ثناء اللہ سعد شجاع آبادی

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

یہ واقعہ ابن سعد نے
طبقات میں بھی نقل کیا

ہے

ہمیں واقدی نے خبر دی
ہے کہ ابوبکر رضی اللہ
عنہ نے بیان کیا ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حفصہ رضی اللہ
عنہا کے گھر میں ماریہ
کے ساتھ ہمبستری

کی۔ جب قاصد گھر سے
باہر آیا تو حفصہ دروازے
پر (بند دروازے کے
پیچھے) بیٹھی تھیں۔ اس
نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہا یا رسول اللہ
کیا آپ میرے گھر میں اور
میری باری کے وقت ایسا
کرتے ہیں؟ قاصد نے کہا
اپنے آپ پر قابو رکھو اور

مجھے جانے دو کیونکہ
میں اسے اپنے لیے حرام
بناتا ہوں۔ حفصہ رضی اللہ
عنہا نے کہا جب تک آپ
میرے لیے قسم نہ کھائیں
میں قبول نہیں کرتی۔ کہ
حضرت نے فرمایا کہ خدا
کی قسم میں اس سے
دوبارہ رابطہ نہیں کروں
گا۔ قاسم بن محمد نے کہا

ہے کہ نبی کا یہ وعدہ
جس نے ماریہ کو اپنے
اوپر حرام کیا تھا باطل
ہے، اس سے خلاف
ورزی نہیں
ہوتی۔ طبقات جلد 8
ص۔ 223 ناشر انتشارات
فرہنگ و اندیشہ تہران
1382 شمسی ح (2003)

مترجم ڈاکٹر محمد مہدوی دمغنی

قاسم ابن محمد یقیناً محمد کے اپنے اصول کی خلاف ورزی کا جواز تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کی باتوں میں کوئی صداقت نہیں تھی کہ اس نے انہیں کیوں دیا اور

اگر صحیح تھا تو اس نے
انہیں کیوں توڑا
میری قرآن کی نقل میں
سورہ تحریم کے ساتھ
ساتھ درج ذیل تفسیر بھی
موجود ہے
یہ بھی روایت ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے دنوں کو اپنی ازواج
میں تقسیم کر دیا تھا۔ اور

جب حفصہ کی باری آئی
تو اس نے اسے ایک کام
کے لیے اس کے والد عمر
خطاب کے گھر بھیج
دیا۔ جب وہ یہ حکم لے کر
چلی گئیں تو نبی نے اپنی
لونڈی ماریہ کو قبطی بلایا
جس سے ان کے بیٹے
ابراہیم پیدا ہوئے اور جو
نجاشی بادشاہ کی طرف

سے تحفہ تھی اور اس
سے ہم بستری کی۔ حفصہ
واپس آئی تو دروازہ بند
پایا۔ چنانچہ وہ اس بند
دروازے کے پیچھے
بیٹھی رہی یہاں تک کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اپنا کام ختم کر کے گھر
سے باہر تشریف لائے
جب کہ آپ کے چہرے

سے خوشی ٹپک رہی
تھی۔ جب حفصہ نے اسے
اس حالت میں پایا تو اس
نے اسے ڈانٹا کہ تم نے
میری عزت نہیں کی۔ تم
نے مجھے ایک بہانے
سے میرے گھر سے باہر
بھیجا تاکہ تم لونڈی کے
ساتھ سو سکو۔ اور جس
دن میری باری تھی تم نے

کسی اور سے ہمبستری
کی تھی۔ پھر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے
فرمایا خاموش رہو
حالانکہ وہ میری لونڈی
ہے اور میرے لیے حلال
ہے، میں اس وقت اس کو
اپنے لیے حرام کر رہا
ہوں۔ لیکن حفصہ نے ایسا
نہیں کیا اور جب نبی صلی

اللہ علیہ وسلم اپنے گھر
سے باہر نکلے تو انہوں
نے اس دیوار پر دستک
دی جس نے ان کے
کمرے کو عائشہ رضی اللہ
عنہا سے الگ کر دیا اور
انہیں سب کچھ بتا دیا۔ اس
نے اس بات کی بشارت
بھی دی کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو وعدہ

ماریہ کو اپنے لیے حرام
قرار دیا تھا۔
شائع انتشارات الیمیہ
اسلامی تہران
1377 قمری ایچ۔
تفسیر اور فارسی
میں ترجمہ محمد
کاظم معرفی

16 - رسول اللّٰہ کے ماریہ قبطیہ سے ہوئے لڑکے ابراہیم کی حقیقت

رسول اللّٰہؐ نے
حضرت ماریہ
قبطیہ کو
مدینے کے باہر
گھر بنوا کر دیا
تھا

حضرت ماریہ
قبطیہ
رسول اللّٰہ کے
حرم میں
گوری رنگت والی
سب سے زیادہ
خوبصورت تھیں

رسول اللّٰہؐ نے

ماریہ قبطیہ کو

نقاب استعمال

کرنے کی ہدایت

کی

لیکن.........

ام المؤمنین ماریہ کی پہلی سکونت حارثہ بن نعمان کا گھر تھا

ماریہ کی شائستگیوں اور رسول اللّٰہ کی توجہ کی وجہ سے رسول اللّٰہ کے حرم کی تمام عورتیں

خاص طور پر حضرت
عائشہ اور حضرت
حفصہ
ماریہ قبطیہ سے حسد
کرتیں تھیں
رسول اللّٰہؐ نے ماریہ کو
مدینہ سے باہر غزوہ بنی
نضیر میں ملنے والے

عالیہ نامی نخلستان میں رہائش کیلئے بھیج دیا

جو آج کل مشربہ ام ابراہیم سے معروف ہے رسول اللّٰہؐ کبھی کبھی ماریہ قبطیہ کے گھر جایا کرتے تھے

حضرت خدیجہ کے بعد
جب رسول اللّٰہؐ نے اپنا حرم قائم کیا
حرم کی کسی عورت سے ایک بھی لڑکا پیدا نہیں ہُوا

جب رسول اللّٰہ کے 60 سال کی عمر میں رسول اللّٰہ کا ماریہ قبطیہ سے لڑکا پیدا ہوا
اسلامی کُتب میں جس کا نام ابراہیم ملتا ہے

ابراہیم کی رضاعت کا
شرف بنو نجار سے
تعلق رکھنے والے
صحابی براء بن اوس
کی اہلیہ
ام بردہ خولہ بنت منذر
کو حاصل ہوئے
رسول اللّٰہؑ اکثر اپنے
صاحبزادے کو دیکھنے

کے لئے ام سیف کے
گھر تشریف لے جایا
کرتے تھے
علامہ سیّد سلیمان
ندوی لکھتے ہیں
قاضی عیاض نے لکھا
ہے کہ امّ سیف اور امّ
بردہ ایک ہی ہیں

ایک دن

رسول اللّٰہؑ اپنے لڑکے

ابراہیم کو گود میں لے

کر

حضرت عائشہ صدیقہ

کے پاس پہنچے اور کہا

عائشہ دیکھو ابراہیم

کس قدر میرا ہمشکل

ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا نے فوراً کہا
کہ
ابراہیم آپ کا ہمشکل
کہاں ہے یہ
..................تو
طبقات ابن سعد، جلد اول،
صفحہ 148-149

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور تمام اُم المومنین

یہ جانتیں تھیں کہ رسول اللّٰہؐ سے کیوں کوئی لڑکا پیدا نہیں ہو سکتا

قدیم اسلامی کُتب میں درج ہے

رسول اللّٰہ

اپنی بیویوں سے

سیکس نہیں کئے

رہتے تھے

لیکن لوگوں سے بتاتے رہتے تھے کہ

ہم نے سیکس کیا تھا

بخاری شریف حدیث نمبر 5765

کر دیا گیا تھا اور اس کا آپ پر یہ اثر ہوا تھا کہ آپ کو خیال ہوتا کہ
آپ نے ازواج مطہرات میں سے کسی کے ساتھ ہم بستری کی ہے
حالانکہ آپ نے کی نہیں ہوتی۔ سفیان ثوری نے بیان کیا کہ جادو کی یہ

فرمایا جس سے فائدہ ہو۔

(جب تک اس منتر میں شرکیہ الفاظ نہ ہوں۔ راز)

٥٧٦٥- حدَّثني عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ: أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي آلُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ فَسَأَلْتُ هِشَامًا عَنْهُ فَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ حَتَّى كَانَ يَرَى أَنَّهُ يَأْتِي النِّسَاءَ وَلاَ يَأْتِيهِنَّ قَالَ سُفْيَانُ: وَهَذَا أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ السِّحْرِ إِذَا كَانَ كَذَا، فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ أَعَلِمْتِ أَنَّ اللهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ أَتَانِي رَجُلاَنِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلآخَرِ، مَا بَالُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ. قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ كَانَ مُنَافِقًا، قَالَ: وَفِيمَ؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ، قَالَ: وَأَيْنَ؟ قَالَ: فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ)). قَالَتْ: فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِئْرَ حَتَّى اسْتَخْرَجَهُ فَقَالَ ((هَذِهِ الْبِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ، قَالَ: فَاسْتُخْرِجَ)) قَالَتْ :قُلْتُ أَفَلاَ أَيْ تَنَشَّرْتَ: فَقَالَ: ((أَمَا وَاللهِ فَقَدْ شَفَانِي

(٥٧٦٥) مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا' کہا کہ میں نے سفیان بن عیینہ سے سنا' کہا کہ سب سے پہلے یہ حدیث ہم سے ابن جریج نے بیان کی' وہ بیان کرتے تھے کہ مجھ سے یہ حدیث آل عروہ نے عروہ سے بیان کی' اس لیے میں نے (عروہ کے بیٹے) ہشام سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ہم سے اپنے والد (عروہ) سے بیان کیا کہ ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا گیا تھا اور اس کا آپ پر یہ اثر ہوا تھا کہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ نے ازواج مطہرات میں سے کسی کے ساتھ ہم بستری کی ہے حالانکہ آپ نے کی نہیں ہوتی۔ سفیان ثوری نے بیان کیا کہ جادو کی یہ سب سے سخت قسم ہے جب اس کا یہ اثر ہو پھر آپ نے فرمایا عائشہ! تمہیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ سے جو بات میں نے پوچھی تھی اس کا جواب اس نے کب کا دے دیا ہے۔ میرے پاس دو فرشتے آئے ایک میرے سر کے پاس کھڑا ہو گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس۔ جو فرشتہ میرے سر کی طرف کھڑا تھا اس نے دوسرے سے کہا ان صاحب کا کیا حال ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ ان پر جادو کر دیا گیا ہے۔ پوچھا کہ کس نے ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعصم نے یہ یہودیوں کے حلیف بنی زریق کا ایک شخص تھا اور منافق تھا۔ سوال کیا کہ کس چیز میں ان پر جادو کیا ہے؟ جواب دیا کہ کنگھے اور بال میں۔ پوچھا جادو ہے کہاں؟ جواب دیا کہ نر کھجور کے خوشے میں جو زروان کے کنویں کے اندر رکھے ہوئے پتھر کے نیچے دفن ہے۔ بیان کیا کہ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کنویں پر تشریف لے گئے اور جادو اندر سے نکالا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی وہ کنواں ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا اس کا پانی مہندی کے عرق جیسا رنگین تھا اور اس کے کھجور کے درختوں کے سر شیطانوں کے سروں جیسے تھے۔ بیان کیا کہ پھر وہ جادو کنویں میں سے نکالا گیا عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں

آپ □ کو یہ بیماری

SEXUAL DYSFUNCTION

حضرت خدیجہ اور حضرت ابو
طالب کے
وفات کے بعد ہی صدمے کی وجہ
سے
ہو گئی تھی
جب آپ □ کی عمر پچاس سال
تھی
قدیم اسلامی تاریخی کُتب عربی
کا
تنقیدی جائزہ

رسول اللّٰہؑ کو
حرم بھرنے کا بڑا شوق تھا
لیکن بوس و کنار سے زیادہ
کچھ نہیں تھا
اُمہات المومنین کے بستر
میں جاتے ضرور تھے
.....لیکن
اسی لئے اُمہات
المو.................. منین کے
اسکینڈل قدیم اسلامی کُتب
میں مل رہیں ہیں

حضرت ماریہ پر ان
کے عمّ زاد برادر
مابور سے زِنا کا الزام
رسول اللّٰہَ پہلے بھی
سُن چکے تھے
جس کے ساتھ حضرت
ماریہ قبطیہ کا چکّر
چل رہا تھا

حضرت عائشہ کے
جواب سے
رسول اللّٰہؑ کنفرم ہو
گئے کہ
ماریہ قبطیہ سے
ضرور مابور کا چکّر
ہے
آپ □ نے حضرت علیؓ
کو حکم دیا کہ ’’اذھب

فان و جدتہ عند ماریہ
فاضرب عنقہ... جاؤ
ماریہ کے عمّ زاد
برادر مابور کو
ماریہ کے پاس
پاؤ تو اُس کو قتل
کر دو

طبقات ابن سعد، جلد چہارم، حصہ ہشتم، صفحہ 159

تاریخ ابن کثیر، جلد سوم، حصہ پنجم صفحہ 300

حضرت علی تلوار لے کر گئے لیکن

جب لَوٹ کر آئے اور
رسول اللّٰہَ نے حضرت
علی سے پوچھا کی
کام ہوا گیا
تو حضرت علی نے
رسول اللّٰہَ سے
جھوٹ بول دیا کہ

اور کہا کی ماریہ

کے عمّ زاد برادر

مابور کے

اعضاء تناسل ہی

نہیں تھا

اِس لئے قتل نہیں

کیا

حضرت ماریہ قبطیہ کے
سیکس اسکینڈل کو
دیکھتے ہوئے
رسول اللّٰہَ دھوکہ کھا
چکے تھے
لہٰذا رسول اللّٰہَ نے تمام
صحابہ کرام کو ہدایت کی
کہ
حدیث

عن جابر قال : نہی
رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ
وسلّم أن یطرق الرجل
أہلہ لیلا، یتخونہم، أو
یلتمس عثراتہم
یعنی منع کیا ہے رسول
نے رات کو دیر سے گھر
والوں کے پاس آنے
سے (اس وجہ سے کہ)
کوئی ان کے ساتھ خیانت

نہ کرتا ہو یا ان کی پردہ
والیوں کی جستجو میں
نہ ہو
کتاب صحیح مسلم ، جلد
ثانی ، کتاب الجہاد
والسیر، باب کراہیۃ
الطروق ، مطبع قدیمی
کتب خانہ مقابل آرام باغ
کراچی

17 - رسول اللّٰہَ

کے لڑکے ابراہیم کی
قدرتی موت نہیں تھی
مدینے میں بات بہت
زیادہ پھیل گئی تھی
اِس لئے ابراہیم کو
راستے سے ہٹوایا
گیا تھا

رسول اللّٰہَ نے بہت سے لوگوں کو راستے سے ہَٹوایا تھا
جنگ اُحد میں رسول اللّٰہَ اور ابو سفیان نے پلاننگ کر کے تمام نامور صاحبہ کرام کو راستے سے ہٹوایا تھا

ابو سفیان نے رسول
اللّٰہَ کو قتل ہونے سے
بچایا تھا
جب خالد بن ولید رسول
اللّٰہَ کا پیچھا کرتے
ہوئے قتل کرنے کے لئے
پہاڑی پر چڑھ رہے تھے
اُس وقت ابو سفیان نے
خالد بن ولید کو واپس بُلا
لیا تھا

رسول اللّٰہؐ اور ابو
سفیان کی ڈیل
جنگ اُحد شروع ہونے
سے پہلے ہی
اُمّ المُومنین سیدہ اُمّ
حبیبہ بنت ابوسفیان کے
توسط سے ہو گئی تھی
ابو سفیان نے اپنی لڑکی
اُم حبیبہ کو

رسول اللّٰہَ کے حرم میں
بھیجا ہی اسی لئے تھا

جنگِ اُحد سے پہلے بِگ
ڈیل میں
صرف چار لوگ شامل
تھے
رسول اللّٰہَ، ابو سفیان،
حضرت ابوبکر اور
حضرت عُمر

رسول اللّٰہَ کے بعد خلافت

نمبر ایک ابوبکر کے پاس، نمبر دو حضرت عمر کے پاس

اُس کے بعد خلافت ابو سفیان کے خاندان میں آنی تھی

رسول اللّٰہؐ کو دوبارہ اُم القریٰ، وادیِ بکّہ, مکّہ کو

قبلہ تسلیم کرنا تھا

قدیم بکّہ (مکّہ) کے بُت خانوں پر

دونوں میلوں، حج اور عمرہ میں

بُتوں پر جو
چڑھاوا آتا تھا
وہ ابوسفیان
کی ملکیت
تھی

18 - رسول اللّٰہَ کُفّار

سے بہت ڈرتے تھے

ہمیشہ جنگ میں

پیچھے ہی رہتے تھے

ہمیشہ بےوقوف

لوگوں کو آگے

بھیجتے تھے

اللّٰہَ پر یقین نہیں تھا

جبکہ قرآن میں، قرآن کا
اللّٰہَ

سورۃ المائدۃ میں رسول
اللہ کو

کافروں سے بچانے کا
یقین دلا رہا تھا

يَآ اَيُّـهَا الرَّسُوْلُ بَلِّـغْ مَآ
اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۖ وَاِنْ لَّمْ
تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۚ
وَاللّـٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ

اِنَّ اللّٰـهَ لَا يَـهْدِى الْقَوْمَ الْكَافِـرِيْنَ(67)

اے رسول! جو تجھ پر تیرے رب کی طرف سے اترا ہے اسے پہنچا دے، اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو اس کی پیغمبری کا حق ادا نہیں کیا، اور اللّٰہَ تجھے لوگوں سے بچا لے گا

يَآ اَيُّـهَا الرَّسُوْلُ بَلِّـغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ
رَّبِّكَ ۖ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٝ ۚ
وَاللّـٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ اِنَّ اللّـٰهَ لَا
يَـهْدِى الْقَوْمَ الْكَافِرِيْنَ (67)

اے رسول! جو تجھ پر تیرے رب کی طرف سے اترا ہے اسے پہنچا دے، اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو اس کی پیغمبری کا حق ادا نہیں کیا، اور اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا، بے شک اللہ کافروں کی قوم کو راستہ نہیں دکھاتا۔

کافروں سے ڈر اتنا تھا
کہ
دو، دو زِرَہ پہنتے
تھے
جنگِ اُحد میں زِرَہ اور
بَکْتَر
(ARMOR SHIELD)
دونوں پہنے ہوئے تھے


www.agefotostock.com
DAE-VC000540
© DE AGOSTINI
age FOTOSTOCK

لیکن بےوقوف صحابہ
کو اُس کے اُلَٹ مشورہ
دیتے تھے
جنگ کے میدان میں
عوف بن حارث کو
مشورہ دیتے ہیں کہ
زِرَہ اُتار کر لڑو گے تو
اللّٰہَ خوش ہوگا

عوف بن حارث نے
اپنی زِرَہ اُتار کر
پھینک دیا اور
لڑنے لگا
نتیجہ وہی ہُوا جو
ہونا تھا، عوف بن
حارث قتل ہو گیا

بخاری شریف حدیث نمبر 3811 انگریزی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں غزوہ احد کے دن مسلمان رسول اللہ □ کو چھوڑ کر بھاگ گئے

جب کافروں نے آپ صلی
اللہ علیہ وسلم (محمد
صلی اللہ علیہ وسلم) کو
گھیرے میں لے لیا تو
آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا
ہمارے لئے اپنی جان کو
کون نچھاور کرے گا ؟

حضرت زیاد بن
سکن بن رافع بن
امراء القیس بن زید
بن عبدالاشہل
انصاری اوسی
اشہلی آگے آئے

اور پانچ انصار
کے ساتھ کھڑے
ہوے
وہ پانچوں، رسول
اللّٰہَ کے دفاع میں
لڑے،
سب کے سب قتل ہو
گئے

جنگِ اُحد میں

رسول اللّٰہؐ

عتبہ بن مالک

المشہور عتبہ بن

ابی وقاص کے

ہتھّے چڑھ گئے

رسول اللّٰہؐ نے پہلے سے ہی بَکْتَر / خُود (HELMET) پہن رکھّا تھا لیکن چہرہ کھلا ہوا تھا

عتبہ نے رسول اللّٰہؐ
کے منہ پر پتھر مار
مار کر
رسول اللّٰہؐ کو لہو
لہان کر دیا اور
سامنے کے ،اوپر
کے تین دانت اور

نیچے کے چار دانت
توڑ دیا
جس پر رسول اللّٰہَ
نے ہاتھ اٹھا کر بد
دعائیں کی
بحوالہ (مسلم غزوۂ
احد ج۲ ص ۹۰)

رسول اللّٰہؑ مرنے کا
ڈرامہ کر کے زمین
پر گر گئے
کُفّار جن مسلمانوں
کو قتل کر رہے تھے
وہ رسول اللّٰہؑ کے
اوپر گر رہے تھے

رسول اللّٰہ کے
لاشوں کے نیچے
چھِپے ہونے کی
وجہ سے
مسلمان سمجھ
گئے کہ رسول اللّٰہ
فوت ہو گئے

امام ابن جوزی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بھاگنے کا یک سبب نبی ﷺ کی شہادت کی افواہ تھی۔ ((زاد المسیر: 1/483))

اس افرا تفری میں جس صحابی کو سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے زندہ ہونے کا پتہ چلا وہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ تھے۔ انھوں نے وفورِ مسرت سے بہ آوازِ بلند یہ خوشخبری سنانی شروع کردی۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں چپ کرادیا کہ مبادا مشرکین کو آپ کا پتہ چل جائے۔ ((یہ ایک حدیث کا اقتباس ہے جسے حاکم نے روایت کیا ہے۔ انھوں نے اسے صحیح قرار دیا اور ذہبی نے ان کے اس حکم کو برقرار رکھا ہے۔ ابو نعیم نے بھی اسے ابن اسحاق کی روایت سے بسند حسن و متصل نقل کیا ہے، دیکھیے: المستدرك للحاکم: 3/201، ودلائل النبوۃ: 2/482.))

اچانک کعب کی نظر
لاشوں کے نیچے پڑی
کعب نے کہا
میں رسول اللّٰہَ کے
بَکْتَر / خُود ,ہیلمٹ
(HELMET)
کے نیچے سے چمکتی
ہوئی رسول اللّٰہَ کی
آنکھوں کو پہچان گیا

اور میں نے اپنی تیز
آواز میں مسلمانوں کو
پکارا کہ
حوصلہ رکھو، یہ زندہ
ہیں ، یہ خدا کے رسول
ہیں
لیکن رسول اللّٰہَ نے
اپنے منہ پر

انگلی رکھ کر خاموش
رہنے کا اشارہ کیا
رسول اللّٰہؐ ڈر رہے
تھے کہ
کہیں کُفّار سُن نہ جائیں
کہ میں زندہ ہوں
اور کُفّار آ کر قتل نہ کر
دیں

جس صحابی کو سب
سے پہلے رسول اللہ
ﷺ کے زندہ ہونے
کا پتہ چلا وہ
حضرت کعب بن
مالک رضی اللہ عنہ
تھے

انھوں نے وفورِ
مسرت سے بہ آوازِ
بلند یہ خوشخبری
سنانی شروع کردی۔
رسول اللہ □ نے
انھیں چپ کرادیا کہ
مبادا مشرکین کو آپ
کا پتہ چل جائے

رسول اللّٰہؑ
جب بھاگ کر پہاڑی
پر چڑھنا چاہ رہے
تھے تو
لوہے کی دو، دو زِرَہ
پہننے کی وجہ سے
پہاڑی پر چڑھ نہیں پا
رہے تھے

زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ دو زرہیں پہنے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ ایک چٹان پر چڑھنے لگے، لیکن چڑھ نہ سکے تو آپ ﷺ نے اپنے نیچے طلحہ رضی اللہ عنہ کو بٹھا لیا اور اوپر چڑھنے لگے، یہاں تک کہ چٹان پرسیدھے کھڑے ہوگئے۔ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: طلحہ نے اپنے لیے (جنت) واجب کرلی۔

حَسَنْ - اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

شرح

نبی ﷺ نے غزوۂ احد کے دن دشمنوں کے نیزوں اور تیروں سے بچنے کے لیے لوہے سے بنی دو قمیصیں پہن رکھی تھیں۔ آپ ﷺ ایک چٹان کی طرف جانے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ اس پر چڑھنا چاہتے تھے، لیکن نہیں پا رہے تھے۔ اس پر طلحہ رضی اللہ عنہ آکر نبی ﷺ کے نیچے بیٹھ گئے۔ نبی ﷺ ان پر سوار ہو کر چٹان پر چڑھ گئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: "طلحہ نے واجب کر لی۔" یعنی طلحہ نے اپنے اس عمل کی وجہ سے یا غزوۂ احد میں انھوں نے جو کچھ کیا، اس کی وجہ سے اپنے لیے جنت واجب کر لی اور اپنے عمل کی وجہ سے اس کے حق دار ہو گئے۔

سيرة رسول الله / سيرت ابن اسحاق انگريزى صفحه

380-381-382-383

While the apostle was in the glen with a number of his companions suddenly a troop of Quraysh came up the mountain (605). The apostle said, 'O God, it is not fitting that they should be above us,' so 'Umar

[1] Reading *asratuhu* for *usratuhu* (so Dr. Arafat)

[2] According to some commentators this is the name of a well at Uḥud. The word itself can mean a stone trough beside a well

and a number of emigrants fought until they drove them down the mountain.

The apostle made for a rock on the mountain to climb it. He had become heavy by reason of his age, and moreover he had put on two coats of mail, so when he tried to get up he could not do so. Ṭalḥa b. 'Ubaydullah 577
squatted beneath him and lifted him up until he settled comfortably upon it.

Yaḥyā b. 'Abbād b. 'Abdullah b. al-Zubayr from his father from 'Abdullah b. al-Zubayr from al-Zubayr said: 'That day I heard the apostle saying "Ṭalḥa earned paradise when he did what he did for the apostle (606)."'

The army had fled away from the apostle until some of them went as far

jirūn and Anṣār who were dejected. He said, 'What makes you sit there?' They said, 'The apostle has been killed.' He answered, 'Then what will you do with life henceforth? Get up and die in the way that the apostle has died.' Then he went towards the enemy and fought until he was slain. Anas b. Mālik was named after him.

Ḥumayd al-Ṭawīl told me from Anas, 'We found seventy cuts (T. and thrusts) in Anas b. al-Naḍr that day and no one recognized him except his sister, who knew him by the tips of his fingers (601).'

The first man to recognize the apostle after the rout when men were saying 'The apostle has been killed' was Ka'b b. Mālik, according to what al-Zuhrī told me. Ka'b said, 'I recognized his eyes gleaming from beneath his helmet, and I called out at the top of my voice "Take heart, you Muslims, this is the apostle of God," but the apostle signed to me to be silent.' When the Muslims recognized the apostle they took him up towards the

571 Ḥassān also said about 'Amra and her raising the standard:

When 'Aḍal were driven to us
They were like fawns of Shirk[1]
With strongly marked eyebrows.
We attacked them thrusting, slaying, chastising,
Driving them before us with blows on every side.
Had not the Ḥārithite woman seized their standard
They would have been sold in the markets like chattels.

The Muslims were put to flight and the enemy slew many of them. It was a day of trial and testing in which God honoured several with martyrdom, until the enemy got at the apostle who was hit with a stone so that he fell on his side and one of his teeth was smashed, his face scored, and his lip injured. The man who wounded him was 'Utba b. Abū Waqqāṣ.

Ḥumayd al-Ṭawīl told me from Anas b. Mālik: The prophet's incisor was broken on the day of Uḥud and his face was scored. The blood began to run down his face and he began to wipe it away, saying the while, 'How can a people prosper who have stained their prophet's face with blood while he summoned them to their Lord?' So God revealed concerning that: 'It is not your affair whether He relents towards them or punishes them, for they are wrongdoers'[2] (598).

572 Ḥassān b. Thābit said of 'Utba:

When God recompenses a people for their deeds
And the Raḥmān punishes them[3]
May my Lord disgrace you, 'Utayba b. Mālik,
And bring you a deadly punishment before you die.
You stretched out your hand with evil intent against the prophet,
You blooded his mouth. May your hand be cut off!
Did you forget God and the place you will go to
When the final misfortune overtakes you! (599).

According to what al-Ḥuṣayn b. 'Abdu'l-Raḥmān b. 'Amr b. Sa'd b. Mu'ādh told me on the authority of Maḥmūd b. 'Amr, when the enemy hemmed him in, the apostle said: 'Who will sell his life for us?' and Ziyād b. al-Sakan with five of the Anṣār arose. (Others say it was 'Umāra b. Yazīd b. al-Sakan.) They fought in defence of the apostle man after man, all being killed until only Ziyād (or 'Umāra) was left fighting until he was disabled. At that point a number of the Muslims returned and drove the
573 enemy away from him. The apostle ordered them to bring him to him and made his foot a support for his head and he died with his face on the apostle's foot (600).

[1] A.Dh. gives the forms Shurk and Shirk. Yāqūt gives Shark as the name of a place in the Hijaz and Shirk as the name of a waterhole on the other side of the mountain of al-Qunān in Asad territory 'Adal is a tribe of Khuzayma

[2] Sūra 3. 123

[3] Reading *waḍarrahum* with C.

answered, 'He said to me in Mecca that he would kill me, and, by God, if he had spat on me he would have killed me.' The enemy of God died in Sarif as they were taking him back to Mecca.

In reference to that Ḥassān b. Thābit said:

Ubayy showed the disbelief inherited from his father
The day the apostle met him in battle.
You came to him carrying a mouldering bone
And threatened him, ignorant of his office.
Banu'l-Najjār killed Umayya from among you
When he called on 'Aqīl for help.
Rabī'a's two sons perished when they obeyed Abū Jahl
Their mother became childless.
Ḥārith escaped when we were busy taking prisoners.
To capture him was not worth while (604).[1]

576 Hassān b. Thābit also said:

Who will give a message from me to Ubayy?
You have been cast into the nethermost hell;
Long have you pursued error,
Sworn vows that you would win.
Long have you indulged in such hopes,
But unbelief leads to disappointment.
A thrust from an angry warrior found you
One of a noble house, no miscreant.
Who surpasses all other creatures
When misfortunes befall.

When the apostle reached the mouth of the glen 'Alī came out and filled his shield with water from al-Mihrās[2] and brought it to the apostle, who refused to drink it because its evil smell repelled him. However, he used the water to wash the blood from his face and as he poured it over his head he said: 'The wrath of God is fierce against him who blooded the face of His prophet.'

Ṣāliḥ b. Kaysān told me from an informant who got it from Sa'd b. Abū Waqqāṣ that the latter used to say: 'I was never more eager to kill anyone than I was to kill 'Utba b. Abū Waqqāṣ; he was, as I know, of evil character and hated among his people. It was enough for me (to hate him) that the apostle should say, "The wrath of God is fierce against him who blooded the face of His prophet".'

While the apostle was in the glen with a number of his companions suddenly a troop of Quraysh came up the mountain (605). The apostle said, 'O God, it is not fitting that they should be above us,' so 'Umar

[1] Reading *asratuhu* for *usratuhu* (so Dr. Arafat)

[2] According to some commentators this is the name of a well at Uḥud. The word itself can mean a stone trough beside a well

and a number of emigrants fought until they drove them down the mountain.

The apostle made for a rock on the mountain to climb it. He had become heavy by reason of his age, and moreover he had put on two coats of mail, so when he tried to get up he could not do so. Ṭalḥa b. 'Ubaydullah 577
squatted beneath him and lifted him up until he settled comfortably upon it.

Yaḥyā b. 'Abbād b. 'Abdullah b. al-Zubayr from his father from 'Abdullah b. al-Zubayr from al-Zubayr said: 'That day I heard the apostle saying "Ṭalḥa earned paradise when he did what he did for the apostle (606)."'

The army had fled away from the apostle until some of them went as far as al-Munaqqā near al-A'waṣ.[1] 'Āṣim b. 'Umar b. Qatāda from Maḥmūd b. Labīd told me that when the apostle went out to Uḥud Ḥusayl b. Jābir, who was al-Yamān Abū Ḥudhayfa b. al-Yamān, and Thābit b. Waqsh were sent up into the forts with the women and children. They were both old men and one said to the other, 'What are you waiting for, confound you? Neither of us will live much longer.[2] We are certain to die today or tomorrow, so let us take our swords and join the apostle. Perhaps God will grant us martyrdom with him.' So they took their swords and sallied out until they mingled with the army. No one knew anything about them. Thābit was killed by the polytheists and Ḥusayl by the swords of the Muslims, who killed him without recognizing him. Ḥudhayfa said, 'It is my father.' They said, 'By God, we did not know him,' and they spoke the truth. Ḥudhayfa said, 'May God forgive you, for He is most compassionate.' The apostle wanted to pay his blood-money, but Ḥudhayfa gave it as alms to the Muslims and that increased his favour with the apostle.

'Āṣim also told me that a man called Ḥāṭib b. Umayya b. Rāfi', who had 578
a son called Yazīd, was grievously wounded at Uḥud and was brought to his people's settlement at the point of death. His kinsmen gathered round and the men and women began to say to him, 'Good news of the garden (of paradise), O son of Ḥātib.' Now Ḥātib was an old man who had lived long in the heathen period and his hypocrisy appeared then, for he said, 'What good news do you give him? Of a garden of rue?[3] By God, you have robbed this man of his life by your deception (and brought great sorrow on me.' Ṭab.).

'Āṣim told me: "There was a man among us, a stranger of unknown origin called Quzmān. The apostle used to say when he was mentioned, "He belongs to the people of hell." On the day of Uḥud he fought fiercely and killed seven or eight polytheists single-handed, he being a stout warrior. He was disabled by wounds and carried to the quarter of B. Ẓafar. The Muslims began to say to him, "You have done gallantly, Quzmān, be of good cheer!" "Why should I," he said, "I only fought for the honour of my people; but for that I should not have fought." And when

[1] A place near Medina.
[2] Only as long as a donkey's drink
[3] The dead were buried with rue at their feet at this time. See Wāqidi, B.M. MS. A. 20737, fol. 63*a*.


Llanta, dibº y litº

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور صفوان بن معطل کے
سیکس اسکینڈل میں بھی
یہی افسانہ لایا گیا تھا کہ صفوان بن معطل کا اعضاء تناسل ہی نہیں ہے

خود حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا
چشم دید بیان ہے
قدیم بخاری شریف
عربی حدیث نمبر
4141
امام قسطلانی شارح
صحیح بخاری فرماتے
ہیں کہ

یہ بات پایہ تحقیق
کو پہنچ گئی ہے کہ
حضرت صفوان
رضی اللہ عنہ نامرد
تھے
حضرت عائشہ اور
صفوان کے

سیکس اسکینڈل
کے تین چشم دید
گواہ تھے
رسول اللّٰہؐ اپنی
دونوں کم عمر
بیبیوں کو
طلاق دے کر

دوسروں کے پاس
جانے نہیں دینا
چاہتے تھے
لہٰذا رسول اللّٰہؐ نے
قرآن میں زِنا میں
چار گواہوں کی
شرط لکھوا دی

اگر حضرت عائشہ
اور صفوان کے
سیکس اسکینڈل
میں پانچ چشم دید
گواہ ہوتے تو
رسول اللّٰہ قرآن
میں

چھ گواہوں کی
شرط لکھوا دیتے
رسول اللّٰہ کے
پچاس سال کی
عمر کے بعد
مدنی زندگی میں
رسول اللّٰہ نے

66 عورتوں سے
سیکس کیا
قدیم اسلامی کُتب
رسول اللّٰہَ کے
مدنی حرمِ شریف
میں سب سے
زیادہ عمر 33

سال کی "بڑھیا"
سودہ بنت زمعہ
سے لیکر 9 سالہ
کمسن عائشہ
سمیت ہر عمر اور
ہر رنگ کی امہات
المومنین اور کنیزیں
تھیں

20 - رسول اللّٰہ کا قتل

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے زَہر دے کر کیا تھا

اردو ترجمہ

حیات القلوب

در بیان امامت

مؤلفہ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مترجم

مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزاپوری

ناشر

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی، اندرون موچی دروازہ

لاہور

علامه محمد باقر مجلسی

تاریخ پیامبران

تاریخ پیامبر اسلام

امام شناسی



حیوة القلوب

تحقیق
سید علی امامیان

۱ آدم - موسی

۲ حزقیل - عیسی

۳ مکه

۴ مدینه

۵

انتشارات سرور

رسول اللّٰہ کے قتل کی پلاننگ

حضرت ابو بکر صدیق ،حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چاروں نے اتفاق کیا کہ

رسوّل اللّٰہَ کو زَہر دے کر قتل کر دیا جائے

اِس سے پہلے

کہ......................

......

قدیم اسلامی کُتب عربی

حیات القلوب، جلد دوم،

صفحہ نمبر 899 ،سطر

14 سے 24

ماریہؓ سے خلوت کی تھی ؛ اور حفصہؓ کو معلوم ہوگیا تھا۔ حضرتؐ نے حفصہؓ سے فرمایا تھا کہ عائشہؓ سے مت کہنا کیونکہ میں نے ماریہؓ کو اپنے اوپر حرام کر لیاہے۔ لیکن اُنہوں نے فوراً ہی عائشہ کو خبر دے دی اور کہا یہ بات کسی سے مت کہنا۔ اُس وقت خدا نے یہ آیتیں نازل فرمائیں :۔ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ حَدِیْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِہٖ وَاَظْھَرَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ عَرَّفَ بَعْضَہٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَھَا بِہٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَکَ ھٰذَا قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ o (آیت ۳ سورۃ تحریم پ ۲۸) اے ایمان والو! وُہ وقت یاد کرو جبکہ پیغمبرؐ نے اپنی ایک بیوی سے ایک راز کی بات کہی (یعنی ماریہؓ کو حرام کرنے کے لیئے یا شہد، یا ابوبکرؓ و عمرؓ کی حکومت کے بارے میں جیسا کہ اس کے بارے میں مذکور ہوگا) تو جب حفصہ نے عائشہ کو اُس راز سے آگاہ کر دیا تو خدا نے اپنے پیغمبرؐ کو مطلع کر دیا اور افشا کرنے والی کو بہچنوادیا۔ اور پیغمبرؐ نے حفصہؓ کو وُہ باتیں کچھ بتادیں اور کہہ دیا کہ تم نے خیانت کی ہے اور کچھ باتیں نہیں بتائیں اور مروت کے سبب سے اُن کے مُنہ پر نہیں کہیں تو حفصہ نے پُوچھا آپ سے یہ حال کس نے کہا کہ میں نے آپ کا راز فاش کر دیا حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھے خدائے علیم وخبیر نے مطلع فرمایا۔

علی بن ابراہیم اور عیاشی نے روایت کی ہے کہ جب حفصہؓ کو ماریہؓ کے بارے میں اطلاع ہوئی اور وُہ حضرتؐ پر غضبناک ہوئیں حضرتؐ نے فرمایا کہ اچھا درگزر کرو میں نے تمہاری خاطر سے ماریہؓ کو اپنے لیئے حرام قرار دے لیا اور تم سے ایک راز کہتا ہوں اگر تم نے کسی سے کہہ دیا تو تم پر خدا کی لعنت ہوگی اور فرشتوں کا قہر و عتاب اور تمام دُنیا کے لوگوں کی طعن۔ حفصہؓ نے کہا ایسا ہی ہوگا فرمایئے وُہ راز کیا ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا وُہ راز یہ ہے کہ ابو بکر میرے بعد ظلم و جور کے ساتھ خلیفہ ہوں گے ان کے بعد تمہارے باپ خلیفہ ہوں گے حفصہؓ نے کہا آپ کو کس نے خبر دی ہے حضرتؐ نے فرمایا خدا نے مجھے مطلع فرمایا ہے۔ حفصہ نے اُسی روز عائشہؓ سے یہ راز کہہ دیا۔ اور عائشہ نے اپنے باپ ابوبکرؓ سے بیان کیا۔ ابوبکرؓ عمرؓ کے پاس آئے اور کہا کہ عائشہ نے حفصہ سے بات سُنی ہے لیکن مجھے اس کی بات پر اعتماد نہیں ہے تم خود حفصہ سے پُوچھو کہ یہ خبر صحیح ہے یا نہیں۔ حضرت عمرؓ حفصہ کے پاس آئے اور پُوچھا یہ خبر کیسی ہے جو عائشہ نے تمہارے حوالہ سے بیان کی ہے حفصہؓ نے پہلے تو انکار کیا کہ میں نے عائشہؓ سے کوئی ایسی بات نہیں کہی ہے۔ عمر نے کہا اگر یہ خبر سچّی ہے تو مجھ سے مت چھپاؤ تاکہ ہم پہلے سے اس کے لیئے تدبیریں کریں۔ حفصہؓ نے جب یہ سُنا تو کہا ہاں آنحضرتؐ نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ پھر وُہ دونوں عورتیں اور دونوں مردوں نے آپس میں اتفاق کیا کہ آنحضرتؐ کو زہر سے شہید کر دیا جائے اُس وقت جبریلؑ نازل ہوئے اور یہ آیتیں لائے۔ اور وُہ راز جو خدا نے کہا ہے یہی راز ہے اور اس کے علاوہ خدا نے جو کچھ اپنے پیغمبرؐ کو آگاہ فرمایا اس راز کا افشا کرنا اور آنحضرتؐ کے قتل کا ارادہ تھا جس پر وُہ لوگ عازم ہوتے تھے۔ اور خدا نے یہ جو فرمایا کہ حضرتؐ نے بعض کا اظہار فرمایا اور بعض کو چھوڑ دیا اور ظاہر نہ کیا اس سے مُراد یہ ہے کہ حضرتؐ نے حفصہؓ سے فرمایا کہ کیوں تم نے اس راز کو افشا کیا اور تم کو خدا و رسولؐ اور فرشتوں کی لعنت کا خوف نہ ہوا۔ اور ان لوگوں نے جو حضرتؐ کے قتل کا ارادہ کیا تھا اور خدا نے آنحضرتؐ کو ان کے اس ارادہ سے آگاہ فرما دیا تھا حضرتؐ نے اُس کا اظہار نہ کیا۔ تو خدا نے عائشہؓ و حفصہؓ پر عتاب ظاہر کرنے اور حجت تمام کرنے کے لیئے

رسول اللّٰہ کا قتل

اُم المومنین حضرت

عائشہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا اور

حضرت حفصہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نے زَہر دے کر قتل

کیا

قدیم اسلامی کُتب عربی حیات القلوب، جلد دوم، صفحہ نمبر 1026، سطر نمبر 13

دین کو تمہارے لیئے کامل کر دیا اور تمہارے لیئے راہِ نجات واضح کر دی اور کسی جاہل کے لیئے کوئی حجت نہیں چھوڑ دی
لہٰذا جو شخص نادان ہو یا نادانی کا اظہار کرے یا تمہارے حق کا انکار کرے یا فراموش کرے یا فراموشی ظاہر کرے،
تو اُس کا حساب خدا پر ہے اور خدا تمہاری حاجتیں پُوری کرنے والا ہے۔ مَیں تم کو خدا کے سپُرد کرتا ہوں تم پر
سلامتی ہو۔ راوی نے اُن حضرتؑ سے پُوچھا کہ یہ تعزیت کِس کی طرف سے تھی۔ حضرتؑ نے فرمایا خدا کی جانب سے ہے۔

آنحضرتؐ کو آخری وقت میں زہر دیا جانا جس سے آپ کی شہادت واقع ہوئی۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہُوا ہے کہ آنحضرتؐ شہادت کے رُتبہ کے ساتھ دُنیا سے تشریف لے گئے جیسا کہ
صفار نے بسندِ معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ روزِ خیبر دستِ بُزغالہ میں حضرتؐ کو زہر دیا گیا۔ جب
حضرتؐ نے اُس میں سے ایک لقمہ تناول فرمایا وُہ گوشت گویا ہُوا اور کہا یا رسُولؐ اللہ مجھ میں زہر ملایا گیا ہے
اسی لیئے آنحضرتؐ اپنے مرض موت میں فرمایا کرتے تھے کہ آج اُس لقمہ نے میری پُشت توڑ دی جس کو مَیں نے خیبر
میں کھایا تھا۔ اور کوئی پیغمبر اور وصیٔ پیغمبر ایسا نہیں جو بغیر شہادت کے دُنیا سے رُخصت ہُوا ہو۔ اور دُوسری معتبر
روایت میں فرمایا کہ زنِ یہودیہ نے حضرتؐ کو گوسفند کے شانہ میں زہر ملا کر کھلایا تھا۔ جب حضرتؐ نے اُس میں سے
کچھ تناول فرمایا تو اُس شانہ نے کہا کہ مجھ میں زہر ملایا گیا ہے۔ یہ سُنکر حضرتؐ نے اُس لقمہ کو پھینک دیا۔ اور ہمیشہ
وُہ زہر حضرتؐ کے جسمِ اقدس میں اثر کرتا رہا یہاں تک کہ اُسی کے اثر سے آپؐ کی وفات واقع ہوئی۔ اور عیاشی
نے بسندِ معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ عائشہؓ و حفصہؓ نے اُن حضرتؐ کو زہر سے شہید کیا۔ لہٰذا
ہو سکتا ہے کہ دونوں زہر آپ کی شہادت کا باعث ہُوا ہو۔ [1]

خلفائے ثلاثہ کی جناب رسُولِ خدا کے جنازہ سے غیر حاضری۔

شیخ مفید، شیخ طوسی، شیخ طبرسی اور تمام محدثین خاصہ و عامہ نے روایت کی ہے کہ جب آنحضرتؐ
نے دُنیا سے رحلت کی مہاجرین و انصار کے سربرآوردہ لوگ مثل ابوبکر و عمر و عبدالرحمٰن بن عوف وغیرہ آنحضرتؐ کے
اہلبیت کو اُسی غم و مصیبت میں چھوڑ کر سقیفہ بنی ساعدہ میں چلے گئے اور خلافت حاصل کرنے کی کوشش میں مشغول
ہو گئے نہ اہلبیتؑ کو تعزیّت دی نہ تسلّی و دلاسا دیا اور نہ آنحضرتؐ کی تجہیز و تکفین کی جانب متوجہ ہوئے۔ اسی
سبب سے اُن میں سے بہت لوگوں کو آنحضرتؐ کی نمازِ جنازہ میں شریک ہونے کا شرف حاصل نہ ہُوا۔ جنابِ امیرؑ نے
بریدہ کو اُن لوگوں کے پاس بھیجا کہ حضرتؐ کی نمازِ جنازہ میں حاضر ہوں مگر وُہ لوگ نہ آئے جب تک کہ اپنی بیعت لوگوں سے نہ

---

[1] جیسا کہ اہلسنّت کی سب سے معتبر کتاب صحیح بخاری میں درج ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مرض کی حالت میں ہم نے
رسُولؐ اللہ صلعم کے مُنہ میں دوا ڈالی آپ نے اشارہ سے فرمایا کہ میرے مُنہ میں دوا نہ ڈالو ہم سمجھے کہ مریض دوا سے نفرت
کرتا ہے، اسی لیئے حضورؐ نے یہ فرمایا ہے جب آپ کو ہوش آیا تو فرمایا کیا مَیں نے تم کو مُنہ میں دوا ڈالنے سے منع نہیں
کیا تھا۔ ہم نے عرض کیا کہ ہم یہ سمجھے کہ مریض دوا سے نفرت کرتا ہے۔ اسی طرح آپ نے بھی ممانعت فرمائی۔ فرمایا سوا
عباسؓ کے گھر میں ہر شخص کے مُنہ میں میرے سامنے دوا ڈالی جائے عباسؓ کے مُنہ میں نہ ڈالی جائے کیونکہ وُہ تمہارے
پاس موجود نہ تھا۔ ترجمہ بخاری شریف پ ۱۸ حدیث ۱۹۷۳ مطبوعہ حمیدیہ پریس دہلی ص ۱۸۹۔ لہٰذا یہ قیاس یقین کے
درجہ تک پہنچتا ہے کہ آنحضرتؐ کے آخری مرض میں آپ کو زہر ضرور دیا گیا جس سے آپ کی شہادت واقع ہوئی۔ ۱۲
مترجم۔

ہو سکتا ہے کہ
رسول اللّٰہ غزوۂ
اُحد سے پہلے
ہُوے معاہدے سے
پَلٹ گئے ہوں
اور کسی دباؤ میں
آکر

حضرت علی
رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو
خلیفہ نامزد کرنے
کا فیصلہ کر لیا ہو
اور یہ بات کسی
طرح

حضرت ابو بکر
صدیق اور
حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو پتہ چل
گئی ہو

الجامع المسند الصحيح المختصر
من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه
الشهير بـ

صحيح البخاري

للإمام الحافظ الحجة أمير المؤمنين في الحديث أبي عبد الله محمد بن إسماعيل
ابن إبراهيم الجعفي البخاري رحمه الله تعالى
١٩٤ - ٢٥٦ هـ

مع التعليقات الحافلة الماتعة

حاشية السهارنفوري
للعلامة المحدث أحمد علي السهارنفوري رحمه الله تعالى
١٢٢٥ - ١٢٩٧ هـ

حاشية السندي
للعلامة أبي الحسن محمد بن عبد الهادي السندي رحمه الله تعالى
ت ١١٣٩ هـ

الأبحاث المتعلقة بتراجم الأبواب المقتبسة من

الأبواب والتراجم
لشيخ الحديث العلامة محمد زكريا الكاندهلوي دفين البقيع رحمه الله تعالى
١٣١٥ - ١٤٠٢ هـ

طبعة جديدة ملونة



احادیث: 1 — 1236
کتاب بدء الوحی — کتاب السهو

صحیح بخاری (اُردو)

1

تالیف
امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری

ترجمہ و فوائد
فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد

صحیح بخاری

تخریج شدہ جدید ایڈیشن

آخری وقت میں
رسول اللّٰہؐ نے اُم المومنین
حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کے ہاتھ سے دوا
بھی پینے سے انکار کر دیا
تھا

ہو سکتا ہے کہ
رسول اللّٰہؐ کو حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
پر شَق ہو گیا ہو کہ

اُم المومنین حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا
رسول اللّٰہ کو دھوکے سے
زَہر دے کر قتل کرنا چاہتی
ہیں
اسلامی کُتب بخاری شریف
جلد چھ، صفحہ نمبر 57
حدیث نمبر 4458 اور
4459

(۴۴۵۸) ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا' کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا عبداللہ بن ابی شیبہ کی حدیث کی طرح' لیکن انہوں نے اپنی اس روایت میں یہ اضافہ کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض میں ہم آپ کے منہ میں دوا دینے لگے تو آپ نے اشارہ سے دوا دینے سے منع کیا۔ ہم نے سمجھا کہ مریض کو دوا پینے سے (بعض اوقات) جو ناگواری ہوتی ہے یہ بھی اسی کا نتیجہ ہے (اس لیے ہم نے اصرار کیا) تو آپ نے فرمایا کہ گھر میں جتنے آدمی ہیں سب کے منہ میں میرے سامنے دوا ڈالی جائے۔ صرف عباس رضی اللہ عنہ اس سے الگ ہیں کہ وہ تمہارے ساتھ اس کام میں شریک نہیں تھے۔ اس کی روایت ابن ابی الزناد نے بھی کی' ان سے ہشام نے' ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

(۴۴۵۹) ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا' کہا ہم کو ازہر بن سعد سمان نے خبر دی' کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے خبر دی' انہیں ابراہیم نخعی نے اور ان سے اسود بن یزید نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے اس کا ذکر آیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوئی (خاص) وصیت کی تھی؟ تو انہوں نے بتلایا یہ کون کہتا ہے' میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھی' آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے' آپ نے طشت منگوایا' پھر آپ ایک طرف جھک گئے اور آپ کی وفات ہو گئی۔ اس وقت مجھے بھی کچھ معلوم

الله بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنُ عُتْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَبَّلَ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ مَوْتِهِ. [طرفه في : ٥٧٠٩].

[راجع: ١٢٤١، ١٢٤٢]

کیا' کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا' ان سے سفیان بن عیینہ نے' ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے' ان سے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو بوسہ دیا تھا۔

٤٤٥٨ - حدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا يَحْيَى، وَزَادَ قَالَتْ عَائِشَةُ : لَدَدْنَاهُ فِي مَرَضِهِ، فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ ((لاَ تَلُدُّونِي)) فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: ((أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي)) قُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَقَالَ : ((لاَ يَبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلاَّ لُدَّ)) وَأَنَا أَنْظُرُ إِلاَّ الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[أطرافه في: ٥٧١٢، ٦٨٦٦، ٦٨٩٧].

(۴۴۵۸) ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا' کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا عبداللہ بن ابی شیبہ کی حدیث کی طرح' لیکن انہوں نے اپنی اس روایت میں یہ اضافہ کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آنحضرت ﷺ کے مرض میں ہم آپ کے منہ میں دوا دینے لگے تو آپ نے اشارہ سے دوا دینے سے منع کیا۔ ہم نے سمجھا کہ مریض کو دوا پینے سے (بعض اوقات) جو ناگواری ہوتی ہے یہ بھی اسی کا نتیجہ ہے (اس لیے ہم نے اصرار کیا) تو آپ نے فرمایا کہ گھر میں جتنے آدمی ہیں سب کے منہ میں میرے سامنے دوا ڈالی جائے۔ صرف عباس رضی اللہ عنہ اس سے الگ ہیں کہ وہ تمہارے ساتھ اس کام میں شریک نہیں تھے۔ اس کی روایت ابن ابی الزناد نے بھی کی' ان سے ہشام نے' ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے۔

٤٤٥٩ - حدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَتْ : مَنْ قَالَهُ؟ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَإِنِّي لَمُسْنِدَتُهُ إِلَى صَدْرِي فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَانْخَنَثَ فَمَاتَ فَمَا شَعَرْتُ فَكَيْفَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ.

(۴۴۵۹) ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا' کہا ہم کو ازہر بن سعد سمان نے خبر دی' کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے خبر دی' انہیں ابراہیم نخعی نے اور ان سے اسود بن یزید نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے اس کا ذکر آیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوئی (خاص) وصیت کی تھی؟ تو انہوں نے بتلایا یہ کون کہتا ہے' میں خود نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھی' آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے' آپ نے طشت منگوایا' پھر آپ ایک طرف جھک گئے اور آپ کی وفات ہو گئی۔ اس وقت مجھے بھی کچھ معلوم

رسول اللّٰہؐ کے انتقال
کے بعد کے حالات
کو
طبری نے بہت
مختصر سا نظارہ
پیش کیا ہے
جبکہ حقیقت اُس
سے بہت مختلف ہے

تاریخ طبری جلد دوم حصّہ اوّل صفحہ 405 پر درج ہے کہ

تاریخ الامم والملوک

تاریخ طبری

عبادت کرتے تھے وہ سن لیں کہ محمدؐ مر گئے اور جو اللہ کی عبادت کرتے تھے ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ زندہ جاوید ہے جو کبھی نہیں مرے گا۔ اس کے بعد ابوبکرؓ نے یہ پوری آیت تلاوت کی و ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل. ''محمدؐ بھی ایک رسول ہیں۔ بے شک ان سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں''۔ اس تقریر کا یہ اثر ہوا کہ گویا وہ اس آیت کے نزول سے آج ابوبکرؓ کے تلاوت کرنے سے قبل واقف ہی نہ تھے اور اسی دن سے لوگوں نے اس آیت کو ابوبکرؓ سے سن کر دیا کرلیا۔ خود عمرؓ نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے تلاوت کرنے سے قبل میں اس آیت سے واقف نہ تھا مگر اس کو سن کر میری جان نکل گئی میں گر پڑا مجھ سے اٹھا نہیں گیا اور اب مجھے معلوم ہوا کہ واقعی رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی۔

سقیفہ بنوساعدہ میں انصار کا اجتماع:

ابراہیم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت ابوبکرؓ مدینہ میں نہ تھے آپ کی وفات کے تین دن بعد آئے ان کی عدم موجودگی میں اور کسی کو آپ کا منہ کھولنے کی جرأت نہیں ہوئی یہاں تک کہ آپؐ کے پیٹ کا رنگ متغیر ہوگیا تھا۔

ابراہیم سے مروی
ہے کہ
رسول اللہ □ کی
وفات کے وقت
ابوبکر مدینہ میں
نہ تھے آپ کی
وفات کے تین دن
بعد آئے

ان کی عدم
موجودگی میں اور
کسی کو آپ کا منہ
کھولنے کی جرات
نہیں ہوئی
یہاں تک کہ آپ کے
پیٹ کا رنگ متغیر
ہو گیا تھا

چودہ سو سال پہلے
عرب میں
بہت گرمی پڑتی تھی
پچاس سال پہلے
تک

سعودی عرب میں
بے انتہا گرمی پڑتی
تھی

قدیم حاجیوں کی تصاویریں گواہ ہیں

آج کا موسم

سائنس اور سائنس دانوں کا تبدیل کیا ہوا ہے

رسول اللّٰہَ کے انتقال
کے بعد
رسول اللّٰہَ کو دفن
کرنے کے لئے (ہاتھ
لگانے کے لئے)
کوئی تیار نہیں تھا
تین دن تک رسول
اللّٰہَ کی لاش سڑتی
رہی

پوری لاش پھول گئی تھی
لاش میں بدبو کی وجہ سے
مدینے کے لوگ پریشان ہو گئے تھے

تین دن بعد

حضرت ابو بکر اور
حضرت عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے
رسول اللّٰہَ کے بغل
میں ہی کچھ لوگوں
سے گڈّھا کروایا

کسی نے جنازے کو ہاتھ
نہیں لگایا
بڑے، بڑے بانس جیسی
لکڑی منگائی گئی
اُسی بانس جیسی لکڑی سے
رسول اللّٰہ کی لاش کو
گڈّھے میں گرا دیا گیا
اور دُور سے ہی
مِٹّی ڈالی گئ

21 - رسول اللّٰہؑ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت ابو بکر صدیق سے فراڈ کر کے حاصل کیا تھا

جبکہ حضرت عائشہ کی شادی مطعم بن عدی کے لڑکے

جبیر بن مطعم سے ہو چکی
تھی
جب رسول اللّٰہؐ نے
جبیر بن مطعم کی بیوی
حضرت عائشہ کو
فراڈ کر کے چھن لیا
تب جبیر بن مطعم ،رسول
اللّٰہؐ کو قتل کرنا چاہ رہا تھا

جیسے اپنے گود لئے بیٹے
زید بن حارثہ کی بیوی

زینب بنت جحش جن کا پہلے
نام بَرَّہ تھا کو
جن کے نام کو تبدیل کر کے
رسوّل اللّٰہَ نے زینب رکھ دیا
تھا

بخاری شریف، جلد

چہارم، صفحہ 153

حدیث نمبر 6192

٦١٩٢- حدثنا صدقة بن الفضل، أخبرنا محمد بن جعفر، عن شعبة، عن عطاء بن أبي ميمونة، عن أبي رافع، عن أبي هريرة أن زينب كان اسمها برة فقيل تزكي نفسها فسماها رسول الله ﷺ زينب.

(۶۱۹۲) ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی' انہوں شعبہ نے' انہیں عطاء بن ابی میمونہ نے' انہیں ابو رافع نے اور انہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا کا نام "برہ" تھا' کہا جانے لگا کہ وہ اپنی پاکی ظاہر کرتی ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کا نام زینب رکھا۔

جب زینب کا نیم برہنہ جسم دیکھنے کے بعد

زید بن حارثہ سے
فراڈ کر کے حاصل
کر لیا تھا کہ
زینب بنت جحش کا
نکاح اللّٰہ تعالیٰ
نے آسمان پر پڑھا
دیا ہے

سرور کونین صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مصروف گفتگو تھے کہ اچانک آپ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کے آثار نمودار ہوئے پھر جب وحی کھل گئی تو آپ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمانے لگے: ”کوئی ہے جو زینب (رضی اللہ عنہا) کے پاس جاکر انہیں بشارت دے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آسمان پر مجھ سے ان کا نکاح کرادیا ہے“۔

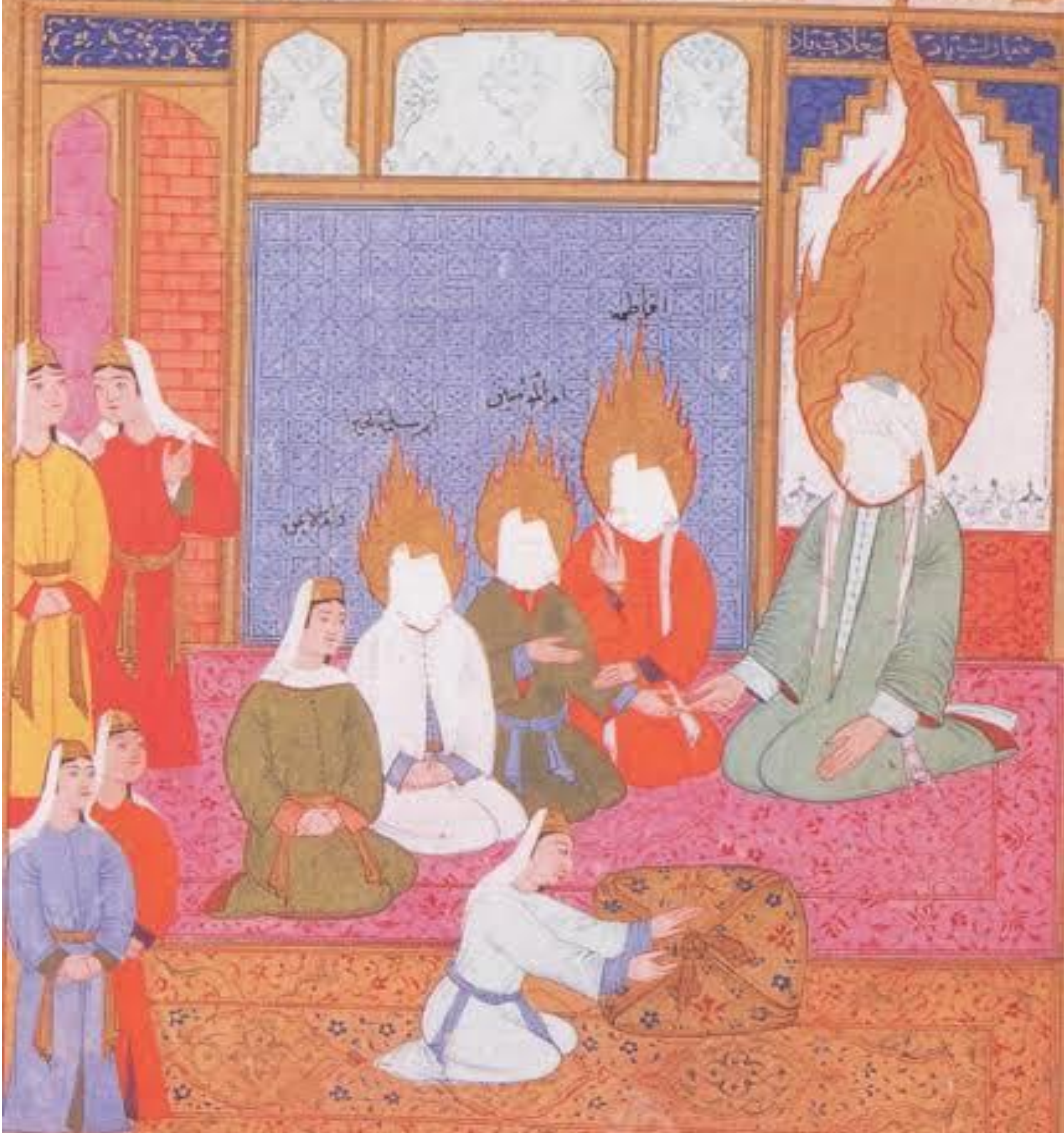
اُسی طرح
حضرت عائشہ سے
شادی کے لئے بھی
رسول اللّٰہؑ نے
زبردست فراڈ کیا اور
حضرت ابو بکر کو
بےوقوف بنایا اور
جھانسہ دیا کہ

حدیث

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام ایک سبز ریشم کے ٹکڑے پر ان کی تصویر لے کر

نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے
پاس آئے، اور
کہا: یہ آپ کی
بیوی ہیں، دنیا
اور آخرت دونوں
میں

ام المومنين ام سلمه الخيرا وقودلر و ام الايمن اوقودلر چون رسول عليه السلام



خدمتنده حاضر اولدیلر حضرت رسالت بیوردیکیم فاطمة الزهرانك

کیدوکی قماشی بوغجه‌سنی ایلرو کتوردلر اما او نورانلرك دماغ اوجماق

حدثنا عبد بن حميد، اخبرنا عبد الرزاق، عن عبد الله بن عمرو بن علقمة المكي، عن ابن ابي حسين، عن ابن ابي مليكة، عن عائشة، ان جبريل جاء بصورتها في خرقة حرير خضراء إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: " إن هذه زوجتك في الدنيا والآخرة ". قال ابو عيسى: هذا حديث حسن غريب، لا نعرفه إلا من حديث عبد الله بن عمرو بن علقمة، وقد روى عبد الرحمن بن مهدي هذا الحديث، عن عبد الله بن عمرو بن علقمة بهذا الإسناد مرسلا، ولم يذكر فيه عن عائشة، وقد روى ابو اسامة، عن هشام بن عروة، عن ابيه، عن عائشة، عن النبي صلى الله عليه وسلم شيئا من هذا.

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ

جبرائیل علیہ السلام ایک سبز ریشم کے ٹکڑے

پر ان کی تصویر لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم کے پاس آئے، اور کہا: یہ آپ کی بیوی ہیں،

دنیا اور آخرت دونوں میں ١ھ۔

بِشْرُ بنُ الوَلِيْدِ القَاضِي:
حَدَّثَنَا عُمَرُ بنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،
عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ
عَلِيِّ بنِ زَيْدٍ بنِ جُدْعَانَ، عَنْ
جَدَّتِهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ:

لَقَدْ أُعْطِيْتُ تِسْعاً مَا أُعْطِيَتْهَا امْرَأَةٌ بَعْدَ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ: لَقَدْ نَزَلَ جِبْرِيْلُ بِصُوْرَتِي فِي رَاحَتِهِ حَتَّى أَمَرَ رَسُوْلَ اللهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَنْ يَتَزَوَّجَنِي وَلَقَدْ تَزَوَّجَنِي بِكْراً وَمَا تَزَوَّجَ بِكْراً غَيْرِي وَلَقَدْ قُبِضَ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِي وَلَقَدْ قَبَرْتُهُ فِي بَيْتِي وَلَقَدْ حَفَّتِ الملاَئِكَةُ بِبَيْتِي وَإِنْ كَانَ الوَحْيُ لَيَنْزِلُ عَلَيْهِ وَإِنِّي

لَمَعَهُ فِي لِحَافِهِ ...(الكتاب: سير أعلام النبلاء،ج3 ص429 المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (المتوفى: 748هـ)،الناشر: دار الحديث- القاهرة،الطبعة: 1427هـ-2006م،عدد الأجزاء: 18)

حضرت ابو بکر
صدیق
رسول اللّٰہؑ کے
جھانسے میں آ گئے
اور
حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا کو
رسول اللّٰہؑ کے حوالے
کر دیا

22 - اسلام میں

لونڈیوں / باندیوں سے نکاح نہیں

اسلام میں غیر مسلموں کی ہی لونڈیاں اور بیویاں ہی لُوٹی جاتی تھیں مسلمانوں کی نہیں

رسول اللّٰہؐ اور صحابہ کرام کے حرم غیر مسلموں سے لُوٹیں ہوئیں لونڈیوں اور باندیوں سے بھرے رہتے تھے

اسلام میں لونڈیوں سے نکاح نہیں
عالمی شہرت یافتہ اسلامی اسکالر
ڈاکٹر اسرار احمد



ISLAM Me Lawndiyon / Bandiyon Se Nikah Nahi Hai-----Dr Israr Ahmed Pakis...

LINK

https://youtu.be/jSm2Py_b42M

صفیہ بنت حیی

قبیلہ بنو نضیر

کی یہودی

شہزادی

صفیہ بنت حیی

بن اخطب کی لُوٹ



یہودی عرب خاتون
تھیں
جو اپنے شوہر کنانہ ابن
الربیع کے ساتھ مدینہ
میں رہتی تھیں
صفیہ بنت حیی کی عمر
17 سال تھی
اُس وقت رسول اللّٰہَ کی
عمر 57 سال تھی



Pantheon

Visit

Safiyya bint Huyayy Biography -

صفیہ قبیلہ بنو نضیر کے سردار

حيي بن أخطب کی بیٹی تھیں

رسول اللّٰہَ نے بنو نضیر قبیلے پر قبضہ کر لیا

بنو نضیر کے تمام مردوں کو قتل کر دیا

اور عورتوں اور بچوں کو جنسی غلام بنا لیا

کنانہ بنو نادر کے خزانے کا انچارج تھا

اس لئے رسول اللّٰہَ کے
ساتھیوں نے اسے
یہ معلوم کرنے کے لئے
تشدد کا نشانہ بنایا کہ
خزانہ کہاں دفن ہے
کنانہ نے بتانے سے انکار
کیا تو
رسول اللّٰہَ کے صحابہ نے
اسے قتل کر دیا
صفیہ کے تمام مرد رشتہ
داروں

بشمول اس کے بھائی، شوہر
اور والد کو
رسول اللّٰہؐ کے ساتھیوں نے
خیبر کے محاصرے میں قتل
کر دیا تھا
صفیہ اس صورتحال سے
اس قدر پریشان تھی کہ
اس نے اپنے چہرے پر مٹی
ڈالی اور رو رہی تھی،اور
چیخ رہی تھی



اسے رسول اللّٰہَ کے
ساتھیوں میں سے ایک
دحیہ کو لُوٹے ہوئے مال
کے طور پر دیا گیا تھا
ایک اور صحابی رسول اللّٰہَ
کے پاس آیا اور بتایا کہ
صفیہ جوان، خوبصورت اور
قبیلے کے سردار کی بیٹی
ہے
رسول اللّٰہَ نے اسے دیکھ
سے

ساتھ غلاموں کے عوض
خریدا
رسول اللّٰہؐ نے اس سے
جنسی تعلق قائم کرنے کو
کہا

لیکن اس نے انکار کر دیا
صفیہ اُسی دن
اپنے والد، شوہر اور بہت
سے رشتہ داروں کے

قاتل کے ساتھ کیسے سیکس
کے لئے ہاں کرتی
وہ تو اپنے پورے خاندان
کے قتل پر ماتم کر رہی تھی

لیکن رسول اللّٰہؐ نے
ایک دن بھی اس
نوجوان لڑکی کو غم
کرنے کے لئے نہیں
دیا اور

اپنی جنسی خواہشات پر قابو نہیں پاسکے

رسول اللّٰہؑ نے
انس بن مالک کی والدہ ام
سلیم سے
صفیہ کو غسل دینے اور
صفیہ کو
رسول اللّٰہؑ کے لئے تیار
کرنے کا حکم دیا


faithfreedom.org



Maldivian Apostates - WordPress.com

Visit

Safiyya bint Huyayy | Maldivian


Maldivian Apostates - WordPress.com

Visit

Safiyya bint Huyayy | Maldivian

رسول اللّٰہَ نے مدینہ میں
داخل ہونے سے پہلے
خیبر اور مدینہ کے درمیان
سد الروحاء کے مقام پر
پہنچے تو

صفیہ کے ساتھ تین دن
سیکس کیا
ابواَیُّوب انصاری اور ایک
صحابی
رات بھر خیمے کا چکّر لگا
رہے تھے
جب فجر کے وقت نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے
ابو ایوب کو اوپر نیچے
ٹہلتے ہوئے دیکھا تو

آپ نے ان سے پوچھا کہ
اس پہریداری سے کیا مراد
ہے؟
ابو ایوب انصاری نے عرض
کیا
یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
مجھے اس لڑکی کی طرف
سے اندیشہ ہوا
کیونکہ ان کا باپ، شوہر اور
قوم کے دیگر افراد

مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہو
چکے ہیں
نیز ابھی یہ مسلمان بھی
نہیں ہوئی ہیں
اس لئے میرے دِل میں ان
کی طرف سے
آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
وَسَلَّم کی
جان پر اندیشہ گزرا (ابن
ہشام، ص 766)

دوسرے دن آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے دعوت ولیمہ کیا
دعوت ولیمہ وغیرہ سے فارغ
ہونے کے بعد
صفیہ کے ہمراہ مدینہ منورہ
تشریف لائیں

أم المؤمنين
صفية
بنت حيي بن أخطب
رضي الله عنها



جب رسول اللّٰہ

صفیہ سے سیکس کیا

اُس وقت صفیہ حیض سے

تھیں

جبکہ قرآن کہتا ہے

وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ
اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى
الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى
يَطْهُرْنَ ۚ 222/2



کہہ دو وہ نجاست ہے پس حیض
میں عورتوں سے علیحدہ رہو،
اور ان کے پاس نہ جاؤ یہاں تک
کہ وہ پاک ہوائیں 222/2

خیبر میں یہودیوں کے تمام
سردار قتل کر دئیے گئے
صفیہ کے خاندان کے
سارے افراد اسی میں قتل کر
دیے گئے یا جنگی قیدی بنا
لئے گئے

جنگ کے بعد تمام قیدی اور
مال غنیمت ایک جگہ جمع
کئے گئے

حضرت بلال رضی اللہ عنہ
صفیہ اور ان کی ایک رشتے
کی بہن کو پکڑ کر لائے
راستے میں مقتولین کی
لاشیں خاک و خون میں
لتھڑی ہوئی پڑی تھیں
ان میں صفیہ کے والد،
بھائی، شوہر اور خاندان کے

بہت دوسرے لوگوں کی بھی
کی لاشیں بھی تھیں
صفیہ نے ان لاشوں کو
دیکھا
قبیلے کی عورتوں نے
جب لاشیں دیکھیں تو بے
قابو ہو کر
رونا پیٹنا شروع کیا
رسول اللّٰہؑ کو جب اُن عورت
کے رونے کا علم ہوا تو

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بلال سے فرمایا
بلال تمہارے دل میں رحم
پیدا نہیں ہوا کہ
ان عورتوں کو اس راستے
سے لائے ہو

پہلی ہجری سے رسول اللّٰہؑ
کے قتل ہونے تک
ایک عورت نے زہر دے
کر قتل کیا تھا

قرآن کا اللّٰہَ، رسول اللّٰہَ اور
صحابہ کرام کا
ایک ہی کام تھا
غیر مسلموں کی جائداد،
دولت اور غیر مسلموں کی
عورتوں، بیٹیوں اور بہنوں
کو لُوٹنا
جبکہ اسلام کے قرآن میں
لُوٹ کی سزا دونوں ہاتھ
کاٹنا اور زنا کی سزا

سر تن سے جدا ہے
قرآن میں چوری اور ڈکیتی کی سزا

قرآن، سورة المائدة

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (38)

چور خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ ان کی کمائی کا بدلہ اور اللہ

کی طرف سے عبرت ناک
سزا ہے، اور اللہ غالب
حکمت والا ہے **38/5**

یہ سب قرآن کا اللّٰہَ کروا رہا
تھا

سورة الحشر

هُوَ الَّـذِىٓ اَخْرَجَ الَّـذِيْنَ كَفَرُوْا
مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِـمْ
لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۚ مَا ظَنَنْتُـمْ اَنْ
يَّخْرُجُوْا ۖ وَظَنُّـوٓا اَنَّـهُـمْ
مَّانِعَتُهُـمْ حُصُوْنُـهُـمْ مِّنَ اللّـٰهِ

فَاَتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ
يَحْتَسِبُوْا ۖ وَقَذَفَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ
الرُّعْبَ ۚ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ
بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِى الْمُؤْمِنِيْنَ
فَاعْتَبِرُوْا يَآ اُولِى
الْاَبْصَارِ (2)

وہی ہے جس نے اہلِ کتاب
کے کافروں کو ان کے
گھروں سے پہلا لشکر جمع
کرنے کے وقت نکال دیا،
حالانکہ تمہیں ان کے نکلنے

کا گمان بھی نہ تھا، اور وہ
یہی سمجھ رہے تھے کہ ان
کے قلعے انہیں اللہ سے بچا
لیں
گے.....................

وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ
الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِى الدُّنْيَا ؕ
وَلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابُ
النَّارِ (3)

ذٰلِكَ بِاَنَّـهُـمْ شَاقُّوا اللّٰـهَ
وَرَسُوْلَـهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰـهَ
فَاِنَّ اللّٰـهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (4)
مَا قَطَعْتُـمْ مِّنْ لِّيْنَـةٍ اَوْ
تَـرَكْـتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰى
اُصُوْلِـهَا فَبِاِذْنِ اللّٰـهِ وَلِيُخْزِىَ
الْفَاسِقِيْنَ (5)
وَمَآ اَفَـآءَ اللّٰـهُ عَلٰى رَسُوْلِـه
مِنْـهُـمْ فَمَآ اَوْجَفْتُـمْ عَلَيْهِ مِنْ
خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰـهَ
يُسَلِّطُ رُسُلَـهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۚ

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ
(6) قَدِيْرٌ
مَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ
اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ
وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى
وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَىْ لَا
يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ
مِنْكُمْ ۚ وَمَآ اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ
فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ
فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۖ اِنَّ اللّٰهَ
(7) شَدِيْدُ الْعِقَابِ

23 - سانحه بنو قریظه



سانحہ بنو قریظہ

تحریر: غلام رسول



جس قسم کے ظلم و بربریت کا شکار
یہودی قبیلہ بنو قریظہ ہوا
اس کی مثال تاریخ میں
ڈھونڈے سے نہیں ملتی

قبیلہ بنو قریظہ کا قتل عام

رسول کریم کے دامن پر اس قدر بڑا دھبہ ہے

جسے سات سمندروں کا
پانی بھی مل کر نہیں دھو
سکتا

ایک ہی دن میں آٹھ، نو سو
انسانوں کو

تہہ تیغ کرنا اور بچوں اور
عورتوں کو

غلام بنا لینے کو کسی بھی
دلیل سے

منصفانہ نہیں ٹھہرایا جا
سکتا

دنیا کی کوئی بھی عدالت
رسول اللّٰہؐ کو
ان کے اس فعل سے بری
قرار نہیں دے سکتی
آج کے وقتوں میں جہاں موت
کی سزا کی
حوصلہ شکنی کی جا رہی ہے
کوئی بھی ملک یا معاشرہ
رسول اللّٰہؐ کو فائرنگ سکواڈ
کے حوالے کرنے سے دریغ نہ
کرتا



24 - مسلمانوں کی مدینہ آمد

سے پہلے وہاں انتہائی مذہبی
رواداری کا ماحول تھا

قبیلوں کے باہمی تعلقات کی بنیاد
مذہب نہیں بلکہ

حسن معاشرت تھی

چنانچہ جب بھی کوئی تنازع
کھڑا ہوتا یا جنگ چھڑ جاتی تو
مختلف قبائل مذہبی وابستگیوں
سے بالا تر ہوکر قبائلی تعلقات
کی بنیاد پر اپنے حلیفوں کی مدد
کیلئے اس میں حصہ لیتے تھے

اول عهد سندوغنك سبب اول اولديكم اول وقت كه بني قينقاع
يهودلرني دينه دعوت ايلدي موسم كون ايدي قلعه لري اوكنده بازار



درمشدي غلبه ودرنك اولمشدي مكر كوجكو بجي عرب جماعتندن بر عرب
عورتي بازاره كلمشدي بر مبلغ واردي اني صتاردي التون بجلر بازارنه

یہودی قبیلہ بنو قینقاع قبیلہ
خزرج کا حلیف تھا
جبکہ بنو نضیر اور بنو قریظہ
کسی بھی لڑائی کی صورت میں
قبیلہ بنو اوس کی مدد کیا کرتے
تھے
رسول اللّٰہؑ کی مدینہ آمد کے
ساتھ
یہ ماحول تبدیل ہونا شروع ہو گیا
شروع شروع میں جب مسلمان
کمزور تھے اور انہیں قریشِ
مکہ سے خطرہ تھا

ایلدیلر رسول حضرت علیه السلام بویردیکم امیر المومنین علی
بن ابی طالب نضر بن الحارثک بوینینی اوردی اندن کوچدیلر عرق



عرق الظبیه منزلنه قوندیلر رسول حضرت علیه السلام بویردیکم
عقبه بن ابی معیط حاضر ایلدیلر بنی عجلاندن عبدالله بن سلمه

تو رسولاللّٰہؐ نے تمام قبائل کے ساتھ معاہدات کئے
جن کا مقصد کسی بھی جارحیت کی صورت میں ایک دوسرے کی مدد کرنا تھا

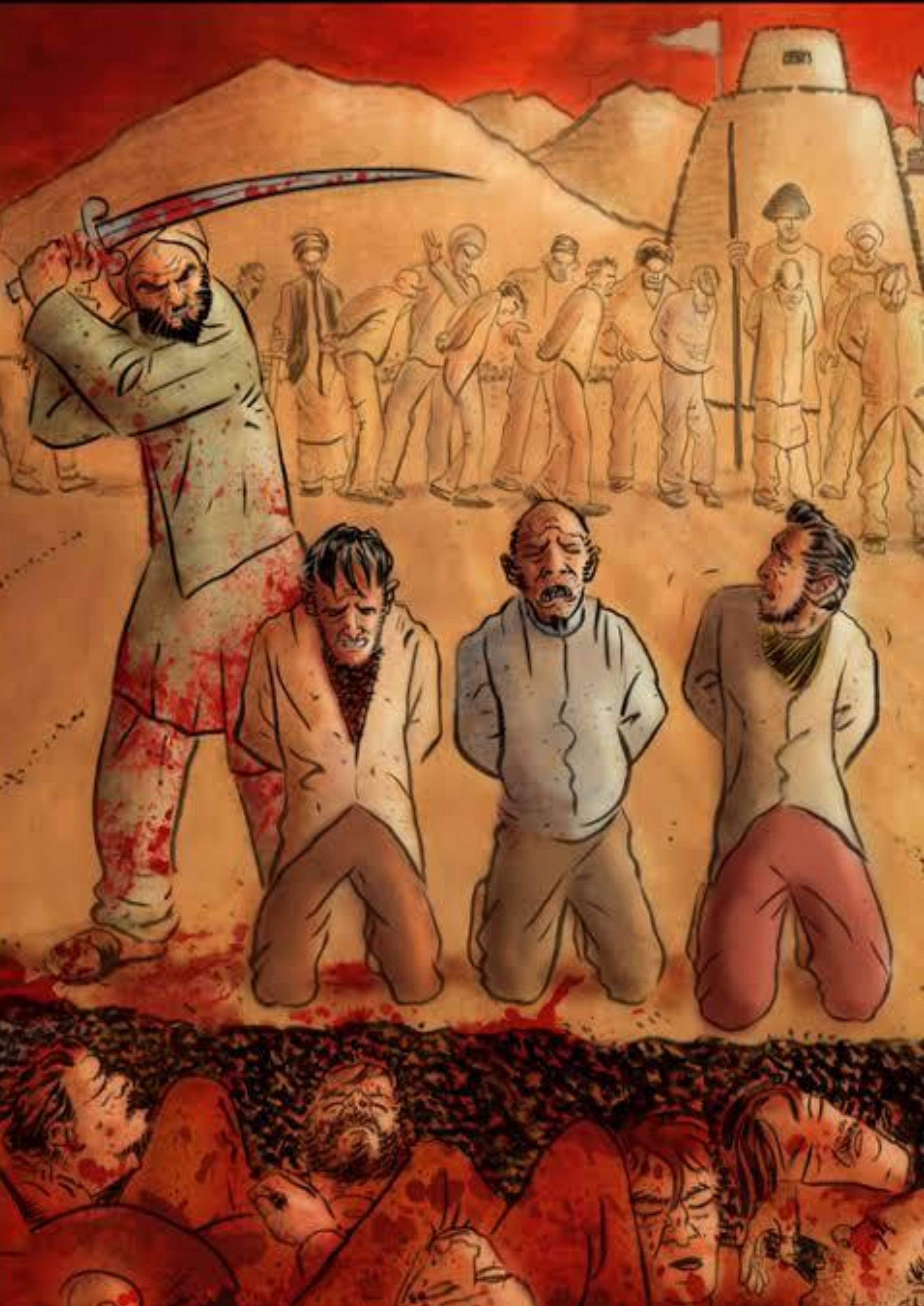
لیکن بدر کی فتح نے صورت حال بالکل بدل کر رکھ دی

اب مسلمان بے خانماں لوگ نہیں بلکہ ایک فاتح قوت تھے

اس فتح سے جہاں مسلمانوں کے حوصلے بہت بلند ہوئے وہیں مدینہ کی مقامی آبادی میں



مخالف آوازیں بھی بلند ہونا شروع ہوگئیں
اس سے نمٹنے کیلئے
آپ صلعم نے
ان مرد و زن کے قتل کے احکام جاری کرنے شروع کر دیئے
جو آپ کی مخالفت میں پیش پیش تھے
جس سے نہ صرف آپکے مخالفین میں کمی ہوئی
بلکہ مدینہ کی تمام آبادی میں
مسلمانوں کی دہشت پھیل گئی
اکا دکا مخالفین کو ختم کرنے کے بعد
آپ صلعم نے



یہودی قبیلہ قینقاع سے نپٹنے کا منصوبہ بنایا

چنانچہ آپ نے پیغام بھیج کر

بنی قینقاع کو بلایا اور انہیں مخاطب کر کے کہا

اے گروہ یہود، اسلام قبول کر لو

بخدا تم جانتے ہو کہ میں اللّٰہ کا رسول ہوں

کہیں ایسا نہ ہو کہ

تمہیں بھی وہی ماجرا پیش آئے جو قریش کو آیا

اس کے بعد آپ نے بنو قینقاع کو مدینہ بدر کر دیا

غزوة
بني
قريظة

25 - کچھ ہی عرصہ بعد
آپ صلعم نے

بنو نضیر نامی دوسرے یہودی قبیلے
پر

اپنے قتل کی سازش کرنے کا الزام لگا

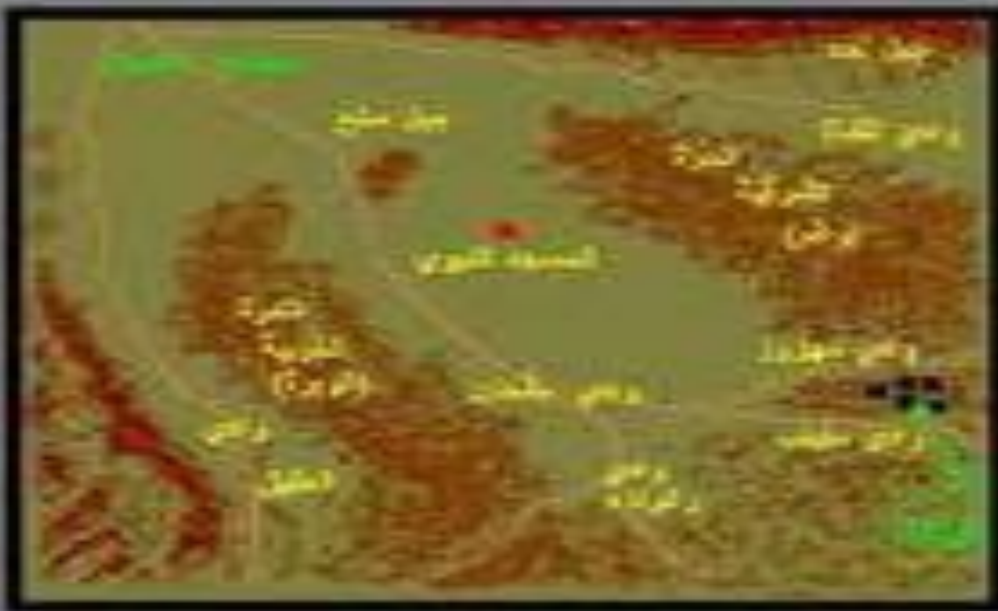
ان کا بھی محاصرہ کیا اور مدینہ بدر
کر دیا

بنو قریظہ کے قتل عام کا واقعہ

پانچویں ہجری، (627ء) میں پیش
آیا

بنو قریظہ یہودیوں کا سب سے بڑا،
طاقتور اور امیر قبیلہ تھا

مسلمان مؤرخ محمد بن عمر واقدی کے مطابق



١٠٩ غزوة بني قريظة

تاريخها : ذو القعدة ٥ هـ

مكانها : المدينة المنورة

منازل بني قريظة تقع في الجنوب الشرقي من المدينة حيث يمر وادي مهزوز في أموالهم التي تبعد ٥ كلم عن المسجد النبوي في منطقة لاتزال معروفة قرب سد بطحان

بنو قریظہ والے اعلیٰ نسب کے مالک اور صاحب جائیداد تھے

جبکہ مسلمانوں کے پاس نہ تو کھجور کے درخت تھے اور نہ انگور کے باغات

مسلمانوں کے پاس سوائے اونٹوں اور بھیڑوں کے علاوہ کچھ نہ تھا

جنگ خندق میں جب اہل مکہ اپنا محاصرہ اٹھا کر چلے گئے تو رسول اللّٰہَ نے سستانے کی بجائے

بنو قریظہ سے مال غنیمت حاصل کرنے کا منصوبہ بنایا


الألوكة
www.alukah.net

چنانچہ اللّٰہ تعالیٰ کو بنو قریظہ پر
حملے کی صلاح دینے حضرت
جبرائیل کو بھیجنا پڑا

حضور نے مدینہ میں

ابن ام مکتوم کو حاکم مقرر کیا اور

ایک مسلمان کو حکم دیا کہ

وہ سب مسلمانوں کو اطلاع کر دے کہ

ہم بنو قریظہ کی طرف جا رہے ہیں

اور عصر کی نماز وہیں پڑھیں گے

رسول اللّٰہ بنی قریظہ پہنچے تو
فرمایا

اے بندر اور سؤر کے بھائیو

یہودیوں مجھ سے ڈرو، مجھ سے
ڈرو

حضور نے چھتیس سواروں اور
تین ہزار پیدل

مسلمانوں کے ساتھ بنو قریظہ کا
محاصرہ کر لیا

جو پچیس دن تک جاری رہا

جب بنو قریظہ کے سردار کعب
بن اسد کو یقین ہو گیا کہ

مسلمان انہیں مطیع کئے بغیر
واپس جانے والے نہیں تو

اس نے اپنی قوم کو اکٹھا کر کے
کہا کہ

ہمارے پاس تین صورتیں ہیں

1 - ہم اسلام قبول کر لیتے ہیں، اس
طرح ہمارا جان و مال محفوظ
رہے گا
لیکن قبیلے نے کہا کہ ہم تورات
کے مذہب کو چھوڑ کر کوئی
دوسرا مذہب اختیار کرنے کو
تیار نہیں ہیں

2 - کعب نے دوسری صورت
بتائی

کہ اپنے بیوی بچوں کو قتل کر
کے مسلمانوں پر پل پڑو

اگر قتل ہو گئے تو ہمیں اہل و
عیال کی فکر نہیں ہو گی اور اگر
جیت گئے تو

خدا ہمیں اور عورتیں اور بچے
دے گا

لیکن قبیلے والوں نے اس بات
کو یہ کہہ کر رد کر دیا کہ

ہم اپنے بے گناہ بیوی بچوں کو
کیسے قتل کر دیں اور ان کے
بغیر یہ زندگی کس کام کی

3 ۔ کعب نے تیسری صورت
بیان کی

کہ

آج ہفتے کی رات ہے اور
مسلمان ہماری طرف سے بے
فکر ہوں گے کہ

ہم ہفتے کے روز کچھ ایسا نہیں
کریں گے

لہذا ہم شبخون مارتے ہیں

لیکن قبیلے والوں نے یہ تجویز
بھی یہ کہہ کر

رد کر دی کہ ہفتے کا دن تو ایک
مقدس دن ہے

ہم ہفتے کے روز یہ کچھ کیسے کریں
محاصرہ طول پکڑ گیا
لیکن پچیس راتوں کے بعد بنو قریظہ والے ہمت ہار گئے
اور انہوں نے رسول کریم سے درخواست کی کہ
بنی عمرو بن عوف کے
ابو لبابہ بن المنذر کو بات چیت کیلئے اندر بھیجیں

کیونکہ ان کا قبیلہ بنو قریظہ
کا حلیف تھا

حضور نے ابو لبابہ کو
بنو قریظہ کے پاس بات چیت
کیلئے بھیج تو دیا
لیکن آپ اس وقت تک
بنو قریظہ کو قتل کرنے کا
تہیہ کر چکے تھے
جب بنو قریظہ کی نظر

ابو لبابہ پر پڑی تو وہ سب
ان کا استقبال کرنے کیلئے
اٹھے
ان کی عورتیں اور بچے
روتے ہوئے آپ کے پاس
آئے
اس منظر سے ابو لبابہ کو
ان پر ترس آ گیا
بنو قریظہ نے ان سے کہا
کیا آپ مناسب سمجھتے ہیں
کہ

ہم محمد کے فیصلے پر
ہتھیار رکھ دیں
انہوں نے کہا ہاں
مگر اپنے حلق پر ہاتھ رکھ
کر بتایا کہ
اس کے معنی یہ ہیں کہ
تم سب ذبح کر ڈالے جاؤ گے
ابن ہشام کے مطابق
یہ آیت حضرت ابولبابہ کے
متعلق نازل ہوئی تھی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا
اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا
أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ
اے مومنو تم اللّٰہ اور رسول
سے خیانت نہ کیا کرو اور نہ
آپس کی امانتوں میں خیانت
کیا کرو (سورة انفال آیت
27)
بنو قریظہ والوں نے اس
خواہش کا اظہار کیا کہ

وہ اس شرط پر ہتھیار
رکھتے ہیں کہ
انہیں بھی بنو نضیر کی طرح
مدینہ بدر کر دیا جائے
لیکن رسول اللّٰہؐ نے
ان سے غیر مشروط طور پر
اپنے آپ کو مسلمانوں کے
حوالے کر دینے کا تقاضا کیا
مجبوراً بنو قریظہ نے

صبح کے وقت قلعے کا
دروازہ کھول دیا
بنو قریظہ کو اس حالت میں
دیکھ کر
قبیلہ بنو اوس کے لوگ
رسول اللّٰہؐ کے پاس آئے
اور عرض کیا
یا رسول اللّٰہؐ قبیلہ بنو قریظہ
کے لوگ
ہمارے حلیف و موالی ہیں

جب آپ نے بنو قینقاع کا
محاصرہ کیا تھا تو

آپ نے خزرج کے عبداللہ بن
ابی بن سلول کے کہنے پر
انہیں معاف کر دیا تھا اور
انہیں قتل کرنے کی بجائے
صرف جلاوطن کرنے کی
سزا دی تھی

اب ہم یہی درخواست
آپ سے اپنے حلیف قبیلے
کیلئے کرتے ہیں

حضور نے فرمایا
اے اوس کے لوگو
کیا تم نہیں چاہتے کہ
تمہارے ہی قبیلے کا سردار
بنو قریظہ کا فیصلہ کرے

بنو اوس نے اس پر
رضامندی کا اظہار کیا

حضور نے فرمایا تو
پھر سعد بن معاذ کو اختیار
ہے کہ جو فیصلہ کرے

سعد بن معاذ قبیلہ اوس کی
شاخ بنی عبدالاشہل سے تھا
آپ رسول اللّٰہؑ کے بہت
نزدیک سمجھے جاتے تھے
قبیلہ اوس کے چند لوگ
سعد بن معاذ کے پاس
پہنچے اور انہیں بتایا کہ
بنو قریظہ کی زندگی آپ کے
ہاتھ میں دے دی گئی ہے
لہذا اب وقت آ گیا ہے کہ

قبولِ اسلام سے پہلے کے
اپنے حلیف قبیلہ کے
احسانوں کا بدلہ چکاتے
ہوئے
ان کی جان بخشی اسی طرح
کروائی جائے
جیسے عبداللہ بن ابی نے
بنو قینقاع کے سلسلہ میں
کیا تھا
لیکن سعد بن معاذ نے یہ کہہ
کر

ان کی امیدوں پر پانی پھیر
دیا کہ
سعد کوئی ایسا شخص نہیں
ہے
جسے خدا کی رضا کے
مقابلے میں
کسی انسان کی ملامت کا ڈر
ہو
یہ بات سن کر سب لوگ
واپس چلے گئے

اور سعد بن معاذ کے فیصلہ
سنانے سے پہلے ہی
بنی الاشہل میں یہ مشہور کر
دیا کہ
بنو قریظہ کے تمام لوگوں
کو قتل کر دیا جائے گا
سعد رسول کریم کے پاس
پہنچے تو
وہاں انصار نے انہیں کہا کہ
رسول کریم نے

بنو قریظہ کی تقدیر کا فیصلہ آپ کے ہاتھوں میں دیا ہے
سعد نے پوچھا کیا
میں جو بھی فیصلہ کروں
وہ تمہیں قبول ہو گا
انصار نے اثبات میں سر ہلا دیا
سعد نے کہا
پس میں یہ حکم کرتا ہوں کہ

بنی قریظہ کے تمام مردوں
کو قتل کیا جائے
اور عورتوں اور بچوں کو
غلام بنا لیا جائے
حضور نے سعد کا فیصلہ
سن کر فرمایا
اے سعد! تم نے بیشک اللّٰہ
کا
جو ساتویں آسمان پر فیصلہ
تھا

تم نے اس کے مطابق فیصلہ
کیا ہے
بنو نجار قبیلہ کی ایک
عورت کے گھر میں تمام
مردوں کو رسیوں سے باندھ
دیا گیا

ان کی تعداد سات سو سے نو
سو تک بتائی جاتی ہے
ان مرد قیدیوں کی نگرانی
انہی محمد بن مسلمہ کے
ذمہ ٹھہری

جو رسول کریم کی خواہش
پر
کعب بن اشرف کو دھوکے
سے قتل کر چکے تھے
جبکہ ایک ہزار عورتیں اور
بچے عبداللہ بن سلام نامی
نو مسلم اور سابقہ یہودی
راہب کے
زیر نگرانی کر دیئے گئے
حضور کے حکم کے مطابق

مدینہ کے بازار میں چند
گڑھے کھودے گئے
اور بنی قریظہ کے مرد
چھوٹی چھوٹی ٹولیوں کی
صورت میں لائے جاتے
اور ان کی گردن ماری جاتی
بنو قریظہ کی جب کوئی
جماعت قتل کیلئے رسول
اللّٰہَ صلعم کی خدمت میں
جانے لگتی تو

وہ کعب بن اسد سے
پوچھتے
کعب! کہو ہمارے ساتھ کیا
ہونے والا ہے
اس کے جواب میں ہر مرتبہ
وہ کہتا
کیا اتنی بات بھی نہیں
سمجھتے
بلانے والا برابر بلا رہا ہے
اور جو جاتا ہے ان میں سے
کوئی واپس نہیں پلٹتا

سمجھ لو کیا ہو گا
بخدا مارے جاؤ گے
اس طرح نوبت بہ نوبت
رسول اللّٰہ صلعم نے سب کو
قتل کروا دیا
(تاریخ الامم و الملوک، جلد
دوم صفحہ 229، محمد بن
جریر الطبری)
بنو قریظہ کے قتل ہونے
والے یہودیوں کی تعداد

سات سو سے لے کر نو سو
تک بتائی جاتی ہے
یہ تمام قتل عام
رسول اللّٰہؐ کی موجودگی
میں ہوا اور
اس کو حضرت علی اور
حضرت زبیر بن العوام
اور قبیلہ بنو اوس کے چند
مردوں نے سر انجام دیا
جو لڑکے کم عمر تھے

ان کے قتل کا فیصلہ کرنے
کیلئے ان کو ننگا کیا جاتا
جس لڑکے کے زیر ناف بال
آ چکے تھے
انہیں مرد تصور کر کے قتل
کر دیا گیا
لیکن اگر کسی کے زیر ناف
بال ابھی تک نہیں آئے تھے
انہیں بچہ سمجھ کر چھوڑ
دیا گیا

رسول اللّٰہ صلعم کا
حکم تھا کہ
جس کے زیر ناف
بال آ چکے ہوں
اسے قتل کر دیا جائے
حدیث اور سیرت کی
کتابوں میں



FWB

From: It's All About Muhammad, A Biography of the World's Most Notorious Prophet. Visit: www.zengabooks.com

مردوں کے علاوہ
قتل ہونے والی ایک عورت
کا ذکر بھی ملتا ہے
حضرت عائشہ سے روایت
کرتے ہیں کہ
بنو قریظہ کی عورتوں میں
سے کوئی عورت نہیں ماری
گئی مگر ایک عورت جو
میرے پاس بیٹھی ہوئی تھی

سنن ابو داؤد، جلد دوم،
حدیث نمبر 898
قتل عام سے فارغ ہونے کے بعد

The True Face of Islam

Proofs of beheading practice by prophet Muhammad

When the Banu Qurayza Jewish tribe was surrendered (627 A.D.) unconditionally, the apostle confined them in Medina in the quarter of al-Harith.....Then the apostle went out to the market of Medina and dug trenches in it (Battle of Trenches). Then he sent for them and **struck off their heads** in those trenches as they were brought out to him in batches tying both their hands with their necks. This beheading went on until the apostle made an end of them. There were 600 or 700 in all, though some put the figure as high as 800 or 900.

—*"Sirat A, Rasul" page 464*







رسول کریم نے
بنو قریظہ کی عورتوں،
بچوں اور مال کو تقسیم
کیا
آپ نے سب سے پہلے
اپنے لئےکل مال کا خمس
(پانچواں حصہ) علیحدہ
کیا
باقی مال کے حضور نے
چار حصے کئے

تین حصے سوار کو ملے
اور ایک حصہ پیادے کو
عورتوں کی تقسیم کے
وقت

رسول کریم نے اپنے لئے
ریحانہ بنت زید بن عمرو
کچھ حوالوں کے مطابق
ریحانہ کا نام ریحانہ بنت
شمعون تھا
کو اپنے لئے پسند کیا






ASMA BINT E MARVAAN

SHORT STORY BY SULTAN SALATEEN







HumanBeing Islamic_Reality



Ghalib Kamal

Sultan Salateen

7:21



Rehana Aur Rahmatul-Lil-Alameen Par Afsana By Sultan Salateen



LINK

https://youtu.be/XCahfZDRU6g

The True Face of Islam

Proofs of beheading practice by prophet Muhammad

When the Banu Qurayza Jewish tribe was surrendered (627 A.D.) unconditionally, the apostle confined them in Medina in the quarter of al-Harith,...Then the apostle went out to the market of Medina and dug trenches in it (Battle of Trenches). Then he sent for them and **struck off their heads** in those trenches as they were brought out to him in batches tying both their hands with their necks. This beheading went on until the apostle made an end of them. There were 600 or 700 in all, though some put the figure as high as 800 or 900.

–"Sirat A, Rasul" page 464







یہ بنو قریظہ کے سردار
کی بیٹی تھی
رسول کریم نے ریحانہ
کو
اسلام قبول کرنے کی
دعوت دی
تاکہ وہ ام المومنین کا
مرتبہ پا سکے



لیکن ریحانہ نے انکار
کر دیا کہ
وہ اپنا مذہب چھوڑ کر
امّ المومنین بننے کی
بجائے
ایک کنیز بننا زیادہ
پسند کرے گی

بنو قریظہ کے قتلِ عام سے
فارغ ہونے کے بعد

چند یہودی عورتیں اور بچے
مسلمانوں میں بانٹ دیئے
گئے اور باقی بچوں
اورعورتوں کو
تلواروں اور گھوڑوں کے
عوض بیچنے کیلئے
نجد اور شام بھیج دیا گیا
یہ وہ نبی ہیں
جنہیں اسلام رَحْمَةً
لِّلْعَالَمِينَ کہتا ہے

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر (سورۃ الانبیاء آیت 107)

اور یہ قرآن کا وہ اللّٰہَ ہے جس کے قانون کو اسلام ساری دنیا کے انسانوں پر زبردستی تھوپنا چاہتا ہے

جو رسول اللّٰہَ کی ڈکیتی اور قتل عام میں
رسول اللّٰہَ کی برابر رہبری کرتا ہے

وَأَنزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوهُم مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِن صَيَاصِيهِمْ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيقًا تَقْتُلُونَ وَتَأْسِرُونَ فَرِيقًا۔ وَأَوْرَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَرْضًا لَّمْ تَطَؤُوهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا۔

اور جن اہلِ کتاب نے
ان (کافروں) کی مدد کی تھی
اللہ نے انہیں ان کے قلعوں
سے اتار دیا اور ان کے
دلوں میں رعب ڈال دیا، تم
ایک گروہ کو قتل کرتے ہو
اور ایک گروہ کو جنگی
قیدی بناتے ہو۔ اور اس نے
تمہیں ان کی زمین کا اور ان
کے گھروں کا اور ان کے
اموال کا اوراس زمین کا

جِس میں تم نے قدم بھی نہ رکھا تھا مالک بنا دیا، اور اللہ ہر چیز پر بڑا قادر ہے.(القران، سورۂ احزاب، آیت 26-27)

مستقبل میں
دنیا رسول اللّٰہَ پر مقدمہ چلائے گی
بنو قریظہ کے قتل عام پر

جیسے

اولیور کراموِیل (Oliver
برطانوی فوجی اور (Cromwell
سیاسی رہنما کے مرنے کے بعد
30 جنوری 1661 عیسوی کو
ان کی لاش کو نکالا گیا
اور ان کے سر قلم کر دیے گئے
ایک اندازے کے مطابق
ان کے سر کو ایک گڑھے میں پھینک دیا گیا
اس گڑھے پر آج کل ماربل آرچ موجود ہے


OLIVER
CROMWELL
1599
1658

رسول اللّٰہؑ اتنے ظالم
تھے کہ
مدینے کے یہودیوں
کے درختوں کو کٹوا
دیتے اور
باغات تک جلوا دیتے
تھے
بخاری شریف حدیث
نمبر 4031

افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ.

٤٠٣١- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَرَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَنَزَلَ - ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللهِ﴾. [راجع: ٢٣٢٦]

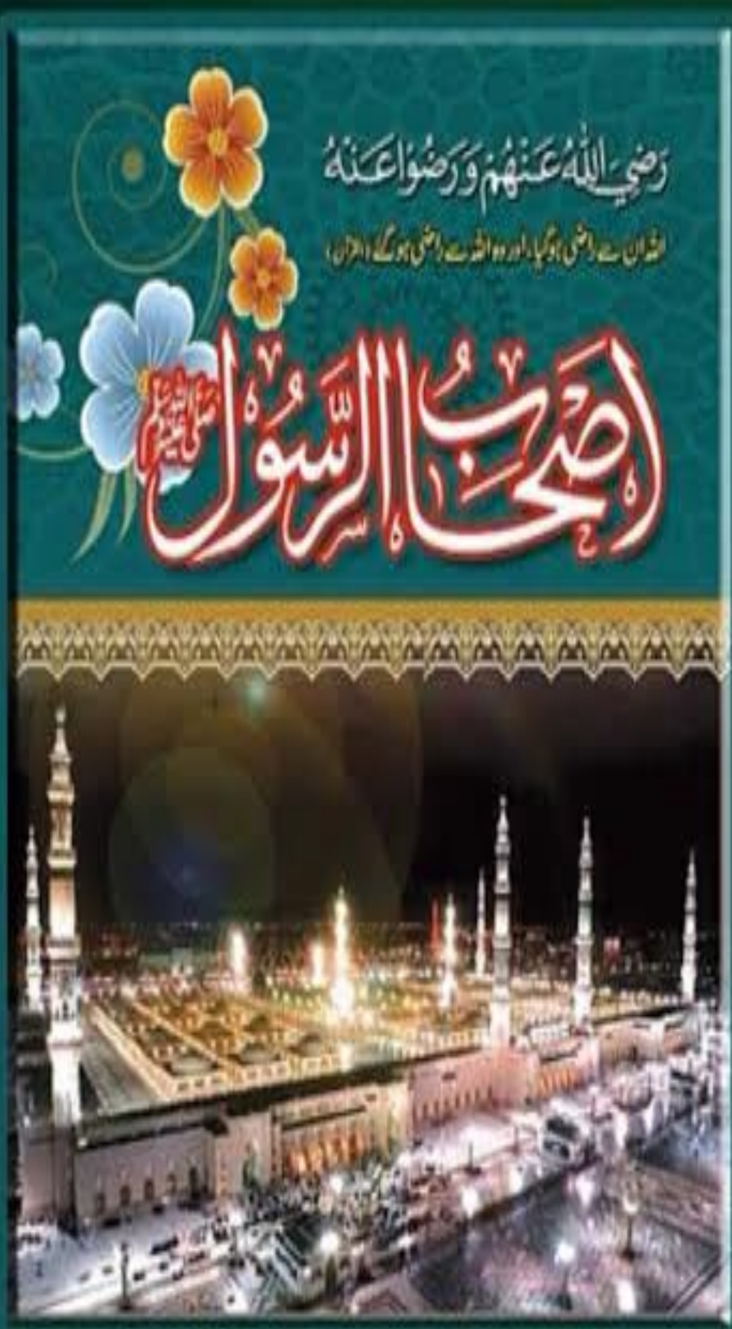
٤٠٣٢- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ قَالَ: وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ:

خدمت میں بھیج دیا جائے) لیکن جب اللہ تعالیٰ نے بنو قریظہ اور بنو نضیر پر فتح عطا فرمائی تو حضور ﷺ ان کے پھل واپس فرما دیا کرتے تھے۔

(۴۰۳۱) ہم سے آدم نے بیان کیا' کہا ہم سے لیث نے بیان کیا' ان سے نافع نے اور ان سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے بنی نضیر کی کھجوروں کے باغات جلوا دیئے تھے اور ان کے درختوں کو کٹوا دیا تھا۔ یہ باغات مقام بویرہ میں تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی "جو درخت تم نے کاٹ دیئے ہیں یا جنہیں تم نے چھوڑ دیا ہے کہ وہ اپنی جڑوں پر کھڑے رہے تو یہ اللہ کے حکم سے ہوا ہے۔"

(۴۰۳۲) ہم سے اسحاق نے بیان کیا' کہا ہم کو حبان نے خبر دی' انہیں جویریہ بن اسماء نے' انہیں نافع نے' انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے باغات جلوا دیئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اسی کے متعلق یہ شعر کہا تھا

26 - جب رسول اللّٰہَ □ نے اپنے منہ بولے لڑکے زَیْد اَبْن حَارِثَة کو



زَيدُ بنُ حارِثة

رضي الله عنه

6 ہجری سریہ زید بن حارثہ

ام قِرفہ فاطمہ بنت زید بن ربیعہ
بن بدر فزاریہ کی طرف وادی
قریٰ کے نواح میں بھیجا
اِس سریہ کے لوگ رات کو
چلتے اور دن کو چھپے رہتے
جب وہاں پہنچے تو انہوں نے
وہاں موجود لوگوں کو گھیرا لیا
بنو بدر کے ذیلی قبیلہ فزارہ کی
ام قرفہ کو پکڑ لیا
جو ان کی ملکہ اور سردار تھی

اس کی بیٹی
جاریہ بنت مالک بن حذیفہ بن
بدر کو
بھی پکڑی لیا
ام قرفہ کو قتل کر دیا گیا
تمام قبیلے کو لُوٹ لیا
اور مردوں کو قتل کر دیا
اس کی بیٹی جاریہ بنت
مالک بن حذیفہ بن بدر
کے

سریہ زید بن حارثہ (حسمی)

جمادی الاخری 6 ہجری کو **سریہ زید بن حارثہ** حسمی کے مقام پر بھیجا گیا جو وادی قریٰ کے آگے ہے اس کا سبب یہ ہوا کہ دحیہ بن خلیفہ کلبی قیصر (شاہ روم کے بادشاہ) کی طرف سے اس طرح آئے کہ اس نے انہیں خلعت اور صلہ بھی دیا تھا جب یہ حسمی کے مقام پر پہنچے تو قبیلہ جذام کے چند لوگوں کے ساتھ الہنید بن عارض نامی ایک شخص ملا اور ڈاکہ ڈال کرسب کچھ چھین لیا جب بنو الضبیب کے لوگوں کو پتہ چلا انہوں نے دحیہ بن کلبی کا سامان چھین لیا جب دحیہ کلبی مدینہ پہنچے تو سارا واقعہ سنایا تو رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارثہ کو 500 صحابہ کے ساتھ روانہ کیا اس میں دحیہ کلبی کو بھی بھیجا یہ لوگ رات کو سفر کرتے دن کو چھپے رہتے ایک دن صبح کے وقت ان پر حملہ کیا بہت سے لوگ قتل ہوئے ہنید اور اس کا بیٹا بھی قتل ہوئے ایک ہزار بکریاں مال غنیمت میں ملیں ایک سو عورتیں اور بچے قیدی بنے ۔ قبیلہ جذام کا ایک شخصزید بن رفاعہ جذامی جو پہلے سے مسلمان ہو چکا تھا اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ساتھ بارگاہ رسالت میں آیااورایک خط پیش کیا جو رسول اللہ ﷺ نے اسے مسلمان ہوتے وقت دیا تھا آپ ﷺ نے علی المرتضی کو اسی وقت زید بن حارثہ کی طرف بھیجا ان کے قیدی اور مال واپس دے دیے گئے۔[1][2]

سریہ زید بن حارثہ

دونوں پیروں میں رسّی
باندھی گئی
ایک پَیر کی رسّی ایک
اونٹ کو باندھی گئی
اور دوسرے پیر کی
رسّی کو دوسرے اونٹ
کو باندھی گئی
دونوں اونٹوں کو دو
مخالف سمت ہانک کر

جاریہ بنت مالک بن حذیفہ بن بدر کو پھاڑ دیا گیا



سریہ عمیر بن عدی

سریہ عمیر بن عدی ہجرت کے دوسرے سال رمضان میں پیش آیا۔ اس میں حضورصلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عمیر بن عدی خطمی کویہودی قبیلہ بنو خطمہ کی ایک شاعرہ عصماء بنت مروان خطمیہ کے قتل کے لیے روانہ کیا تھا، یہ ان کے رشتہ کی بہن بھی تھی۔[1]

سریہ عمیر بن عدی	
عمومی معلومات	
متحارب گروہ	
عمیر بن عدی مسلمان	عصماء بنت مروان ہجو گو
قائد	
عمیر بن عدی	عصماء بنت مروان
قوت	
1	1

سریہ عمیر بن عدی

عصماء بنت مروان ہجوگو

شاعرہ تھی

شاعر رسول حسان بن

ثابت اس کا جواب دیا

کرتے تھے

رسول اللّٰہؐ نے

ایک سو بیس سالہ

کعب بن اشرف کو

قتل کرا دیا تھا

کعب بن اشرف مدینہ کے
قریب آباد ایک یہودی تھا

یہودیوں میں کعب بن
اشرف بہت ہی دولت مند
اور شاعر تھا

عصماء بنت مروان

کعب بن اشرف کی رستے
میں بہن تھی
جب رسول اللّٰہؐ نے

کعب بن اشرف کو اُس کی دولت کو لُوٹنے کے چکّر میں
قتل کرا دیا

Fort of Ka'b bin Ashraf



Abu Huzaifa 5 min read





Ruins of the fort of Ka'b bin Ashraf

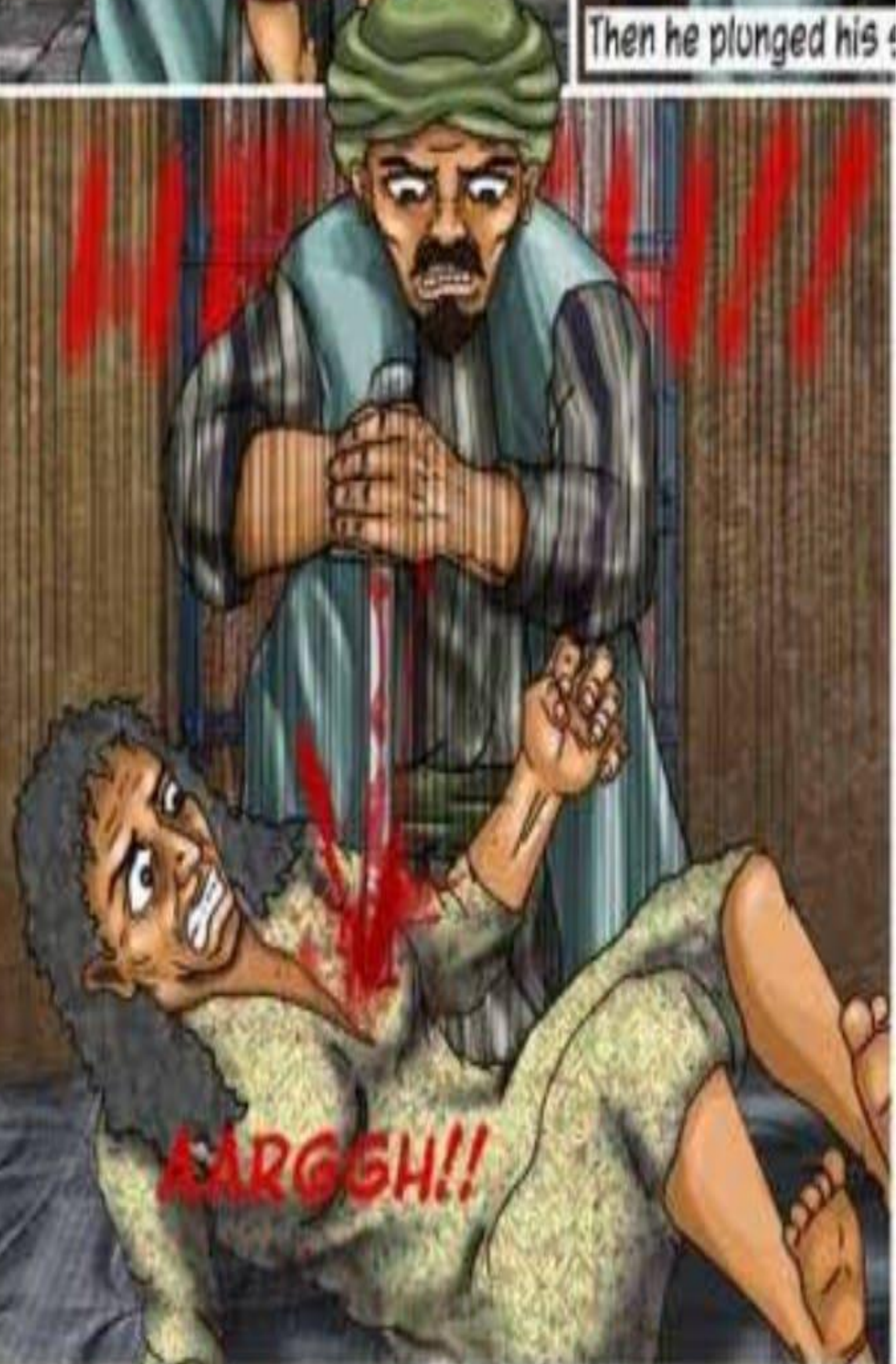
تب عصماء بنت مروان
رسولؐ اللّٰہ کی شان میں
ہجو میں شعر پڑھنے لگی
جو رسولؐ اللّٰہ سے
برداشت نہیں ہُوا

رسولؐ اللّٰہ نے

حاتم طائی کے پوتے
عمیر بن عدی خطمی کو

شاعرہ عصماء بنت مروان
خطمیہ کے قتل کے لئے
روانہ کیا
عمیر بن عدی رات کے
وقت اس کے گھر میں
داخل ہوئے
عصماء بنت مروان سو
رہی تھی
اور اُس کا بچّہ دودھ پی
رہا تھا

عمیر بن عدی نے بچّے کو
عصماء بنت مروان کی
چھاتی سے الگ کیا اور
قتل کر دیا
عصماء بنت مروان کے
پانچ چھوٹے، چھوٹے
بچّے بھی وہیں سو رہے
تھے


Then he plunged his
AARGGH!!





Then he plunged his sword into the poete

AARGGH!!



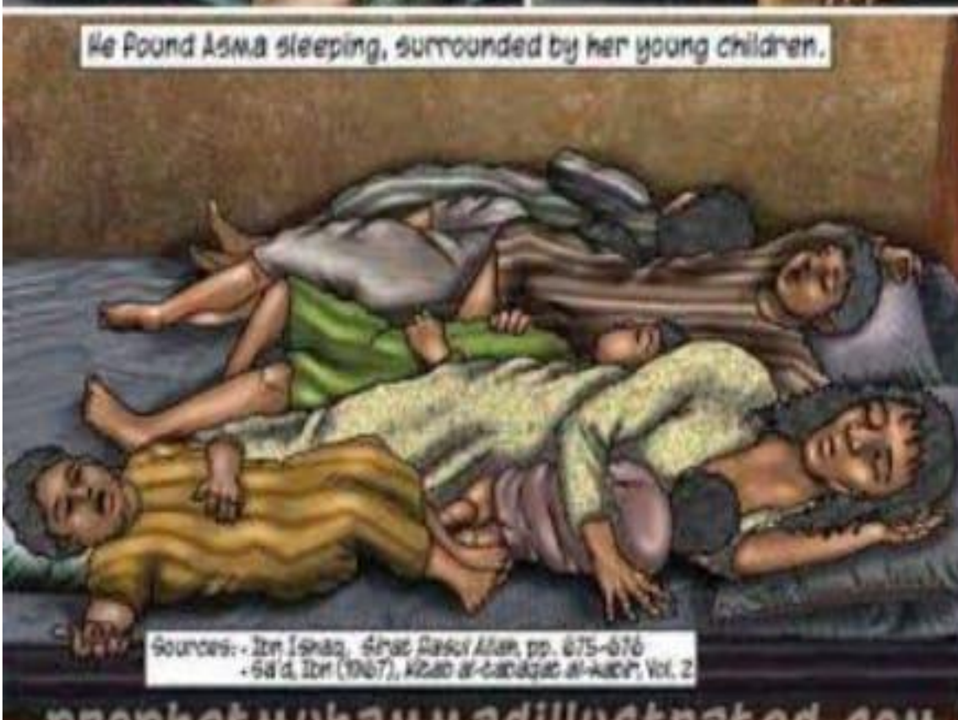

prophetmuhammadillustrated.com
Asma bint Marwan was a poetess from Aws tribe in Medina. She hated Muhammad for what he had done to Abu Afak.

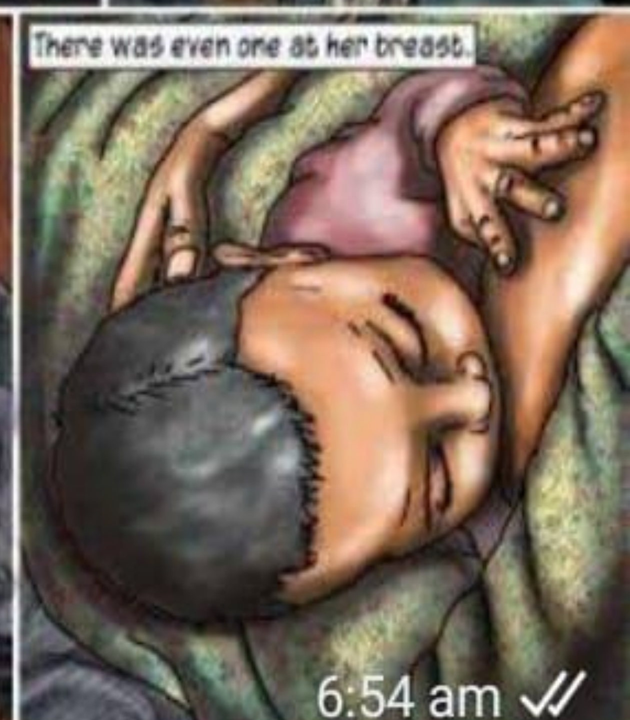

She wrote a poet to criticize her people for trusting a stranger who fought his own people (Quraysh):
Fuck men of Malik and Nabit
and Aws and Khazraj
You obey a stranger who does not
belong among you
Who is not of Murad nor of Madh'hij
Do you, when your own chiefs have
been murdered, put your hope in him
Like men greedy for meat soup
when it is cooking?
Is there no man of honour who will
take advantage of an unguarded
moment
And cut off the gulls' hopes?


On hearing that, Muhammad was very angry and said:
Who will rid me of Marwan's daughter?


'Umayr ibn Adi raised his hand.
I will do it, Rasulullah!


At night, Ibn Adi crept into the writer's home.


He found Asma sleeping, surrounded by her young children.
Sources: - Ibn Ishaq, Sirat Rasul Allah, pp. 675-676
- Sa'd, Ibn (1967), Kitab al-tabaqat al-kabir, Vol. 2
prophetmuhammadillustrated.com


There was even one at her breast.
6:54 am


Umagr quitó el bebé que estaba succionando.


Luego hundió su espada en la poetisa.




prophetmuhammadillustrated.com


AARGGH!!






prophetmuhammadillustrated.com


MOTHER
MAMA
MAMA

میرے صحابہ
ستاروں کی مانند ہیں
ان میں سے کسی کی بھی
اتباع کرو گے
ہدایت پا جاؤ گے

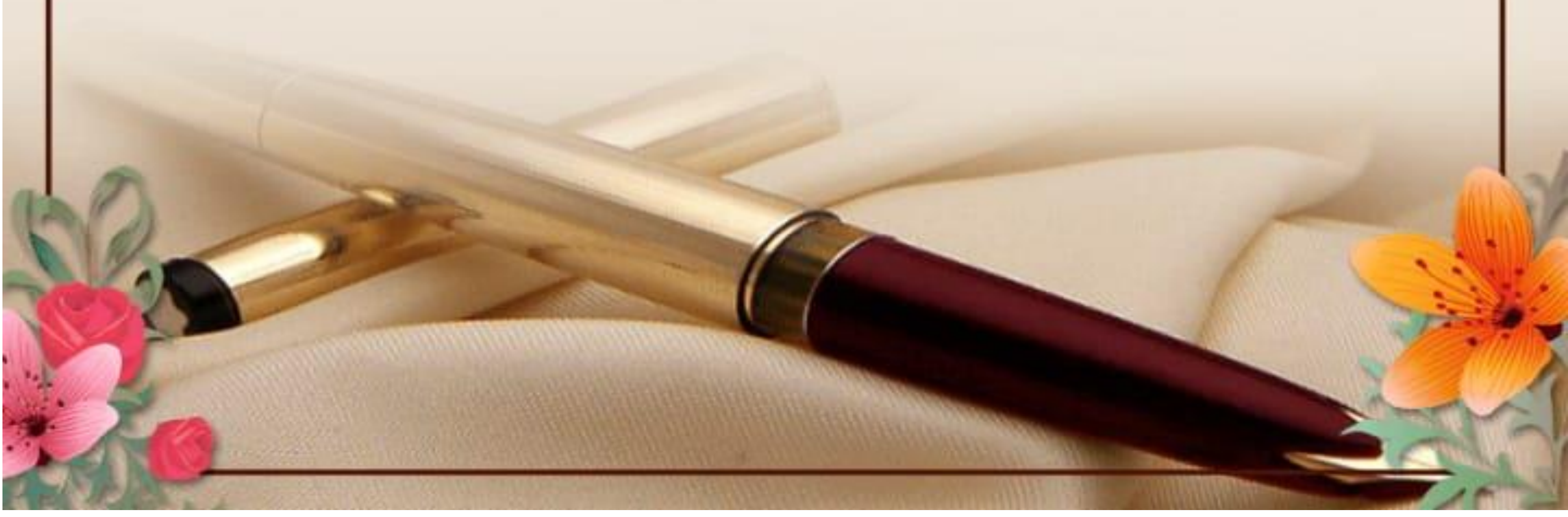


بقول

1950 کے بعد کے

اسلام کے علماء

اور اسلامی کُتب



حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی مثال ستاروں کی طرح ہے جن سے راستے کی تلاش کی جاتی ہے۔ پس تم میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے جس کے قول کو بھی پکڑو گے ہدایت پا جا گے۔ (کنز الاِنابہ فی مناقب صحابہ صفحہ نمبر 35 ڈاکٹر طاہر القادری)

كَنْزُ الإِنَابَة

فِي

مَنَاقِبِ الصَّحَابَة

﴿صحابہ کرام ﷡ کے فضائل و مناقب﴾



شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُلْتَمَسَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي كَمَا تُلْتَمَسُ أَوْتُبْتَغٰى الضَّالَّةُ فَلَا تُوْجَدُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت علی بن ابی طالب ﷜ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک میرے صحابہ ﷡ میں سے کسی آدمی کو اس طرح ڈھونڈا جائے گا جس طرح گمشدہ چیز کو تلاش کیا جاتا ہے لیکن وہ نہیں ملتی۔'' اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

١٨ / ١٨. عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوْعَدُوْنَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ابوبردہ ﷜ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ میری امت کے لئے بچاؤ کا ذریعہ ہیں اور جب میرے صحابہ چلے جائیں تو میری امت پر وہ وقت آئے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٩ / ١٩. عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَثَلُ أَصْحَابِي مَثَلُ النُّجُوْمِ يُهْتَدٰى بِهَا فَأَيُّهُمْ أَخَذْتُمْ بِقَوْلِهِ اهْتَدَيْتُمْ. رَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کی مثال ستاروں کی طرح ہے۔ جن سے راستے کی تلاش کی جاتی ہے پس تم میرے صحابہ ﷡ میں سے جس کے قول کو بھی پکڑو گے ہدایت پا جاؤ گے۔'' اس حدیث کو امام عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ١٨: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٤٠٤، الرقم: ٣٢٤٠٦.

الحديث رقم ١٩: أخرجه عبد بن حميد في المسند، ١ / ٢٥٠، الرقم: ٧٨٣.



اسلامی تاریخ کی مستند ترین کتاب

اللہ کی تلوار

خالد بن الولیدؓ

حالاتِ زندگی اور جنگی کارنامے





لیفٹیننٹ جنرل (ر)
آغا ابراہیم اکرم



خالد بن ولید اور
حضرت مالک بن نویرہ کا قتل

اہلیسنت کتب سے دلائل

صحابہ کرام کے ہاتھوں قبیلے کی سردار المنہال کی بیٹی

اَم تمیم

لیلیٰ، المنہال کی لُوٹ اور

اُس کے ساتھ صحابہ کرام کا

زِنا بِالجَبر

المسار
للانتاج الفني
www.jenny.ovh

اور
لیلیٰ بنت المنہال
کے شوہر
صحابیِ رسول کے
(اَخذ صدقات پر
مامور)
ٹیکس کلکٹر

مَالک بن نُوَیرہ کا
سر قلم کر کے
سَر کو ہَانڈِی میں
پکانا اور
پکنے بعد صحابہ
کرام کے
ساتھ بیٹھ کر پَکے
ہُوے سَر کو کھانا

لیلیٰ
قبیلے کی سردار
المنہال کی بیٹی
تھی
اور بعد میں ام
تمیم کے نام سے
بھی مشہور تھی

اپنی خوبصورت
آنکھوں اور
خوبصورت ٹانگوں کی
وجہ سے عرب کی
سب سے خوبصورت
لڑکیوں میں سے ایک
کے طور پر مشہور
تھی

EBNA

اُس کی خوبصورتی کی
وجہ سے
بہت سارے عربوں نے
ان سے شادی کرنا چاہا
لیکن اُس نے اُن کی
درخواست مسترد کردیا
آخرکار اس کی
شادی مالک بن
نویرہ سے ہوئی

مَالک بن نُوَیره

مالک بن نُوَیره بن

جَمْرَة بن شداد بن

عبید بن ثعلبه بن

یربوع تمیمی

یربوع، قبیله بنی

یربوع

مَالک بن نُوَیرہ
ایک جنگجو، اپنی سخاوت
کے لئے مشہور
اور ایک مشہور شاعر
بہادری، سخاوت اور
شاعری
وہ تین خصوصیات تھیں
جن کی عربوں میں سب
سے زیادہ تعریف کی جاتی
تھی

خالِد بن ولِید مَالک بن نُوَیره کی بیوی کی خوبصورتی پر فریفتہ تھے

www.jenny.ovh

خالِد بن ولید ہر
قیمت پر
مَالک بن نُوَیرہ کی
بیوی اُم تمیم
لیلیٰ بنت المنہال کو
حاصل کرنا چاہتے
تھے

www.jenny.ovh

آٹھ جون

632 عیسوی

رسول اللّٰہَ

کے وصال کے

فوراً بعد

BANA

ستمبر 632ء کو

جنگ بزاخہ یا بزاخہ

سے واپس لَوٹتے وقت

خالد بن ولید نے مَالک

بن نُوَیرہ کے قبیلے پر

حملہ کر کے

لیلیٰ بنت المنہال کو

لُوٹنے کا فیصلہ کر لیا

BANA

بہت سے صحابہ کرام
نے
خالد بن ولید کے ساتھ
جانے سے انکار کر دیا
لیکن خالد بن ولید کچھ
صحابہ کرام کو لے کر
مَالک بن نُوَیرہ کے
قبیلے کے پاس پہنچ
گئے

BANA

مالک بن نویرہ
اپنی بیوی اور
چند رشتہ داروں
کے ہمراہ اپنے
باغ میں بیٹھے
ہوئے تھے

BANA

خالد بن ولید نے
مَالک بن نُوَیرہ
اور اُن کے
تمام عزیز و
اقارب کو قتل
کرنے کا حکم
صادر کیا

BANA

حضرت ضرار بن
الأزور نے
مَالک بن نُوَیرہ کے سَر
کو تلوار سے اُڑا دیا
صحابہ کرام نے
مَالک بن نُوَیرہ اور اُن
کے
تمام عزیز و اقارب کو
قتل کر دیا

BANA
Art Production & Distribution

خالد بن ولید اور صحابہ
کرام نے
وہیں پتھروں کا چولہا
بنایا
اُس پر ہانڈی میں
مَالک بن نُوَیرہ کے سَر
کو پکایا
پکنے کے بعد
صحابہ کرام نے مَالک بن
نُوَیرہ کا سَر کھایا

BANA

مَالک بن نُوَیرہ کی
لاش
ٹھنڈی بھی نہیں پڑی
تھی
لیکن خالد بن ولید نے
لیلیٰ بنت المنہال کے
ساتھ
زنا بالجبر کیا

خالد بن ولید
لیلیٰ بنت
المنہال کو
ہمیشہ کے لئے
لُوٹ کر اپنے گھر
اُٹھا لے گئے

www.jenny.ovh

اہلسنت کتب سے

تاريخ اليعقوبي

أحمد بن إسحاق بن جعفر بن وهب
ابن واضح اليعقوبي البغدادي
المتوفى بعد سنة ٢٩٢هـ

علق عليه ووضع حواشيه
خليل المنصور

الجزء الأول

منشورات
محمد علي بيضون
دار الكتب العلمية

المسار
للانتاج الفني

www.jenny.ovh

خالد بن ولید اور صحابی رسول ﷺ جناب مالک بن نویرہ کا قتل

ابو بکر نے خالد بن ولید کو لکھا کہ وہ مالک بن نویرہ کی طرف پلٹ جائیں پس خالد مالک کے پاس گیا اور بعض کا قول ہے کہ خالد نے ان کو ڈرایا تھا ۔پس مالک بن نویرہ خالد کے ساتھ مناظرہ کرنے آئے اور ان کی بیوی بھی ان کے پیچھے پیچھے آئی اور جب خالد بن ولید نے اس کو دیکھا تو وہ اُس کو پسند آئی اور خالد نے کہا کہ خدا کی قسم جو کچھ تیرے ٹھکانے میں ہے اُسے حاصل نہیں کروں گا حتی کہ تجھے قتل کر دوں گا ۔پس خالد نے مالک کو دیکھا اور خالد نے اُسے قتل کر دیا اور اس کی بیوی سے نکاح کر لیا اور حضرت ابو قتادہ نے ابو بکر سے مل کر ابو بکر کو واقعہ بتایا اور قسم کھائی کہ آپ آئندہ خالد کے جھنڈے تلے نہیں چلیں گے اس لئے کہ خالد نے مسلمان مالک کو قتل کیا ہے ۔عمر بن خطاب نے ابو بکر سے کہا کہ اے خلیفہ رسول بلاشبہ خالد نے مسلمان شخص کو قتل کیا ہے اور اسی روز اس کی بیوی سے نکاح کر لیا ہے ۔ابو بکر نے خالد کو خط لکھا ۔خالد نے کہا ۔اے خلیفہ رسول میں نے تاویل کی ہے اور میں نے ٹھیک کیا ہے اور غلطی بھی کی ہے ۔

ور متمم بن نویرہ شاعر تھا اور اس نے اپنے بھائی کے بہت سے مرثیے کہے اور مدینہ میں ابوبکر کے پاس گیا اور صبح کی نماز ابو بکر کے پیچھے پڑی اور ابو بکر اپنی نماز سے فارغ ہوا تو متمم اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنی کمان پر ٹیک لگائی اور کہنے لگا

ب ہوا اس شدت سے گھوڑوں کے پیچھے چلتی ہیں اے ابن الازور تو نے کیا ہی اچھے قتول کا قتل کیا ہے ۔تو نے اُسے اللہ کے نام پر حاضر ہونے کو کہا ۔پھر اس سے خیانت کی ۔اگر وہ تجھے عہد دیتا تو تجھ سے خیانت نہ کرتا ۔

(تاریخ یعقوبی ص۸۹،۹۰،طبع بیروت)

خالد بن ولید
اور صحابہ کرام کے
ہاتھوں
مَالک بن نُوَیرہ و قبیلہ
بنی یربوع کے
قتلِ عام اور لیلیٰ بنت
المنہال کا اغواء پر
پر بننے والی ڈاکومنٹری

LINK

https://youtu.be/rqeg4RX-Jc0

ثم أشار إلى خالد فقال: أتراضيني، خاصة الربع؟ ففعل ذلك خالد، وقبل منهم. فلما فتحت الحصون لم يجد إلا النساء والصبيان فقال: أمكراً يا مجاعة؟ قال: إنهم قومي. وأجاز لهم وانتحب اليمامة، وهربت سجاح، فماتت بالبصرة.

وكان قتل مسيلمة في سنة ١١ وقيل في شهر ربيع الأول سنة ١٢. وخطب خالد إلى مجاعة ابنته، فزوجه إياها، فكتب إليه أبو بكر: تتوثّب على النساء وعند أطناب بيتك دماء المسلمين؟

وأمر أبو بكر خالداً أن يسير إلى أرض العراق، فسار ومعه المثنى بن حارثة، حتى أتى مدينة بانقيا، فافتتحها وسبى من فيها، ثم صار إلى مدينة السكر، فافتتحها وسبى من فيها، ثم سار حتى لقي بعض ملوك الأعاجم يقال له جابان، فهزمه وقتل أصحابه، ثم سار حتى أتى ... فنزلت بالخلق دون الحيرة، وملكها النعمان، فاقتتلوا قتالاً شديداً، ثم انهزم النعمان فلحق بالمدائن، ونزل خالد الخورنق[1]، وسار حتى نزل الحيرة فتحصن أهلها، ونزلوا على محاربة، ثم دعوا إلى الصلح، فصالحهم على سبعين ألفاً من رؤوسهم، وقيل مئة ألف درهم.

وتجرّد أبو بكر لقتال من ارتد، وكان ممن ارتد، وممن وضع التاج على رأسه من العرب، الصباح بن المنذر بن ساوى الملك ... بالبحرين، فوجه العلاء بن الحضرمي فقتله، ولقيط بن مالك ذو التاج بعمان، ووجه إليه حذيفة بن محصن فقتله بصُحار من أرض عمان.

وكان ذو التاج........[2] من بني ناجية، وطلع قتل من عبد القيس، فقتل الله ذا التاج، وسبى المسلمون ذراريهم، وحملوا بها إلى أبي بكر فباعها بأربعمائة درهم، ثم وجه جيشاً إلى من منع الزكاة، وقال: لو منعوني عقالاً لقاتلتهم. وكتب إلى خالد بن الوليد أن يصير إلى مالك بن نويرة اليربوعي، فسار إليه، وقيل إنه كان قد ... فقتل مالك بن نويرة صبراً، وأخذ امرأته، فلما رآها خالد أعجبته فقال: والله لا نلت ما في مثابتك حتى أقتلك، فنظر مالكاً، فضرب عنقه، وتزوج امرأته، فلحق أبو قتادة بأبي بكر فأخبره الخبر، وحلف لا يسير تحت لواء خالد لأنه قتل مالكاً مسلماً. فقال عمر بن الخطاب لأبي بكر: يا خليفة رسول الله! إن خالداً قتل رجلاً مسلماً، وتزوج امرأته من يومها. فكتب أبو بكر إلى خالد، فأشخصه، فقال: يا خليفة رسول الله إني تأولت، وأصبت، وأخطأت.

وكان متمم بن نويرة[3] شاعراً فرثى أخاه بمراثٍ كثيرة، ولحق بالمدينة إلى أبي بكر،

---

(1) الخورنق: قرية على نصف فرسخ من بلخ يقال لها ... وهو موضع ... .

(2) بياض بالأصل.

(3) متمم بن نويرة بن ... بن شداد اليربوعي التميمي، أبو نهشل: شاعر فحل صحابي من أشراف قومه اشتهر في الجاهلية والإسلام. الزركلي، الأعلام، ج ٥ ص ٢٧٤.

فصلّى خلف أبي بكر صلاة الصبح، فلما فرغ أبو بكر من صلاته قام متمم فاتكأ على قوسه، ثم قال:

نِعمَ القتيلُ إذا الرياحُ تناوحتْ ... خلفَ البيوتِ قتلتَ يا ابنَ الأزورِ

أدعوتَهُ باللهِ ثمّ قتلتَهُ ... لو هو دعاكَ بذمّةٍ لم يغدرِ

فقال: ما دعوته ولا غدرت به. وكتب أبو بكر إلى زياد بن لبيد البياضي في قتال من ارتد باليمن، ومنع الزكاة، فقاتلهم وكان لكندة ملوك عدة يتسمون بالملك، ولكل واحد منهم حمى لا يرعاه غيره، فأغار زياد ليلاً، وهم في محاجرهم، فأصاب الملوك: جمداً ومخوصاً ومشرحاً وأبضعة، وسبى النعم وسبايا كثيرة، فعارضهم الأشعث بن قيس، فانتزع السبايا من أيديهم.

وانتهى إلى أبي بكر ارتداد الأشعث، وما فعل، فوجه عكرمة بن أبي جهل في جيش لمحاربتهم، فوافى وقد حصرهم زياد بن لبيد والمهاجر بن أبي أمية، وقتلوا منهم مقتلة عظيمة، وغنموا مغانم كثيرة. فقال المهاجر وزياد لمن معهما: قد قدم إخوانكم من الحجاز، فأشركوهم، وأعطوهم. وطلب الأشعث الصلح، وأخذ الأمان لعشيرته، ونسي نفسه. فلما قرأ عكرمة الصحيفة وليس فيها اسم الأشعث كتّفه وأخذه، فأتى به أبا بكر في وثاق، فمنّ عليه أبو بكر، وأطلق سبيله، وزوجه أم فروة أخته.

وأراد أبو بكر أن يغزو الروم، فشاور جماعة من أصحاب رسول الله، فقدموا وأخروا، فاستشار عليّ بن أبي طالب، فأشار أن يفعل، فقال: إن فعلت ظفرت. فقال: بشرت بخير! فقام أبو بكر في الناس خطيباً، وأمرهم أن يتجهزوا إلى الروم، فسكت الناس، فقام عمر فقال: لو كان عرضاً قريباً وسفراً قاصداً لانتدبتموه. فقام عمرو بن سعيد فقال: لنا تضرب أمثال المنافقين يا ابن الخطاب، فما يمنعك أنت ما عبت علينا فيه؟ فتكلم خالد بن سعيد، وأسكت أخاه فقال: ما عندنا إلا الطاعة، فجزاه أبو بكر خيراً، ثم نادى في الناس بالخروج وأمّر عليهم خالد بن سعيد، وكان خالد من عمال رسول الله باليمن، فقدم وقد توفي رسول الله، فامتنع عن البيعة، ومال إلى بني هاشم، فلما عقد أبو بكر لخالد قال له عمر: أتولي خالداً وقد حبس عنك بيعته، وقال لبني هاشم ما قد بلغك؟ فوالله ما أرى أن توجهه. فحل لواءه، ودعا يزيد بن أبي سفيان، وأبا عبيدة بن الجراح، وشرحبيل بن حسنة، وعمرو بن العاص، فعقد لهم، وقال: إذا اجتمعتم فأمير الناس أبو عبيدة.

وقدمت عليه العشائر من اليمن، فأنفذهم جيشاً بعد جيش، فلما قدمت الجيوش الشام كتب إليه أبو عبيدة يعلمه إقبال ملك الروم في خلق عظيم، فجعل يسرح إليه الجيش بعد

[illegible]

جب یہ خبر ابوبکر و عمر کو پہنچی تو عمر نے ابوبکر سے کہا!

مسلم الثبوت ہے کہ خالد نے زنا کیا ہے اسے سنگسار کیا جانا چاہیے! ابوبکر نے کہا میں اسے سنگسار نہیں کروں گا کیونکہ اس نے اپنے لئے ایک فریضہ کو تشخیص دیا ہے اور گویا فریضہ کی تشخیص میں خطا ہوئی ہے!

عمر نے کہا وہ قاتل ہے اور اس نے ایک مسلمان کو قتل کیا ہے اس کے خلاف قصاص کا حکم دینا چاہیے۔ ابوبکر نے کہا میں اس کو ہرگز قتل نہیں کروں گا جیسا کہ میں نے کہا کہ اس سے ایک فریضہ کی تشخیص میں خطا ہوئی ہے

عمر نے کہا اس کو اس کے عہدے سے معزول کرو!

ابوبکر نے کہا میں ہرگز اس تلوار کو دوبارہ نیام میں نہیں رکھوں گا جسے اس نے اسلام کے لئے کھینچا ہے

[illegible]

خالد بن ولید اور صحابی رسول جناب مالک بن نویرہ کا قتل

عبداللہ بن عمر اور قتادہ انصاری دونوں اس محفل میں حاضر تھے اور انہوں نے مالک کے بارے میں خالد سے گفتگو کی لیکن خالد نے ان کی بات کو قبول نہیں کیا مالک نے کہا: خالد! تم مجھے ابوبکر کے پاس بھیج دو تا کہ وہ خود میرے بارے میں فیصلہ کریں خالد نے جواب میں کہا: خدا کی قسم مجھے معاف نہ کرے اگر میں تجھے معاف کر دوں گا اس کے بعد ضرار بن ازور سے مخاطب ہو کر کہا مالک کا سر قلم کر دو!

مالک نے اپنی بیوی پر ایک حسرت بھری نگاہ ڈالی اور خالد سے مخاطب ہو کر کہا اس عورت نے مجھے قتل کروایا ہے وہ عورت انتہائی خوبصورت تھی۔ خالد نے کہا بلکہ خدا نے تجھے قتل کیا ہے چونکہ اسلام سے تو نے منہ پھیر لیا ہے!

مالک نے کہا میں مسلمان ہوں اور اسلام پر قائم ہوں

خالد نے کہا: ضرار اس کا سر قلم کر دو اور اس نے بھی اس کا سر تن سے جدا کر دیا

كتاب المختصر

في

أخبار البشر

تأليف

الملك المؤيد عماد الدين اسماعيل

أبي الفداء

صاحب حماة

•

الجزء الاول

•

إصدار

دار البحار	دار الفكر
لصاحبها : اديب عارف الزين	لصاحبها : ابراهيم كامل الزين
سنة ١٩٥٦	سنة [illegible]

ص ب ٣١٩٨ بيروت

ذخائر العرب
٣٠

تاريخ الطبري

تاريخ الرسل والملوك

لأبي جعفر محمد بن جرير الطبري
٢٢٤ – ٣١٠ هـ

الجزء الثالث

تحقيق
محمد أبو الفضل إبراهيم

الطبعة الثانية



دار المعارف بمصر

ترجمه اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں

وكان ممن شهد لمالك بالإسلام أبو قتادة الحارث بن ربعي أخو بني سلمة، وقد كان عاهد الله ألا يشهد مع خالد بن الوليد حربًا أبدًا بعدها، وكان يحدث أنهم لما غشوا القوم راعوهم تحت الليل، فأخذ القوم السلاح، قال: فقلنا: إنا المسلمون، فقالوا: ونحن المسلمون، قلنا: فما بال السلاح معكم! قالوا لنا: فما بال السلاح معكم! قلنا: فإن كنتم كما تقولون فضعوا السلاح، قال: فوضعوها، ثم صلينا وصلوا. وكان خالد يعتذر في قتله أنه قال له وهو يراجعه: ما إخال صاحبكم[1] إلا وقد كان يقول كذا وكذا، قال: أوما تعده لك صاحبًا! ثم قدمه فضرب عنقه وأعناق أصحابه، فلما بلغ قتلهم عمر بن الخطاب، تكلم فيه عند أبي بكر فأكثر، وقال: عدو الله عدا على امرئ مسلم فقتله، ثم نزا على امرأته!

وأقبل خالد بن الوليد قافلًا حتى دخل المسجد وعليه قباء له عليه صدأ الحديد، معتجرًا بعمامة له، قد غرز في عمامته أسهمًا، فلما أن دخل المسجد قام إليه عمر فانتزع الأسهم من رأسه فحطمها، ثم قال: أرئاء! قتلت امرأ مسلمًا، ثم نزوت على امرأته! والله لأرجمنك بأحجارك – ولا يكلمه خالد بن الوليد، ولا يظن إلا أن رأي أبي بكر على مثل رأي عمر فيه – حتى دخل على أبي بكر، فلما أن دخل عليه أخبره الخبر، واعتذر إليه، فعذره أبو بكر، وتجاوز عنه ما كان في حربه تلك. قال: فخرج خالد حين رضي عنه أبو بكر، وعمر جالس في المسجد، فقال: هلم إليّ يابن أم شملة! قال: فعرف عمر أن أبا بكر قد رضي عنه، فلم يكلمه، ودخل بيته.

وكان الذي قتل مالك بن نويرة عبد بن الأزور الأسدي[2]. وقال ابن الكلبي: الذي قتل مالك بن نويرة ضرار بن الأزور.

* * *

(١) ... في الأغاني: «... النبي صلى الله عليه وسلم».
(٢) الأغاني ١٥: ٣٠٣، ٣٠٤.

فعذره وقبل منه، وعنفه في التزويج الذي كانت تعيب عليه العرب من ذلك[1].

وكتب إليّ السريّ، عن شعيب، عن سيف، عن هشام بن عروة، عن أبيه، قال: شهد قوم من السرية أنهم أذنوا وأقاموا وصلوا ففعلوا مثل ذلك، وشهد آخرون أنه لم يكن من ذلك شيء، فقتلوا. وقدم أخوه متمم بن نويرة ينشد أبا بكر دمه، ويطلب إليه في سبيهم، فكتب له برد السبي، وألح عليه عمر في خالد أن يعزله، وقال: إن في سيفه رهقًا، فقال: لا يا عمر، لم أكن لأشيم سيفًا سله الله على الكافرين[2].

كتب إليّ السريّ، عن شعيب، عن سيف، عن خزيمة، عن عثمان، عن سويد، قال: كان مالك بن نويرة من أكثر الناس شعرًا[3]، وإن أهل العسكر أثفوا برءوسهم[4] القدور، فما منهم رأس إلا وصلت النار إلى بشرته ما خلا مالكًا، فإن القدر نضجت وما نضج رأسه من كثرة شعره، وقى[5] الشعر البشرة حرها[6] أن يبلغ منه ذلك. ١٩٢٢/١

وأنشده متمم، وذكر خمصه[7]، وقد كان عمر رآه مقدمه على النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: أكذاك يا متمم كان؟ قال: أما ما أعني فنعم[8].

حدثنا ابن حميد، قال: حدثنا سلمة، قال: حدثنا محمد بن إسحاق، عن طلحة بن عبد الله بن عبد الرحمن بن أبي بكر الصديق، أن أبا بكر كان من عهده إلى جيوشه: أن إذا غشيتم دارًا من دور الناس فسمعتم فيها أذانًا للصلاة، فأمسكوا عن أهلها حتى تسألوهم ما الذي نقموا! وإن لم تسمعوا أذانًا، فشنوا الغارة، فاقتلوا[9] وحرقوا.

(١) الأغاني ١٥: ٣٠٠ – ٣٠١. (٢) الأغاني ١٥: ٣٠٢.
(٣) ... : ... عن الأغاني: ... أكثر الناس ...
(٤) الأغاني: «... ». (٥) الأغاني: «... ».
(٦) الأغاني: «... ».

(٧) ...:

لقد كفّن المنهال تحت ردائه ... فتًى غير مبطان العشيات أروعا

فقال: أكذاك كان يا متمم؟ قال: أما ما أعني فنعم.

(٨) الأغاني ١٥: ٣٠٢، ٣٠٣. (٩) الأغاني: «فاقتلوا».

صحابی رسول ... مالک بن نویرہ کے قتل پر جناب عمر کا خالد بن ولید پر غضبناک ہونا



غزوة الطائف
غدير الأشطاط
عسفان
وادي بلدح
غمر ذي كندة
وجرة
الجموم
أوطاس
بطن مر
ذات عرق
سرف
نخلة
جدة
الحديبية
مكة
الطائف

غزوہ طائف

شوّال 8 ہجری میں ہُوا

غزوہ طائف میں رسول اللّٰہؐ کے موجود ہونے کے باوجود بہت بڑی شکست ہوئی

کوئی جبرائیل علیہ
السلام اور ایک بھی
فرشتہ
رسول اللّٰہَ اور
صحابہ کرام کو
بچانے نہیں آئے
سامنے والا دشمن
تگڑا مل گیا تھا

جبکہ غزوہ بدر میں
جبرائیل علیہ السلام
تین ہزار فرشتے
کے سپہ سالار بن
کر
غیر مسلموں سے
لڑ رہے تھے

غزوہ بدر میں
غیر مسلموں کی
تعداد
تقریباً ایک ہزار
تھی
رسول اللّٰہ و
صحابہ کرام کی

فوج اور جبرائیل علیہ السلام کی تین ہزار فرشتوں کی فوج

نتیجہ غیر مسلم صرف 70 قتل ہوئے

غزوہ طائف میں
رسول اللّٰہ اور صحابہ
کرام کو
بغیر لُوٹ کے،
خالی ہاتھ لوٹنا پڑا
بخاری شریف حدیث نمبر
4325 /6086
/7480

مسلمانوں کے
لئے
بغیر لُوٹ کے
خالی ہاتھ
واپس لَوٹنا
بڑا شاق گزرا

باب غزوۂ طائف کا بیان جو شوال سنہ ۸ھ میں ہوا۔ یہ موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہے

بستی کا نام ہے۔ اس کو طائف اس لیے کہتے ہیں کہ یہ طوفان نوح میں پانی کے
سے ملک شام سے لا کر کعبہ کے گرد طواف کرایا۔ بعضوں نے کہا اس کے گرد
دیوار قبیلہ صدف کے ایک شخص نے بنوائی تھی جو حضرموت سے خون کر کے
ملہ اقسام کے میوے پھل، غلے پیدا ہوتے ہیں۔ موسم بھی بہت خوشگوار معتدل

ی۔

(۴۳۲۴) ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم نے سفیان بن عیینہ سے سنا، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، ان سے

(۴۳۲۵) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا' کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا' ان سے عمرو ابن دینار نے' ان سے ابو العباس نابینا شاعر نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے' انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا تو دشمن کا کچھ بھی نقصان نہیں کیا۔ آخر آپ نے فرمایا کہ اب ان شاء اللہ ہم واپس ہو جائیں گے۔ مسلمانوں کے لیے ناکام لوٹنا بڑا شاق گزرا۔ انہوں نے کہا کہ واہ بغیر فتح کے ہم واپس چلے جائیں (راوی نے) ایک مرتبہ (نذھب) کے بجائے' (نقفل) کا لفظ استعمال کیا یعنی ہم ----- لوٹ جائیں اور طائف کو فتح نہ کریں (یہ کیونکر ہو سکتا ہے) اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر صبح سویرے میدان میں جنگ کے لیے آجاؤ۔ صحابہ صبح سویرے ہی آگئے لیکن ان کی بڑی تعداد زخمی ہو گئی۔ اب پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان شاء اللہ ہم کل واپس چلیں گے۔ صحابہ نے اسے بہت پسند کیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس پر ہنس پڑے۔ اور سفیان رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔ بیان کیا کہ حمیدی نے کہا کہ ہم سے سفیان نے یہ پوری خبر بیان کی۔

٤٣٢٥- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ الأَعْمَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: لَمَّا حَاصَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِفَ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ: ((إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللهُ)) فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا: نَذْهَبُ وَلاَ نَفْتَحُهُ، وَقَالَ مَرَّةً نَقْفُلُ فَقَالَ: ((اغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ)) فَغَدَوْا فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ : ((إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ)) فَأَعْجَبَهُمْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً : فَتَبَسَّمَ قَالَ : قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْخَبَرَ كُلَّهُ.

[طرفاه في :٦٠٨٦، ٧٤٨٠].

(۴۳۲۵) ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا' کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا' ان سے عمرو ابن دینار نے' ان سے ابوالعباس نابینا شاعر نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے' انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے طائف کا محاصرہ کیا تو دشمن کا کچھ بھی نقصان نہیں کیا۔ آخر آپ نے فرمایا کہ اب ان شاء اللہ ہم واپس ہو جائیں گے۔ مسلمانوں کے لیے ناکام لوٹنا بڑا شاق گزرا۔ انہوں نے کہا کہ واہ بغیر فتح کے ہم واپس چلے جائیں (راوی نے) ایک مرتبہ (نذهب) کے بجائے' (نقفل) کا لفظ استعمال کیا یعنی ہم ---- لوٹ جائیں اور طائف کو فتح نہ کریں (یہ کیونکر ہو سکتا ہے) اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر صبح سویرے میدان میں جنگ کے لیے آجاؤ۔ صحابہ صبح سویرے ہی آگئے لیکن ان کی بڑی تعداد زخمی ہو گئی۔ اب پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان شاء اللہ ہم کل واپس چلیں گے۔ صحابہ نے اسے بہت پسند کیا۔ آنحضور ﷺ اس پر ہنس پڑے۔ اور سفیان رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ آنحضور ﷺ مسکرا دیے۔ بیان کیا کہ حمیدی نے کہا کہ ہم سے سفیان نے یہ پوری خبر بیان کی۔



(٦٠٨٦) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا' کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا' ان سے عمرو بن دینار نے' ان سے ابوالعباس سائب نے اور ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم طائف میں تھے (فتح مکہ کے بعد) تو آپ نے فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو ہم یہاں سے کل واپس ہوں گے۔ آپ کے بعض صحابہ نے کہا کہ ہم اس وقت تک نہیں جائیں گے جب تک اسے فتح نہ کر لیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا اگر یہی بات ہے تو کل صبح لڑائی کرو۔ بیان کیا کہ دوسرے دن صبح کو صحابہ نے گھمسان کی لڑائی لڑی اور بکثرت صحابہ زخمی ہوئے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان شاء اللہ ہم کل واپس ہوں گے' بیان کیا کہ اب سب لوگ خاموش رہے۔ اس پر آنحضرت ﷺ ہنس پڑے۔ حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے پوری سند خبر کے لفظ کے ساتھ بیان کی۔

٦٠٨٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالطَّائِفِ قَالَ: ((إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ)) فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ: لاَ نَبْرَحُ أَوْ نَفْتَحَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَاغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ)) قَالَ: فَغَدَوْا فَقَاتَلُوهُمْ قِتَالاً شَدِيدًا وَكَثُرَ فِيهِمُ الْجِرَاحَاتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ)) قَالَ: فَسَكَتُوا فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلَّهُ بِالْخَبَرِ.

[راجع: ٤٣٢٥]

(٦٠٨٦) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا' کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا' ان سے عمرو بن دینار نے' ان سے ابوالعباس سائب نے اور ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم طائف میں تھے (فتح مکہ کے بعد) تو آپ نے فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو ہم یہاں سے کل واپس ہوں گے۔ آپ کے بعض صحابہ نے کہا کہ ہم اس وقت تک نہیں جائیں گے جب تک اسے فتح نہ کرلیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا اگر یہی بات ہے تو کل صبح لڑائی کرو۔ بیان کیا کہ دوسرے دن صبح کو صحابہ نے گھمسان کی لڑائی لڑی اور بکثرت صحابہ زخمی ہوئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان شاء اللہ ہم کل واپس ہوں گے' بیان کیا کہ اب سب لوگ خاموش رہے۔ اس پر آنحضرت ﷺ ہنس پڑے۔ حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے پوری سند خبر کے لفظ کے ساتھ بیان کی۔

(۷۴۸۰) ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا‘ کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے‘ انہوں نے عمرو بن دینار سے‘ انہوں نے ابوالعباس (سائب بن فروخ) سے‘ انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے‘ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف والوں کو گھیرلیا‘ اس کو

فتح نہیں کیا۔ آخر آپ نے فرمایا کل خدا نے چاہا تو ہم مدینہ کو لوٹ چلیں گے۔ اس پر مسلمان بولے واہ ہم فتح کئے بغیر لوٹ جائیں۔ آپ نے فرمایا ایسا ہے تو پھر کل سویرے لڑائی شروع کرو۔ صبح کو مسلمان لڑنے گئے لیکن (قلع فتح نہیں ہوا) مسلمان زخمی ہوئے۔ پھر آپ نے فرمایا صبح کو اللہ نے چاہا تو ہم مدینہ لوٹ چلیں گے۔ اس پر مسلمان خوش ہوئے۔ مسلمانوں کا یہ حال دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے۔

٧٤٨٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَاصَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَفْتَحْهَا فَقَالَ:

(۷۴۸۰) ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا' کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے' انہوں نے عمرو بن دینار سے' انہوں نے ابوالعباس (سائب بن فروخ) سے' انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے طائف والوں کو گھیر لیا' اس کو

((إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللهُ)) فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ : نَقْفُلُ وَلَمْ نَفْتَحْ قَالَ: فَاغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا فَأَصَابَتْهُمْ جِرَاحَاتٌ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ)) فَكَأَنَّ ذَلِكَ أَعْجَبَهُمْ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. [راجع: ٤٣٢٥]

فتح نہیں کیا۔ آخر آپ نے فرمایا کل خدا نے چاہا تو ہم مدینہ کو لوٹ چلیں گے۔ اس پر مسلمان بولے واہ ہم فتح کئے بغیر لوٹ جائیں۔ آپ نے فرمایا ایسا ہے تو پھر کل سویرے لڑائی شروع کرو۔ صبح کو مسلمان لڑنے گئے لیکن (قلعہ فتح نہیں ہوا) مسلمان زخمی ہوئے۔ پھر آپ نے فرمایا صبح کو اللہ نے چاہا تو ہم مدینہ لوٹ چلیں گے۔ اس پر مسلمان خوش ہوئے۔ مسلمانوں کا یہ حال دیکھ کر آنحضرت ﷺ مسکرائے۔

رسول اللّٰہؐ اور
صحابہ کرام نے
طائف پہنچ کر شہر کا
محاصرہ کر لیا
قلعے کے اندر سے
مَدِّ مُقابِل اِس قدر زور
و شور سے تیروں کی
بارش کر دی کہ

لشکرِ اسلام جس
کی تاب نہ لا سکا
مجبوراً پسپا ہونا
پڑا
رسول اللّٰہ اور
کثیر تعداد میں

صحابہ کرام
زخمی ہوئے
بارہ صحابہ کرام
شہید ہوئے ، سات
قریش کے چار
انصار اور ایک
قبیلہ بنی لیث کے

رسول اللّٰہ اور
صحابہ کرام نے
18 دن تک شہر
کا محاصرہ جاری
رکھا
لیکن طائف والوں
کو لُوٹ نہیں پائے

سابقہ تمام انبیاء رسول اللّٰہ ،امہات المؤمنین اوّل صفحہ اوّل کے صحابہ کرام قرآن پر عمل نہیں کرتے تھے

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ
وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ
اَعْجَبَتْكُمْ ۗ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ
حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ
مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ
يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖ وَاللّٰهُ يَدْعُوٓا اِلَى
الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيَاتِهٖ
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ (221)

اور مشرک عورتیں جب تک ایمان نہ لائیں ان سے نکاح نہ کرو، اور مشرک عورتوں سے ایمان دار لونڈی بہتر ہے گو وہ تمہیں بھلی معلوم ہو، اور مشرک مردوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ ایمان لائیں، اور البتہ مومن غلام مشرک سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں اچھا ہی لگے، یہ لوگ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں، اور اللہ جنت اور بخشش کی طرف اپنے حکم سے بلاتا ہے، اور لوگوں کے لیے اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

تمام کی زندگیاں
قرآن کے خلاف
گزریں
جو قدیم اسلامی
کُتب
میں درج ہیں

وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى
فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا
تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ
فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ
الْمُتَطَهِّرِيْنَ (222)

اور آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہہ دو وہ نجاست ہے پس حیض میں عورتوں سے علیحدہ رہو، اور ان کے پاس نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں، پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے، بے شک اللہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور بہت پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

قرآن

سورۃ البقرۃ آیت

221 - 222 -

228 - 234

سورۃ النساء آیت

23

سورۃ النور آیت

31

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ
قُرُوٓءٍ ۚ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا
خَلَقَ اللّٰهُ فِىٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ
بِرَدِّهِنَّ فِىْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوٓا اِصْلَاحًا ۚ
وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ
وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ (228)

اور طلاق دی ہوئی عورتیں تین حیض تک اپنے آپ کو روکے رکھیں، اور ان کے لیے جائز نہیں کہ چھپائیں جو اللہ نے ان کے پیٹوں میں پیدا کیا ہے اگر وہ اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہیں، اور ان کے خاوند اس مدت میں ان کو لوٹا لینے کے زیادہ حق دار ہیں اگر وہ اصلاح کا ارادہ رکھتے ہیں، اور دستور کے مطابق ان کا ویسا ہی حق ہے جیسا ان پر ہے، اور مردوں کو ان پر فضیلت دی گئی ہے، اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

مدینہ کے اطراف میں
یہودیوں کے قبائل
بنو قینقاع، بنو
نضیر، بنو قریظہ
بنو اوس، بنو
خزرج آباد تھے

مجتمع السيال

جبل أحد

جبل سلع

وادي القناة

الحرة الشرقية (واقم)

المسجد النبوي

الحرة الغربية (الوبرة)

وادي مهزوز

وادي بطحان

وادي العقيق

وادي مذينب

وادي رانوناء

بنو قريظة

سب سے دُور قبیلہ
بنو قریظہ تھے
ذی القعدہ 23
کو غزوہ خندق کے
فوراً بعد
جس کے بارے
میں

رسول اللّٰہؐ نے
صحابہ کرام سے
کہا تھا کہ
عصر کی نماز
قلعہ بنی قریظہ
کے پاس پڑھیں
گے

مُخَطَّطٌ تَحْلِيلِيٌّ لِلْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ فِي عَهْدِ الرَّسُولِ الْكَرِيمِ ﷺ، وَ يُظْهِرُ غَزْوَةَ الأَحْزَابِ
(سنة ٤ هجريّة)

جبل احـد



﴿ وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَٰذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ ﴾ (الأحزاب ٢٢)

اتجاه الشمال

























(طلع البدرُ علينا

من ثَنِيَّةِ الوَداع)

كان دخوله من هنا صفعة للمنافقين في المدينة بحيث كانت الثنية وكراً لمؤامراتهم

﴿ وَأَنزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوهُم (ساندوا الأعراب العربية) مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ (من اليهود) مِن صَيَاصِيهِمْ (حصونهم) ﴾ (الأحزاب ٢٦)

﴿ وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ (مكشوفة) وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ إِن يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا ﴾ (الأحزاب ١٣)

رسول اللّٰہَ نے
تمام غزوات میں
قبائل کے
سرداروں اور اُن
کے
راستے داروں کو
قتل کرنے کے بعد

قبیلے کے سرداروں کی
لُوٹی ہوئیں لڑکیوں سے
واپس مدینہ پہنچنے سے
پہلے ہی راستے میں ہی
سیکس کیا
جو قرآن
سورۃ البقرہ آیت 222
اور 234 کی خلاف
ورزی تھی

معركة الخندق

ذو القعدة سنة خمس هـ
أبريل سنة ٦٢٧ م

قوات قريش
قوات غطفان
قوات
كنانة وسليم وبني أسد
وفزارة وأشجع وبني مرة
وبقية الأحزاب
جبل أحد
الوطاء
الجرف
وادي القناة
الخندق
العرصة
ثنية الوداع
قيادة المسلمين
البدائع
حسيكة
راتج
العوالي
السنح
البقيع
أوس مناة
عوسا
الجعادرة
العصبة
جبل عير
جبل صادات
بنو قريظة
وادي مهزور
وادي مذينب

غزوہ خندق

قرآن، سورة البقره
آیت 222 میں
حیض کی حالت
میں، ہمبستری
حرام ہے
سورة البقره آیت
234 میں

جن کے خاوند
فوت ہو ہو
جائیں
اُن کی عدّت کی
مُدت چار مہینے
دس دن ہے

جيوش الأحزاب .. ١٠٠٠٠

جيش المسلمين .. ٣٠٠٠

يهود بني قريظة .. ٦٠٠

امہات المؤمنین

ریحانہ بنت زید، غزوہ بنو قریظہ ،ذی الحجہ 5ھ

صفیہ بنت حیی بن اخطب ،غزوہ خیبر محرم 7ھ

جویریہ بنت حارث، غزوہ مریسیع شعبان 6ھ

زینب بنت جحش کے
طلاق کے بعد
عدّت کی مُدت نہیں
گزرنے دی
ماریہ قبطیہ. اسلامی
قوانین میں
بغیر مالک کے اجازت
کے لونڈی سے
سیکس حرام تھا

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ
اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ
اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ
اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (234)

اور جو تم میں سے مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو ان بیویوں کو چار مہینے دس دن تک اپنے نفس کو روکنا چاہیے، پھر جب وہ اپنی مدت پوری کر لیں تو تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو وہ دستور کے مطابق اپنے حق میں کریں، اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو خبردار ہے۔

صفحہ اوّل کے
اسلامی سپہ سالار
خالد بن ولید
جیسے سپہ
سالاروں نے
خالد بن ولید نے

سورة البقرة آیت
234 کی خلاف
ورزی کی
مالک بن نویرہ کا
قتل کرنے والی رات
کو ہی
لیلیٰ بنت المنہال کے
ساتھ زنا بالجبر کیا

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهَاتُكُمْ
وَبَنَاتُكُمْ وَاَخَوَاتُكُمْ
وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ
الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهَاتُكُمُ
اللَّاتِىٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوَاتُكُمْ مِّنَ
الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهَاتُ نِسَآئِكُمْ
وَرَبَآئِبُكُمُ اللَّاتِىْ فِىْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ
نِّسَآئِكُمُ اللَّاتِىْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۖ فَاِنْ لَّمْ
تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ ۖ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ
الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا
بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (23)

حضرت ابراہیم علیہ السلام
اور لوط علیہ السلام نے
قرآن کی بہت سی آیتوں کے علاوہ
سورۃ النساء آیت 23 کی خلاف ورزی کی

وَرَبَآئِبُكُمُ اللّٰتِىْ فِىْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ
نِّسَآئِكُمُ اللّٰتِىْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۖ فَاِنْ لَّمْ
تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ ۖ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ
الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا
بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (23)

تم پر حرام ہیں تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور جن ماؤں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری عورتوں کی مائیں اور تمہاری عورتوں کی بیٹیاں جنہوں نے تمہاری گود میں پرورش پائی ہے (ایسی عورتیں) جن کے ساتھ تم نے جنسی تعلق قائم کیا ہو، اور اگر جنسی تعلق قائم نہ ہوا ہو تو پھر (ان کی بیٹیوں کے ساتھ) نکاح میں کچھ گناہ نہیں، اور تمہارے سگے بیٹوں کی عورتیں (بھی تم پر حرام ہیں)، اور دو بہنوں کو اکھٹا کرنا (ایک نکاح میں حرام ہے) مگر جو پہلے ہو چکا، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ
السلام اور
اُن کی بیوی سارہ
علیہ السلام
ایک ہی باپ کی اولاد
ہیں
جن سے اسحاق علیہ
السلام پیدا ہوئے

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ
اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا
يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ
وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۖ وَلَا
يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ
اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ
بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيٓ اِخْوَانِهِنَّ
اَوْ بَنِيٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا
مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ
اُولِى الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ
الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۖ
وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا
يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۚ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ
جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ (31)

حضرت لوط علیہ
السلام نے
اپنی لڑکیوں،
ریثاء اور زعوراء
سے
ہمبستری کی
جن سے موآب اور
عمون پیدا ہوئے

مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التَّابِعِيْنَ غَيْرِ
اُولِى الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ
الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرَاتِ النِّسَآءِ ۖ
وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا
يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۚ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ
جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ (31)

اور ایمان والیوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہ نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو جگہ اس میں سے کھلی رہتی ہے، اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رکھیں، اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں پر یا اپنے باپ یا خاوند کے باپ یا اپنے بیٹوں یا خاوند کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا بھتیجوں یا بھانجوں پر یا اپنی عورتوں پر یا اپنے غلاموں پر یا ان خدمت گاروں پر جنہیں عورت کی حاجت نہیں یا ان لڑکوں پر جو عورتوں کی پردہ کی چیزوں سے واقف نہیں، اور اپنے پاؤں زمین پر زور سے نہ ماریں کہ ان کا مخفی زیور معلوم ہو جائے، اور اے مسلمانو! تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔

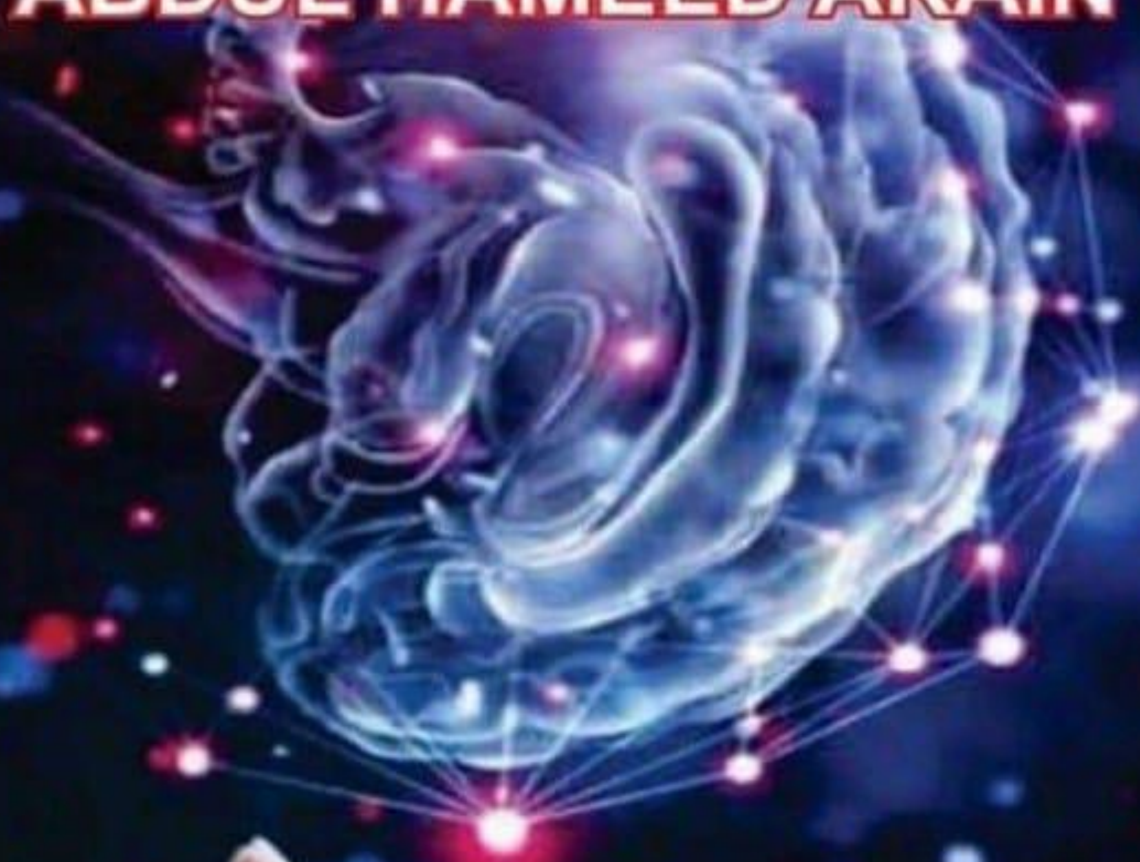


حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے قرآن ،سورۃ النور آیت 31 کی خلاف ورزی کی

تورات ،زبور و انجیل اور
اُن کے نبیوں کی حقیقت

DECEMBER 2021

ABDUL HAMEED ARAIN



dewhameed.29292@gmail.com
0091 9838547733

تمام واقعات
میں نے تفصیل
سے
قرآن و حدیث اور
قدیم اسلامی کُتب
کی تصاویری ثبوت
کے ساتھ

اپنی کتاب
تورات، زبور و
انجیل کے
نبیوں کی
حقیقت میں
لکھ دی ہے

28 - بیسویں صدی کا
مولانا مودودی جیسے کذّاب
علماؤں کے
ہاتھوں رائج کرائے ہوئے
مصنوعی اسلام پر
1950 عیسوی
کے بعد بنائے گئے
تمام 57 مسلم ممالک میں
اسلامی قوانین کو

جو تمام مسلم ممالک کو
پستی کی طرف لے جا رہے
ہیں
مسلم ممالک کو ختم
کرنا پڑے گا
جس کی شروعات
سعودی عرب اور متحدہ
عرب امارات سے ہو گئی
ہے

عنقریب چند سالوں میں حج اور عمرہ بند کرا دیا جائے گا

خانہ کعبہ کو

سیاحتی مرکز میں تبدیل کر دیا جائے گا

جہاں پر تمام مزاہب کے لوگ

سیاحت کے لئے جا سکیں گے

جس کی شروعات اکتوبر
2021 سے ہو چکی ہے
تقریباً پچاس یہودی
سیاحوں کی جماعت کی
خانہ کعبہ میں ٹہلتے
ہوئے ویڈیو ہمارے پاس
موجود ہے

LINK

https://youtube.com/shorts/I483-WiyzTk?feature=share

ایران نے بھی دلیری کے ساتھ پیچھے ہٹنا شروع کر دیا ہے


urduvoa.com





خواتین

ایرانی خواتین کو 40 سال بعد اسٹیڈیم میں فٹ بال میچ دیکھنے کی اجازت

آخری بار اپ ڈیٹ کیا گیا: اکتوبر 09, 2019



تبصرے دیکھیں

ایرانی خواتین فٹ بال پرستاروں کو کئی دہائیوں بعد جمعرات سے اسٹیڈیم جا کر فٹ بال میچ دیکھنے کی باضابطہ اجازت مل گئی ہے۔

پاکستان میں بھی عدالتیں دھیرے، دھیرے اپنا قبلہ تبدیل کرنا شروع کر دیا

DAWN نیوز | LIVE | پہلا صفحہ | تازہ ترین | پاکس

صحت | غذا | موبائل فون | کورونا وائرس | حیرت انگیز
سیاحت | پیرنٹنگ | ادب | کاروبار

کراچی: سپریم کورٹ کا کڈنی ہل پارک کی زمین پر بنی مسجد، مزار گرانے کا حکم

شفیع بلوچ | اپ ڈیٹ 28 دسمبر 2021

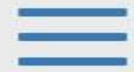
0 Translate



ایک سماعت میں جسٹس گلزار احمد نے استفسار

سپریم کورٹ پاکستان کا
چار دسمبر اور 28 جنوری کا
فیصلہ دیکھا جا سکتا ہے


urduvoa.com


پاکستان

کراچی کی مدینہ مسجد نہ گرانے کی اپیل مسترد؛ 'مسجد بنانی ہے تو اپنی جیب سے بنائیں، تجاوزات غیر مذہبی اقدام ہے'

آخری بار اپ ڈیٹ کیا گیا: جنوری 04, 2022

عاصم علی رانا



لاہور ہائی کورٹ کا 27 جنوری کا فیصلہ بھی
بہادری کے ساتھ پیچھے ہٹنے کی زندہ مثال ہے






پاکستان

کسی کو بھی جہاد کے نام پر چندہ جمع کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی: عدالت

جنوری 27، 2022

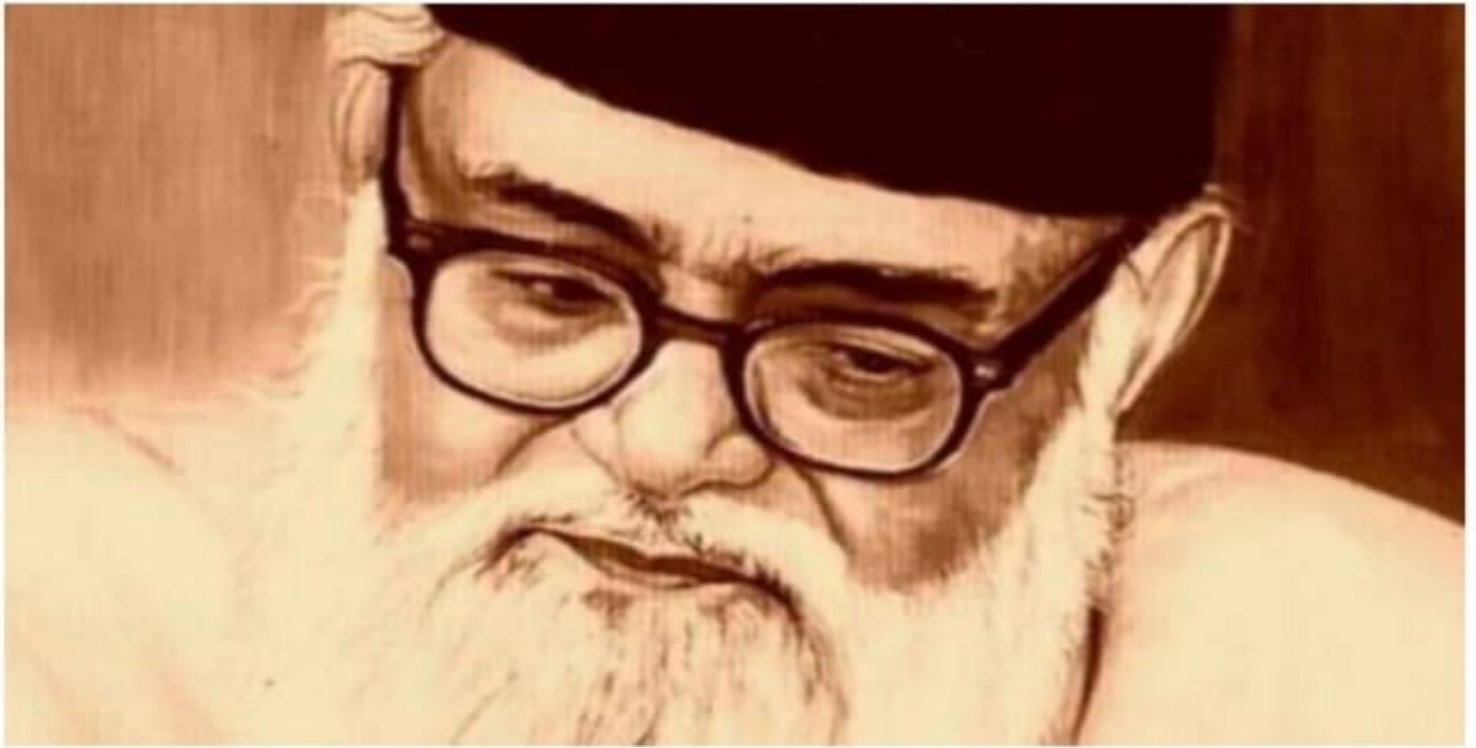
ضیاء الرحمن



لاہور ہائی کورٹ کے دو رکنی بینچ نے فیصلہ جاری کیا ہے کہ کوئی بھی شخص ذاتی حیثیت میں یا کوئی بھی غیر سرکاری تنظیم جہاد کے لیے فنڈ جمع نہیں کر سکتی۔ ایسا

مسلم ممالک میں
جماعت اسلامی ،اہل الحدیث
اور دیوبندی علماؤں کی
کتابوں پر پابندی لگ جائے
گی
پاکستان کو چھوڑ کر
سعودی عرب نے
2015 سے ہی
لگا رکھی ہے

سعودی عرب میں تبلیغی جماعت کے بعد سید ابوالاعلیٰ مودودی کی کتابوں پر بھی پابندی





By ممتاز حیدر on دسمبر 13, 2021

سعودی عرب میں تبلیغی جماعت کے بعد سید ابوالاعلیٰ مودودی کی کتابوں پر بھی پابندی

باغی ٹی وی کی رپورٹ کے مطابق جماعت اسلامی کے بانی رہنما سید ابوالاعلیٰ مودودی سمیت دیگر کئی مصنفین کی کتابیں سعودی حکومت نے لائبریریوں سے ہٹانے کی ہدایت کر دی ہے

احباب عنقریب
بہت تیزی سے بدلاؤ
دیکھنے کو ملیں گے
علماء کے لئے اُلٹی
گنتی شروع ہو گئی
ہے

29 - مسجد القبلتین

اور قبلۂ اوّل، مسجدِ اقصیٰ کی حقیقت

اکیسویں صدی کی جدید تحقیق میں علماء جھوٹ بولتے ہیں کہ

پہلے مسلمانوں کا قبلہ
فلسطین کی مسجدِ اقصٰی
قبلہِ اوّل تھا
مسجدِ اقصٰی کبھی بھی قبلہِ اوّل نہیں تھا

جبکہ خود مسجدِ
اقصیٰ کا قبلہ رُخ
آج بھی ملک اُردن
کے پیترا کی طرف
ہے
کعبہ کی طرف نہیں
ہے

آج بھی قبلہِ اوّل
مسجدِ اقصیٰ میں،
جو لوگ نماز پڑھ
رہیں ہیں
اُن کا قبلہ رُخ
اُردن کے پیترا کی
طرف رہتا ہے

سعودی عرب کے
کعبہ کی طرف نہیں
مسلمانوں کو معلوم
ہی نہیں ہے
حقیقت یہ ہے کہ
مدینے کی مسجدِ
قبلتین میں

آج بھی علماء جو
رُخ دکھا کر یہ
بتاتیں ہیں کہ
موجودہ مسجد
قبلتین کے قبلے
کے ٹھیک
برعکس

فلسطین کی
مسجدِ اقصٰی
(قبلہِ اوّل) ہے
جو پہلے قبلہ
تھا
یہ جھوٹ ہے

مسجد قبلتین جہاں آقا کریم ﷺ کی خواہش پر قبلہ رخ
تبدیل ہو گیا تھا۔آج بھی قبلہ اول کی نشان دیہی کے لئے
دیوار پر جائۓ نماز کا نشان موجود ہے۔




S.C.A.T.









قبلہ اول
باطل قبلہ
کا رخ

مسجد القبلتين (باتجاه بيت المقدس)

Old Qibla Marking

Internal View of Old Qibla Marking towards North 356°

Qibla
176°
Old Qibla
356°



The symmetrical mosque design follows traditional, orthogonal geometry in its main structure. Two domes are located on the qibla axis and recall the history of the original mosque. These domes are flanked by two lofty minarets with delicate details rising to a height of 40.8 m. The

وہ رُخ ملک شام کے
دارالخلافہ دمشق کے
سابقہ جوپیٹر کا مندر /
یوحنا اصطباغی کا
گرجا گھر / جامع بني
أمية الكبير
موجودہ مسجد اموی
کی طرف ہے

احباب کسی اچھے
میپ
Google جیسے
Earth Map
سے
خود چیک کر سکتے
ہیں



Measure
Lebanon
Beirut
بيروت
Damascus
دمشق
Haifa
rusalem
Jordan
Israel
Arar
عرعر
Sakaka
سكاكا
Aqaba
العقبة
Al Khanafah
Wildlife
Sanctuary
محمية الخنفة
Tabuk
تبوك
Sharm
l-Sheikh
AlUla
العلا
Medina
المدينة المنورة
Yanbu


Measure



Beirut
بيروت

Damascus
دمشق

Haifa

Irbid
إربد

el Aviv-Yafo

Zarqa
الزرقاء

WEST BANK

Jerusalem




RIP

Be'er Sheva

Jordan



Israel


Measure



Barada River


Sayyidah Ruqayy
رقية بنت الحسين

The Umayyad Mosque
الجامع الأموي الكبير


Al Azem Palace
قصر العظم








Measure




Temple Mount

Dome of the Rock


n Wall


Al-Aqsa Mosque




3D


City of David





Measure





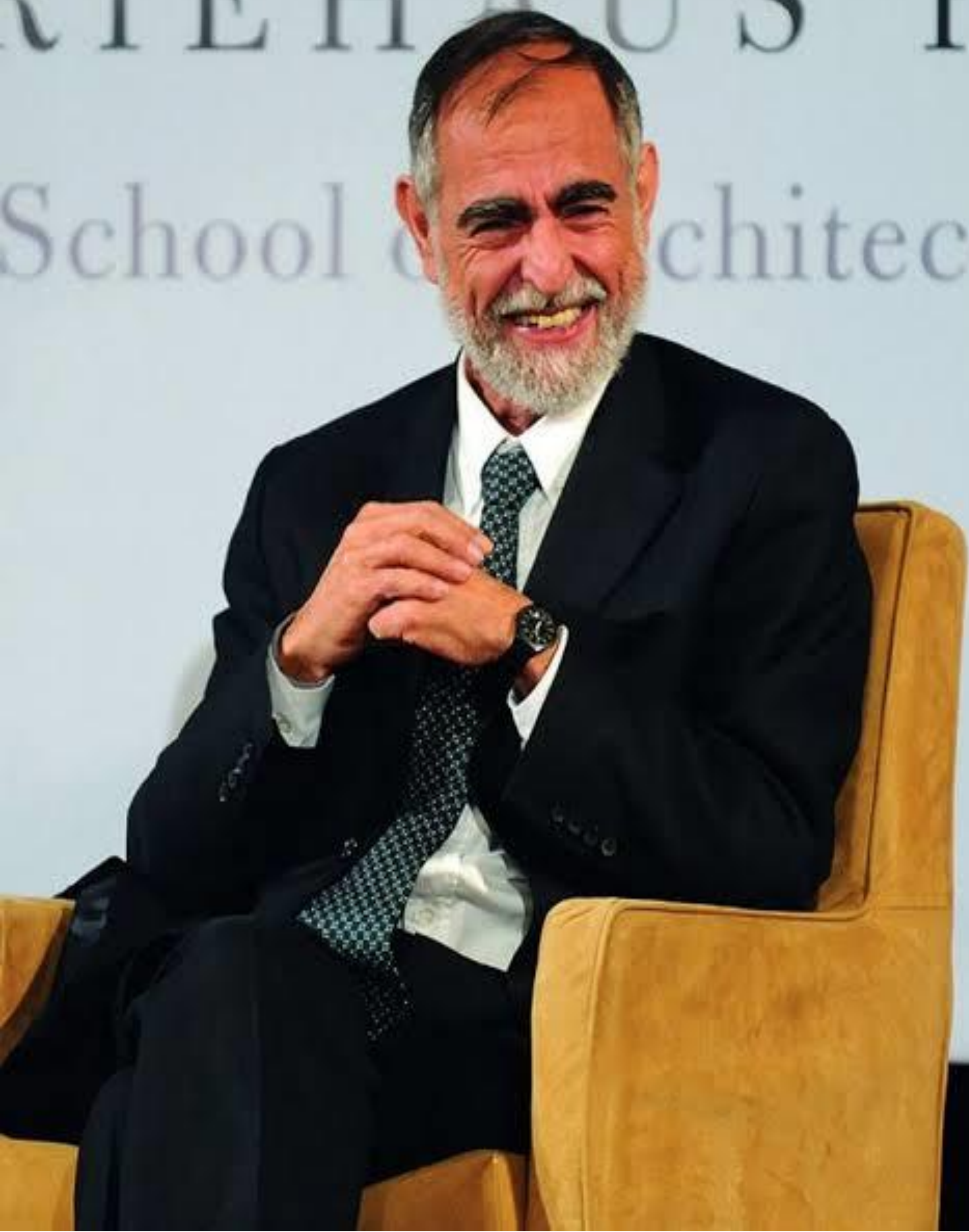


Masjid Al Qiblatayn
مسجد القبلتين
Centuries-old mosque
with 2 minarets








RIEHAUS P
School
chitect

مصری نژاد
آرکیٹیکچر
عبدالوحید الوکیل
کا کہنا ہے کہ
مسجد قبلتین کی
تعمیر کرتے وقت

سعودی عرب کے
ریکارڈ میں ایسی
کوئی تحریر نہیں
تھی کہ
کبھی اِس مسجد کا
قبلہ رُخ فلسطین کی
مسجد اقصیٰ کی
طرف تھا

ABDEL-WAHED
AL-WAKIL

بلکہ اِس مسجد کی آج
بھی ایک دیوار کا قبلہ
رُخ
الحیرہ، نجف اشرف
،عراق کی طرف ہے
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
پہلے کبھی اِس کا قبلہ
عراق کی طرف بھی رہا
ہوگا

جس نے مدینے کی مسجدِ قبلتین کو 1987 عیسوی میں بنایا

ڈاکٹر عبدالوحید محمد الوکیل، ایک مصری ماہر تعمیرات ہیں

Egyptian architect ،Abdel-Wahed El-Wakil

مشرقِ وسطیٰ کے
جدید اسلامی دنیا
میں
اُن کی بنائی ہوئیں
درجنوں جدید مساجد
موجود ہیں
جو جدید فنِ تعمیر
کی شاندار نمونہ ہیں

30 - مسجدِ نبوی میں گنبد خضریٰ کے نیچے اگر کوئی دفن ہے تو وہ مسلمان نہیں تھا عیسائی تھا





31/07/2015

إن الذين يغضون أصواتهم عند رسول الله أولئك الذين امتحن الله قلوبهم للتقوى
لهم مغفرة وأجر عظيم

اِس لئے کہ
اُس قبر والے کا
چہرہ
ملک شام کے
دارالخلافہ دمشق
میں

یوحنا اصطباغی
کے گرجا گھر کی
طرف ہے
جو پہلے جوپیٹر
کا مندر ہُوا کرتا
تھا





جسے پہلی صدی
ہجری میں عرب
کے عیسائیوں
نے
قبضہ کر کے
گرجا گھر بنا دیا
تھا



جب گنبد خضریٰ
کے نیچے دفن
ہونے والے کے
چہرے کا دمشق
کی طرف ہونے
کا

اور موجودہ
کعبہ کی طرف
پیٹھ ہونے کا
انکشاف ہوا
تو

سعودی حکومت
نے بیسویں صدی
میں قبر کے
چاروں طرف
ایک کے بعد ایک
کنکریٹ کی تین
دیواریں بنوا دی

ایک چھوٹا سا
بھی سوراخ
نہیں ہے کہ
کوئی قبر کو
دیکھ سکے

اُن دیواروں کا
تھری ڈی ماڈل
کی مکمّل ویڈیو
سعودی عرب کی
آفیشل ویب سائٹ
پر موجود ہے

اُن دیواروں کا تھری ڈی ماڈل کی مکمّل ویڈیو





Rasool Allah Ki Qabr Ka 3D Model

Abdul Hameed · No views · 4 days ago

LINK

https://youtu.be/c_0Xs-eZRH0

اُس کے بعد
چوتھی دیوار ہے
چوتھی دیوار میں
ہی
روضۂ رسول کی
جالی لگی ہوئی
ہے



مسلم ممالک کے
سربراہان کو
تیسری اور
چوتھی دیوار کے
بیچ میں ہی لے
جایا جاتا ہے

تیسری دیوار میں
ایک سوراخ بھی
نہیں ہے کہ
کوئی نام نہاد
اسلام کے نبی
محمد کی قبر کو
دیکھ سکے

اکیسویں صدی عیسوی

کے

عالمی محققین کو

عرب میں پہلی صدی

ہجری تک کی تمام

قبروں کا چہرہ

یوحنا اصطباغی کے

گرجا گھر کی طرف ملا

ہے

جس میں عرب کے
غیر معمولی شجاعت
و سخاوت کی وجہ
سے مشہور اور
عرب کا شاعر
حاتم طائی کی قبر
بھی شامل ہے

توارن (منازل
حاتم الطائي)

Prince Hatim Tai

Grave, House & Surrounding

گنبد
خضریٰ کے نیچے
تینوں قبروں کا
سرہانہ مشرق کی
طرف ہے
قبر میں مَیّت کو لِٹا کر
چہرہ داہنی طرح کر
دیا جاتا ہے

ایسے میں تینوں
قبروں کا چہرہ شمال
کی طرف ہے
جبکہ مکّہ جنوب کی
طرف ہے
تینوں قبروں کی مَیّت
کی پیٹھ
کعبہ کی طرف ہے



Does Mohammad's tomb exist?



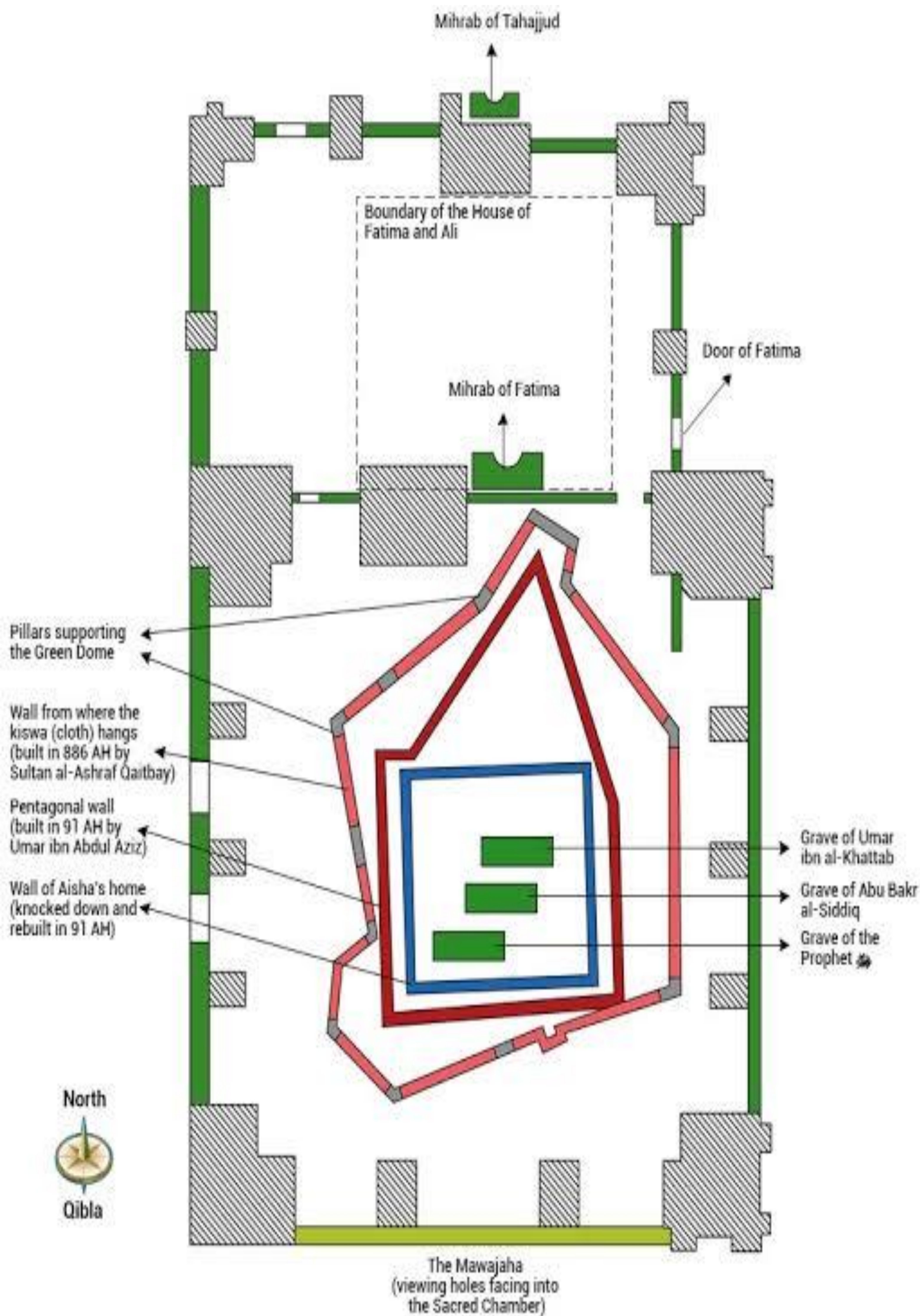
A pentagonal structure was built around the hujra by Umar ibn Abdul Aziz 91 AH (centre) to protect the burial chamber from flooding. A silver dome was built for the first time in 678 A.H. The third enclosing wall was built in 886 A.H., after a great fire. That was the last time anyone entered the sacred inner chamber. Details are in the plan below.



This was a question originally asked on Quora. The Response in English was compiled by Jeremy Boulter using information obtained from the very helpful Pilgrim information website of 'The Hajj & Umrah Planner'. This article was shared multiple times and has been read by several thousand visitors.

Jeremy G Boulter

Images and information from *Hajj & Umrah Planner*



Mihrab of Tahajjud
Boundary of the House of Fatima and Ali
Door of Fatima
Mihrab of Fatima
Pillars supporting the Green Dome
Wall from where the kiswa (cloth) hangs (built in 886 AH by Sultan al-Ashraf Qaitbay)
Pentagonal wall (built in 91 AH by Umar ibn Abdul Aziz)
Wall of Aisha's home (knocked down and rebuilt in 91 AH)
Grave of Umar ibn al-Khattab
Grave of Abu Bakr al-Siddiq
Grave of the Prophet
North
Qibla
The Mawajaha (viewing holes facing into the Sacred Chamber)



متحف دار المدينة
Dar Al-Madinah Musuem











متحف دار المدينة المنورة
للتراث العمراني والحضاري
متحف دار المدينة
Dar Al-Madinah Museum

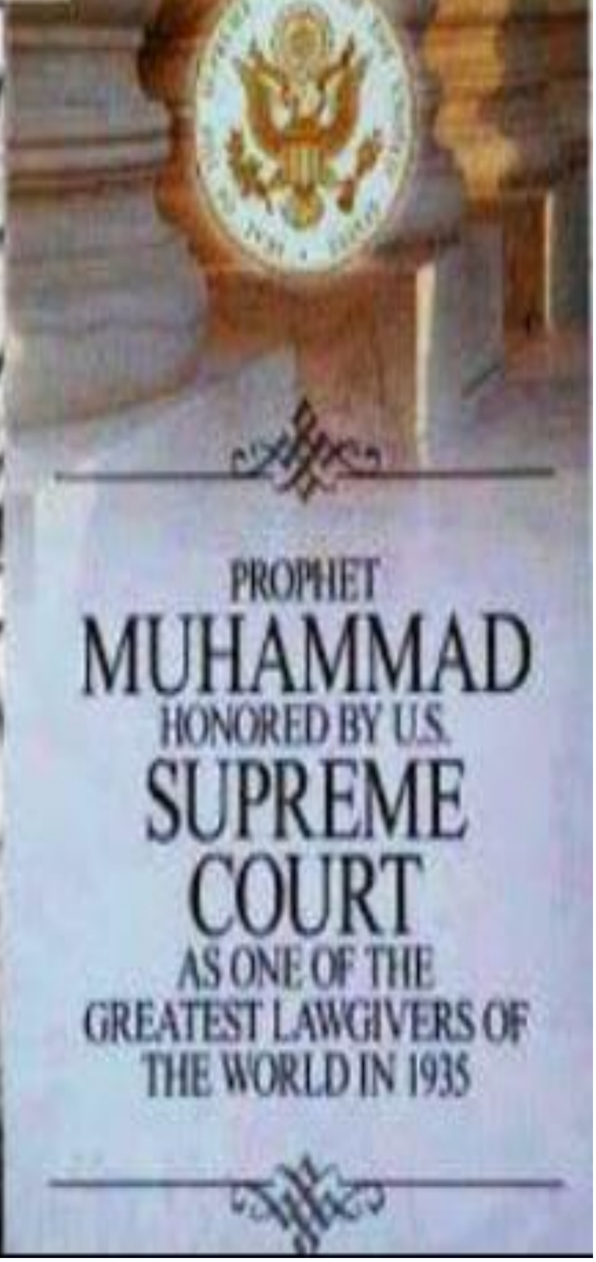
رسول اللہ کا مجسّمہ
داہنے ہاتھ میں تلوار اور
بائیں ہاتھ میں قرآن
امریکی سپریم کورٹ کی
عمارت پر










PROPHET
MUHAMMAD
HONORED BY U.S.
SUPREME
COURT
AS ONE OF THE
GREATEST LAWGIVERS OF
THE WORLD IN 1935





PROPHET

MUHAMMAD

HONORED BY U.S.

SUPREME COURT

AS ONE OF THE
GREATEST LAWGIVERS OF
THE WORLD IN 1935



PROPHET MUHAMMAD HONORED BY THE U.S. SUPREME COURT AS ONE OF THE GREATEST LAWGIVERS OF THE WORLD IN 1935



By **Abdul Malik Mujahid**

میں ایک عرصے سے
رسول پاک کی وہ
تصاویر جمع کررہا
ہوں، جو کہیں بھی
شائع ہوئی ہیں۔ آج کل
کے مسلمان باولے ہیں
ورنہ ماضی میں خود
مسلمانوں کی کتابوں
میں رسول کی شبیہیں

چھپتی رہی ہیں۔ ایران
عراق میں حضرت
علی، امام حسین اور
دوسرے آئمہ کی
تصاویر عام ملتی ہیں۔
ایرانی فنکار مقدس
شخصیات کی شبیہیں
بناتے رہے ہیں۔ غیر
مسلموں کی کتابوں

اور رسالوں میں، بلکہ
اشتہارات تک میں
پیغمبر اسلام کی
تصاویر شائع ہوچکی
ہیں۔ میں مجموعی
طور پر کم از کم
ڈیڑھ سو ایسی
تصاویر دیکھ چکا
ہوں

رسول اللہ

کا مجسمہ

بیلجیئم کے

چرچ میں





BJ The Brussels Journal

Visit

Mohammed "Statue" in Belgian Church | The Brussels Journal

Mohammed "Statue" in Belgian Church

From the desk of Matthias Storme on Sun, 2006-04-16 21:35



THE BRUSSELS JOURNAL

THE VOICE OF CONSERVATISM IN EUROPE

Mohammed "Statue" in Belgian Church

From the desk of Matthias Storme on Sun, 2006-04-16 21:35





These two photographs were taken in the Church of Our Lady in Dendermonde, Flanders (Belgium). They show the late 17th century pulpit, sculpted in wood by Mattheus van Beveren. The person subdued by the angels and having a Koran in his hands is generally thought to be Mohammed. The sculpture represents the triumph of christianity over islam.

آدم علیہ السلام سے
لے کر
تمام نبیوں کی قبریں
علامتی ہیں
جن کا حقیقت سے
کوئی تعلق نہیں ہے
حضرت علی کی بھی

آدم کی قبر جنوب مغربی انگلینڈ می

آدم علیہ السلام کی قبر



آدم اور حوّا کی قبر



حوّا کی قبر



مقبرہ عیسیٰ علیہ السلام

لا اله الا انت سبحانك اني كنت من الظالمين

وآل ابراهيم وآل عمران على العالمين

NABI ALLAH جل جلاله

HAZRAT PROPHET DANIYAL عليه السلام

(Daniel)

Tomb of Daniel, Termez St, Samarkand, Uzbekistan

سیدنا حضرت ابراہیمؑ کی قبر مبارک

بسم الله الرحمن الرحيم

وكلم الله موسى تكليما

نبي الله

شعيب

عليه الصلاة والسلام

عمان میں حضرت
عمران علیہ السلام
کی 30 میٹر لمبی قبر مبارک
اس پر پہلا پاکستانی
خادم کون تھا؟



Abeel, son of ADAM, first grave on earth, in Jordan.

صلاة النساء
وراء
الستار


www.islamglobalreligion.blogspot.com





انیسویں صدی تک
قبریں فراڈ لوگوں کی
کمانے کھانے کی دَھندا
ہُوا کرتی تھی
یہی قبریں مسلمانوں
کے اللّٰہَ ہُوا کرتیں تھیں
موجودہ اسلام بیسویں
صدی میں لانچ کرایا گیا
ہے

جگہ جگہ قبریں
نمودار ہو گئیں مشروم کی طرح



انسان زمین پر 80 لاکھ
سال پہلے وجود میں آ چکا
تھا

ایتھوپیا سے 32 لاکھ سال
پہلے کے
انسان کے باقیات سائنس
دانوں کو دریافت ہو چکے
ہیں
جسے لوسی نام دیا گیا ہے

ایتھوپیا سے
44 لاکھ سال قدیم
انسانی باقیات دریافت
آرڈی کنکال 1994
میں ایتھوپیا میں
دریائے آواش کے
قریب بنجر بیڈ لینڈز
میں

ایک کالج کے طالب
علم
یوہانس ہیل سیلسی ن
ے
دریافت کیا تھا
یہ سب سے مکمل
ابتدائی ہومینیڈ نمونہ
ہے



Smithsonian
National Museum of Natural History

What does it mean to be human?

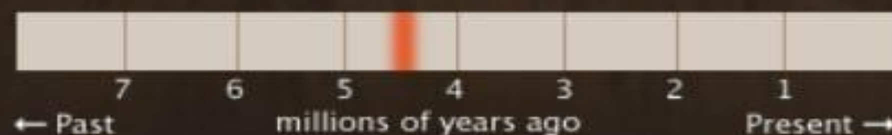
< Species

Ardipithecus ramidus

Ardipithecus ramidus



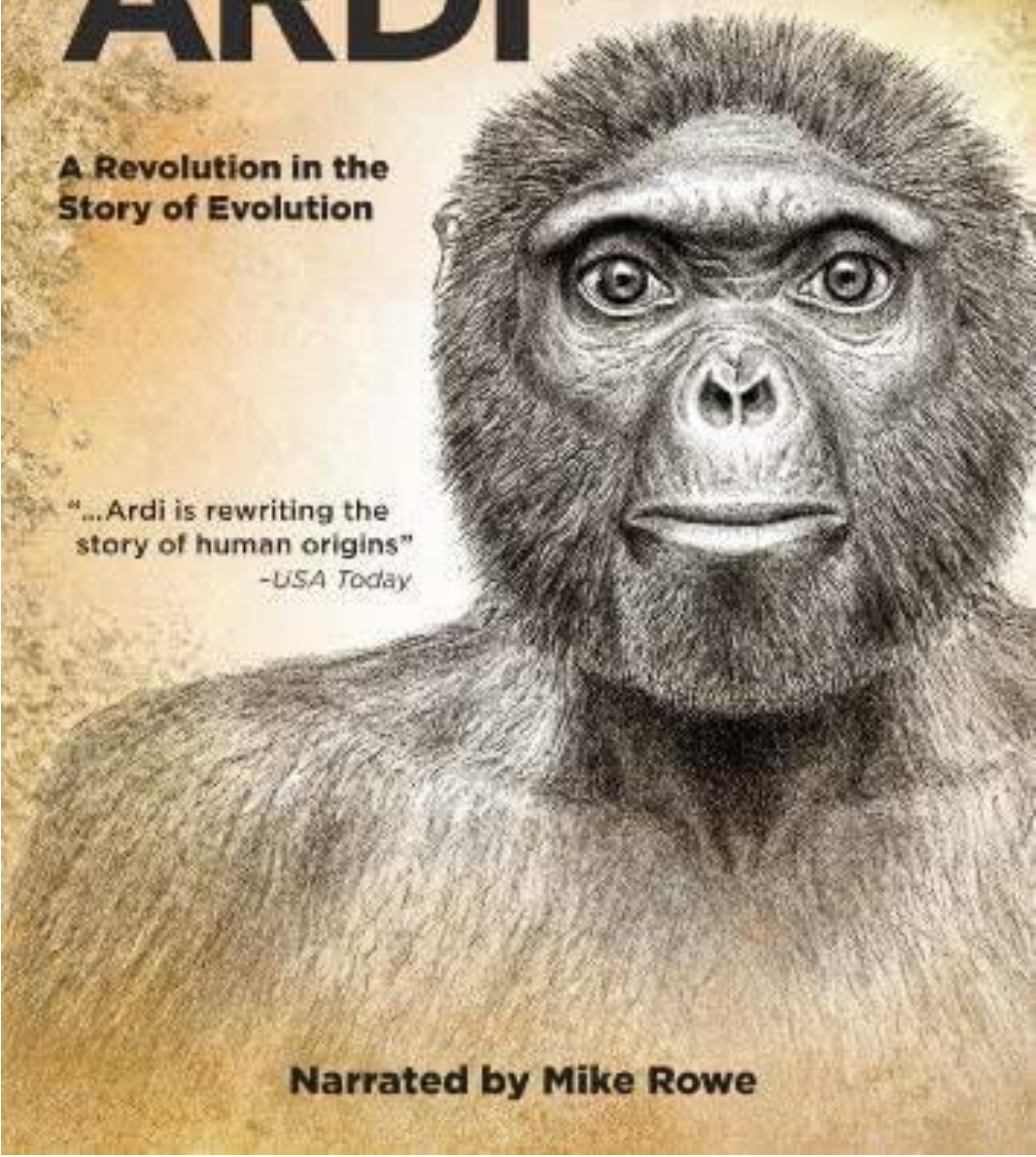
Nickname: Ardi
Discovery Date: 1994
Where Lived: Eastern Africa (Middle Awash and Gona, Ethiopia)
When Lived: About 4.4 million years ago



Height: Females: average 3 ft 11 inches (120 centimeters)
Weight: Females: average 110 lbs (50 kg)

Discovery Channel

DISCOVERING ARDI



Science

The Skull of Humanity's Oldest Known Ancestor Is Changing Evolutionary Beliefs

The hominin known as Lucy may not be the direct ancestor of humans.

Sep 06, 2019 | Hester Hanegraef



ایتھوپیا سے
38 لاکھ سال
قدیم انسانی
باقیات دریافت

ماہرین آثار قدیمہ
نے ایتھوپیا میں

ایک 3.8 ملین
سال پرانی ہومنن
کھوپڑی دریافت کی
ہے
جو کہ ایک نادر
اور قابل ذکر مکمل
نمونہ ہے

جو انسانیت کے
سب سے مشہور
آباؤ اجداد
لوسی کی ابتدا کے
بارے میں جو کچھ
جانتے ہیں
اسے بدل سکتا ہے

NEWS | 28 August 2019

Rare 3.8-million-year-old skull recasts origins of iconic 'Lucy' fossil

Ancient cranium discovered in Ethiopia suggests early hominin evolutionary tree is messier than we

RARE 3.8-MILLION-YEAR-OLD SKULL RECASTS ORIGINS OF ICONIC 'LUCY' FOSSIL

A complete skull belonging to an early human ancestor has been recovered in Ethiopia.



THE HINDU

SCIENCE

Skull discovered in Ethiopia yields new clues on how humans evolved



A fossil and three-dimensional print of Lucy's ancestor, 3.8 million years old cranium of Australopithecus Anamensis, which was discovered in Waranso-Mile palaeontological site, in Afar region, Ethiopia is seen at the National Museum in Addis Ababa, Ethiopia on August 28, 2019.
















Ancient animals like lemurs
7,00,00000Years ago

Egyptopithecus
4,00,00000Years ago

Dryopithecus
2,50,00000 Years ago

Rama pithecus
1,00,00000Years ago

Austrelopithecus
40,00000 Years ago

Skilled Human
20,00,000 Years ago

man with erect posture
15,00,000 Years ago

Neanderthal
1,50,000 Years ago

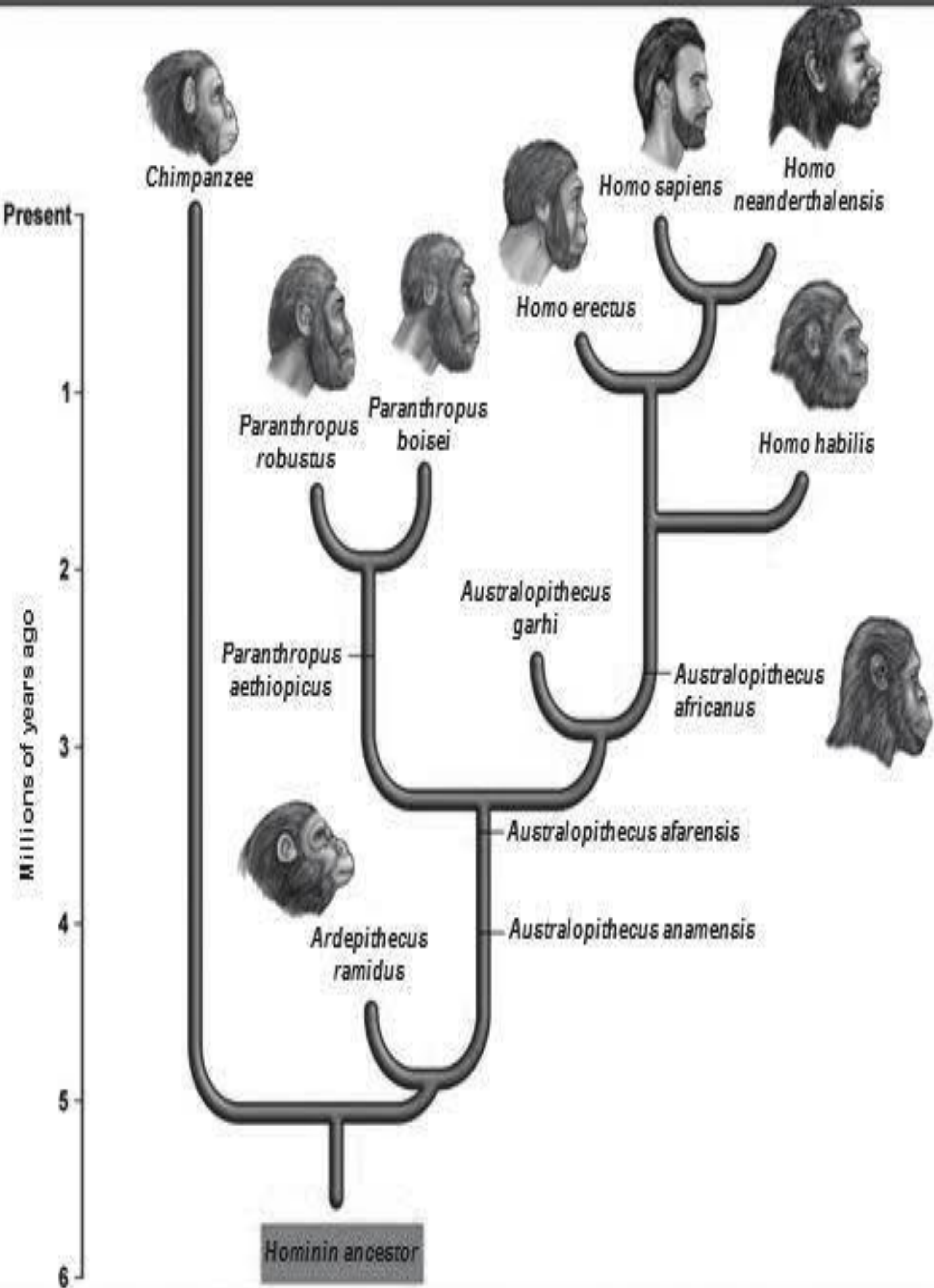
Cro-Magnon man
50,000 Years ago

NON-HOMO (APES)

Pliopithecus
Proconsul
Dryopithecus
Oreopithecus
Ramapithecus
Australopithecus
Paranthropus
Advanced Australopithecus

HOMO AND HETERO (HUMANS)

Homo Erectus
Early Homo Sapeins
Solo Man
Rhodesian Man
Neanderthal
Cro-Magnon Man
Homo Sapiens
Hetero Sapiens



Chimpanzee
Homo sapiens
Homo neanderthalensis
Present
Homo erectus
1
Paranthropus robustus
Paranthropus boisei
Homo habilis
2
Australopithecus garhi
Paranthropus aethiopicus
Australopithecus africanus
3
Millions of years ago
Australopithecus afarensis
4
Ardepithecus ramidus
Australopithecus anamensis
5
Hominin ancestor
6

میں نے
اپنی کتاب قرآن کی
حقیقت میں
نوح علیہ السلام کا
واقعہ بھی
مضامین میں اضافہ
کر دیا ہے کہ

یہ افسانہ
کہاں سے
چوری کر کے
مسلمانوں نے
اپنے قرآن میں
لکھ لیا ہے

ہماری ویب سائٹ

  haqobatil230001india.in 3 

HAQ O BATIL

230001 INDIA

محمد عارف الدين  

+91 9838547733

dewhameed.29292@gmail.com

Link Here 👇

http://haqobatil230001india.in/

قرآن کی حقیقت

DECEMBER 2021

ABDUL HAMEED ARAIN

اسلام اور اسلام کے نبی محمد کی حقیقت

DECEMBER 2021

ABDUL HAMEED ARAIN

تورات ،زبور و انجیل اور
اُن کے نبیوں کی حقیقت

DECEMBER 2021

ABDUL HAMEED ARAIN

اہل ہنود کا شیو مزہب
ابراہیمی مزہب کی ہی ایک شاخ